

اِنَّ حَبِيبَ الْمَضْطَرِ اِذَا دَعَا وَكَشَفَ السُّوءَ النَّكَدِ

ترجمہ: بھلا کون بے قرار کی التجار قبول کرتا ہے جب اُس سے دعا کرتا ہے اور دکھ، اُس کی تکلیف دور کرتا ہے

# اُطْفُ اللطیف

جلالہ

۶۱۲



الذی یلج

حضرت مولانا محمد عودا زہر

☆ اسمِ عظیم پر ایمان افروز بحث  
☆ حل مشکلات کے لیے تیرہ ہفت و طائف  
☆ خداؤ کا توڑ ☆ آسیب سے چھٹکارہ  
☆ دشمنوں اور حکام سے حفاظت کی تحاصل عائن  
☆ امراض و حسانی و جسمانی کا علاج  
☆ قید سے رہائی کے اکسیر نسخہ  
☆ اللہ الصمد کے خواص  
☆ روزی میں برکت کے لیے پرتا شیر مجربا بت  
☆ بابرکت دعاؤں پر مشتمل ضمیر



ناشر: مکتبہ عرفان



## پہلے یہ پڑھیے!

روحانی وظائف تب فائدہ دیتے ہیں، جب انہیں ان کی شرطوں کے مطابق پڑھا جائے، اگر شرطیں پوری نہ ہوں، تو پھر محض فکر میں مارنے سے کچھ نہیں ہوتا، لوگ وظائف اور دعائیں پڑھتے وقت ان کی شرطوں کا لحاظ نہیں رکھتے اور پھر بد عقیدہ اور بدگمان بن بیٹھتے ہیں کہ ہماری دعا تو قبول ہی نہیں ہوتی۔ تب شیطان انہیں براہیوں اور غلط کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

## ان وظائف کے کارگر ہونے کی چند شرائط یہ ہیں

- ① یقین کے ساتھ عمل کریں، شک عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔
- ② توجہ کے ساتھ عمل کریں، بے توجہی سے پڑھی جانے والی دعائیں ہوا میں گم ہو جاتی ہیں۔
- ③ رزق حلال کا اہتمام کریں، حرام غذا عمل کے اثر کو ختم کر دیتی ہے۔
- ④ ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں، مانگ راضی ہوگا، تو کام بنے گا۔
- ⑤ فرائض کا اہتمام کریں، جو لوگ نماز اور دیگر فرائض ادا نہیں کرتے ان کے اعمال بے اثر رہتے ہیں۔
- ⑥ حرام کاموں سے بچیں، وہ کام جنہیں شریعت نے حرام قرار دے دیا ہے، ان کا ارتکاب روحانیت کو نقصان پہنچاتا ہے، تب عمل کارگر نہیں ہوتا۔
- ⑦ الفاظ کی فصیح کا اہتمام کریں، الفاظ غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔
- ⑧ طہارت کا اہتمام کریں، خود بھی پاک صاف ہوں، لباس اور جگہ بھی پاک صاف رکھیں۔
- ⑨ عاجزی اور آہ و زاری کے ساتھ عمل کریں۔
- ⑩ صرف دو احتمال کریں، جن کی شرعا اجازت ہو۔

”ایک ایسے وقت میں جب سادہ لوح عوام ہی نہیں، بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی جعلی عالموں اور نام نہاد پروفیسروں کے ہاں جا کر اپنا وقت اور مال ہی نہیں اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی متاع ایمان سے بھی ہاتھ دھو رہے ہوں، اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حدود شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے، لوگوں کے سامنے ان کے مسائل کا حل پیش کیا جائے۔ یہ کتاب جو اس وقت آپ کے سامنے ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اس ضرورت کو بدرجہ کمال پورا کر رہی ہے۔

پھر مزید خوشی اور مسرت اس بات کی ہے کہ یہ کتاب ایک ایسی شخصیت کے سحر آفرین قلم سے لگی ہے، جو محض صاحبِ قلم ہی نہیں بلکہ صاحبِ حال بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت الشیخ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو کردار و گفتار کی جن خوبیوں سے نوازا ہے اور عالمی سطح پر جس طرح آپ سے دعوت جہاد کا بے پناہ اور مقبول کام لیا ہے، وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وقت کے عظیم ترین اکابرین ملت جو اپنی جگہ شریعت کے امام ہی نہیں، بلکہ طریقت کے بھی ماہرین میں سے تھے، حضرت شیخ الحدیث مفتی ڈاکٹر احسن نوکی رحمہ اللہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ اور دیگر سینکڑوں اہل علم و تقویٰ نے آپ کو اپنے جس اعتماد سے نوازا وہ آپ کی ثقاہت اور استفادہ کے لیے بہت کافی ہے۔“

اَمْزِجْ يَابِ الْمَضْطَرِ اِذَا دَعَا وَكُشِفَ السَّوْءُ (النَّبِیُّ ۶۲)

ترجمہ: بھلا کوئی بے قرار کی التجار قبول کرتا ہے جب اس سے دعا کرتا ہے اور (کوئی) اس کی تکلیف دور کرتا ہے

# لُطْفُ اللَّطِيفِ ﷻ

- \* اسمِ عظیم پر ایمان افروز بحث
- \* حل مشکلات کے لیے تیر ہفت لُطُف
- \* جادو کا توڑ
- \* آسیب سے بچھٹکارہ
- \* دشمنوں اور حکام سے حفاظت کی حاصل غائیں
- \* امراض و مانی و جسمانی کا علاج
- \* قید سے رہائی کے اسیر نسخے
- \* اَللّٰهُ الصَّكَمَد کے خواص
- \* رُزِی میں برکت کے نیلے پر تاثیر مجربات
- \* بابرکت دعاؤں پر شتمل ضمیر



حضرت مولانا محمد سعید عوارف

ناشر: مکتبہ عرفان

## قوت، شفاء، تاثیر

قرآن پاک کے سامنے کوئی ”باطل“ نہیں ٹھہر سکتا..... ظالموں کی طاقت..... جابروں کی تدبیریں..... اور دشمنوں کی سازشیں قرآن پاک کے سامنے بلبلے سے زیادہ کمزور ہیں..... قرآن مجید کا نور بدخواہوں کی آنکھوں کو بے نور کر دیتا ہے..... میں نے قرآن پاک کے سامنے بارہا طاقتور دشمنوں کو خائب و خاسر ہوتے دیکھا..... افریقہ کا کالا جادو قرآنی آیات کے سامنے میں نے خود ٹوٹتے، ٹکھرتے اور بھانگتے دیکھا۔

ہندوستان کے جوگی، پنڈت اور سادھو اس کلام کے آگے بے بس ہو گئے اور برہمن پکار اٹھے کہ یہ بہت اونچا کلام ہے، ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے..... مگر آج کئی مسلمان..... قرآن پاک کو چھوڑ کر ناپاک سفلی علوم کا سہارا لیتے ہیں..... قرآن پاک اپنی پوری قوت، شفاء، شان اور تاثیر کے ساتھ موجود ہے مگر مسلمان..... جاہل اور لالچی اشتہاری عالموں کے در پر اپنا ایمان اور عقیدہ فوج کر رہے ہیں..... بچے عامل کبھی اشتہار بازی نہیں کرتے..... آؤ! مسلمانو! قرآن پاک کی طرف لوٹ آؤ..... اسے خوب اچھی طرح پڑھنا سیکھو..... اس کی خوب تلاوت کرو..... اسے سمجھو..... اس پر عمل کرو..... بس اسی میں ذوب جاؤ..... یہ تمہیں پار لگا دے گا..... رب تک پہنچا دے گا..... اپنے معصوم بچوں کو اس نعمت سے محروم نہ رکھو..... یہ سچی، پختہ اور مضبوط کتاب، ہم سب کے لئے رحمت بھی ہے..... اور شفاء بھی..... دیکھو رب تعالیٰ خود فرما رہا ہے:

وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا  
(الاسراء: ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

محمد مسعود ازہر

۱۸ رذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ



## دوسرا باب سحر (جادو) کا خاتمہ

- ۳۹ سحر (جادو) کا مجرب علاج
- ۳۹ عمل آیت الکرسی
- ۴۰ ایک زوداثر علاج
- ۴۰ جادو کے توڑ کے لیے ایک طاقتور علاج
- ۴۱ جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون اور محبوب عمل
- ۴۱ جادو واپس لوٹ جائے
- ۴۱ جادو کا حرف آخر علاج
- ۵۴ جادو کا حتمی علاج
- ۵۵ جادو کا مستقل علاج
- ۵۵ جادو سے حفاظت اور اس کے علاج کیلئے اہم اصول
- ۵۵ جادو کا ایک اور مؤثر علاج
- ۵۵ جادو کی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل

## تیسرا باب آسیب سے چھٹکارا

- ۶۱ آسیب سے نجات کے دس مفید نسخے اور ایک مؤثر تعویذ

## چوتھا باب روزی میں برکت کے مجرب اعمال

- ۶۷ المعطی ہو اللہ کا سریع الاثر عمل
- ۶۷ اللہم اکفنی والامستون و مجرب عمل
- ۶۸ سبحان اللہ وبحمده کا اکسیر عمل
- ۶۸ سورہ بلاق کا جواب عمل
- ۶۸ یا غنی و یا مغنی کا مجرب عمل
- ۶۸ روزی کا اصل الاصل عمل
- ۶۸ روزی میں فراخی کیلئے مجرب ترین تر پھلا
- ۶۹ روزی میں برکت کا ایک فطری عمل
- ۶۹ اسماء الحسنى کے اعمال

## فہرست

- ۱۳ حرف اولین
- ۱۷ تعارف

## پہلا باب حل مشکلات اور قضاء حاجات کے مؤثر، مجرب اور خاص اعمال

- ۳۱ یا لطیف کا مجرب عمل
- ۳۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا مجرب و سریع الاثر عمل
- ۳۳ سورہ اخلاص کا مجرب عمل
- ۳۳ سورہ فاتحہ کا مجرب عمل
- ۳۳ یا ہادی کا مجرب عمل
- ۳۴ کبش والا مجرب عمل
- ۳۴ جب ظاہری تدبیر کارگر نہ رہے
- ۳۵ جب غم سختی سے مسلط ہو جائے
- ۳۵ غم اور پریشانی دور کرنے کا ایک طاقتور عمل
- ۳۵ خوشیوں کا خزانہ
- ۳۵ غم دور کرنے کی ایک مسنون دعاء
- ۳۵ اللہ الصمد کا ورد
- ۳۶ حل مشکلات کیلئے حضرت بوئی رحمہ اللہ کا ایک خاص عمل

بے گمان رزق اور قبولیت ۶۹

## دشمنوں اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت کے اکیس اعمال

### پانچواں باب

- سورہ قریش کا عمل ۷۵  
ایک مسنون دعاء ۷۵  
ایک آیت کریمہ کا عمل ۷۶  
عجیب تاثیر والا عمل ۷۶  
یا عزیز کا عمل ۷۷  
یا لطیف کا عمل ۷۷  
ایک آزمودہ عمل ۷۷  
ظالم و کافر کو مغلوب کرنے کا عمل ۷۷  
سورہ الفیل والا عمل ۷۸  
ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل ۷۸  
لکوار سے زیادہ تیز عمل ۷۸  
دشمنوں سے مستور ہونے کا عمل ۸۰  
دشمنوں سے مستور ہونے کا ایک اور عمل ۸۱  
دشمنوں سے محبوب ہونے کی ایک اور دعاء ۸۲  
دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل ۸۳  
امام انعامین حضرت مولانا قاری محمد عرفان رحمہ اللہ کے چار مجرب تحفے ۸۳  
دشمنوں سے حفاظت کا ایک مفید و آسان وظیفہ ۸۳

## جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج

### چھٹا باب

- دل کو نرم و رکھنے کا عجیب و نافع نسخہ ۸۷  
دل کی صحت کا ایک مجرب نسخہ ۸۷  
دل کی کمزوری کا علاج ۸۸  
ایک ضروری گذارش ۸۸

- آدھے سر کے درد کا نرد و اثر علاج ۸۹  
پیرقان کا عجیب علاج ۸۹  
پکڑے بھنسی کا تیر بہدف علاج ۸۹  
سر درد کا ایک عجیب علاج ۹۰  
سر درد کا ایک مسنون دم ۹۰  
دانت یا دالہ کے درد کا مختصر و مؤثر وظیفہ ۹۰  
راہ راست پر لانے والا مجرب عمل ۹۱  
نظر بد کا تیر بہدف علاج ۹۱  
نظر کا ایک اور علاج ۹۱  
نظر کا مسنون علاج ۹۲  
بیماریوں کے علاج کے لئے ایک عجیب و نافع نسخہ ۹۲  
امام شافعی رحمہ اللہ کا مجرب عمل ۹۳  
دل کی کمزوری اور بد خوابی کا نافع اور مؤثر علاج ۹۳  
آمرینہ آئے تو اس کا مجرب ترین علاج ۹۳  
خیند لانے کا ایک طاقتور نسخہ ۹۳  
خیند سے وقت مقررہ پر بیداری کا خاص عمل ۹۴  
شہوت کا علاج ۹۴  
شہوت اور بہ نظری کا ایک اور مفید علاج ۹۵  
دانت اور کان کے درد کا مستقل علاج ۹۵  
گردے کے درد اور پتھری کا آزمودہ علاج ۹۵  
قوت حافظہ کا مجرب نسخہ ۹۵  
تقریر اور بیان میں بہتری اور کامیابی کا وظیفہ ۹۶  
دعائے قناعت ۹۶  
ان کے ہدایت و عنایت ۹۶

## قید سے رہائی کے مفید و مجرب اعمال

### ساتواں باب

- چیش الفت ۹۹



۱۰۰	پہلی بات
۱۰۰	قید کی دس قسمیں
۱۰۴	دوسری بات
۱۰۵	ایک ضروری گزارش
۱۰۷	ایک پر کیف مسنون عمل
۱۰۸	ایک ایمان افزاء مجرب دعاء
۱۱۰	ایک سریع الاثر عمل
۱۱۰	قید سے رہائی اور غموں سے خوشی دلانے والا ایک عمل
۱۱۱	قید سے خلاصی کیلئے ایک مختصر دعاء
۱۱۱	سریع الاجابت دعاء سیدنا یوسف علیہ السلام
۱۱۱	رہائی کیلئے ایک طاقتور اور مؤثر عمل
۱۱۲	قید سے خلاصی اور مشکلات سے نجات کا ایک تیر بہدف عمل
۱۱۲	سورہ منزل کی آیت والا عمل
۱۱۲	ایک طاقتور عمل
۱۱۳	بسم اللہ شریف والا عمل
۱۱۳	ایک مجرب عمل
۱۱۳	ایک پرتا شیر عمل
۱۱۴	ایک مضبوط قرآنی عمل
۱۱۴	ایک آسان اور مفید عمل
۱۱۴	قرآنی اعجاز
۱۱۴	یا لطیف کا خاص الخاص عمل
۱۱۵	بسم اللہ کا ایک اور خاص مؤثر عمل
۱۱۶	سورہ انفال کا عمل
۱۱۶	سورہ یاسین کا عمل
۱۱۶	جمعرات کا عمل
۱۱۶	قید سے رہائی کا ایک مجرب وظیفہ

۱۱۷	اسماء الحسنی کے دیگر اعمال
	<b>آٹھواں باب</b> اللہ الصمد کے خواص
۱۲۱	ایک روح پرور قرآنی وظیفہ جسے پڑھ کر دین دنیا کی بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں
	<b>نواں باب</b> اسم اعظم
۱۲۵	خطبہ
۱۲۶	پیش لفظ
۱۳۱	پہلا قول اسم اعظم "اللہ تعالیٰ کے سارے نام عظیم ہیں"
۱۳۱	دوسرا قول "اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کو مخفی رکھا ہے"
۱۳۲	ایک عجیب واقعہ
۱۳۳	تیسرا قول اسم اعظم "ایک دعاء ہے"
۱۳۳	چوتھا قول اسم اعظم "ہو" ہے
۱۳۳	پانچواں قول اسم اعظم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے
۱۳۶	چھٹا قول اسم اعظم "اللہ الرحمن الرحیم" ہے
۱۳۶	ساتواں قول اسم اعظم "حضرت دینوری رحمہ اللہ کی دعاء ہے"
۱۳۷	آٹھواں قول اسم اعظم "سورہ حشر کی آخری آیات ہیں"
۱۳۷	نواں قول اسم اعظم "الحی القيوم، یا حی یا قیوم ہیں"
۱۴۰	دسواں قول اسم اعظم "ذوالجلال والاکرام" ہے
۱۴۰	گیارہواں قول اسم اعظم "اللہم" ہے
۱۴۱	بارہواں قول اسم اعظم "حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء ہے"
۱۴۱	تیرہواں قول اسم اعظم "الرحمن الرحیم، الحی القيوم" ہے
۱۴۱	چودھواں قول اسم اعظم "القیوم" ہے
۱۴۲	پندرہواں قول اسم اعظم "چند مخصوص آیات ہیں"
۱۴۲	سولہواں قول اسم اعظم "لا الہ الا اللہ" ہے
۱۴۴	سترہواں قول اسم اعظم "چند دیگر مخصوص آیات ہیں"
۱۴۷	اٹھارواں قول اسم اعظم "من" ہے

۱۶۰	اسم اعظم "العلیٰ العظیم" ہے	چوالیسواں قول
۱۶۰	اسم اعظم "العلیم" ہے	پینتالیسواں قول
۱۶۱	اسم اعظم "حروف نورانیہ" ہے	چھیالیسواں قول
۱۶۱	اسم اعظم "اللطیف" ہے	سینتالیسواں قول
۱۶۳		ایک پراثر حکایت
۱۶۶		امبول جواہر
۱۷۲	اسم اعظم "رب رب" ہے	اڑتالیسواں قول
۱۷۳	اسم اعظم "هو اللہ اللہ اللہ الخ" ہے	اچھی سواں قول
۱۷۳	اسم اعظم "حضرت جعفر اور جنید رحمہم اللہ کے اقوال" ہیں	پچاسواں قول
۱۷۳	اسم اعظم "خود انسان" ہے	اکیانوواں قول
۱۷۴	اسم اعظم "اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام" ہیں	بادانوواں قول
۱۷۴	اسم اعظم "الحی المیت" ہے	ترینواں قول
۱۷۴	اسم اعظم "یا ظاہر" ہے	چونواں قول
۱۷۴	اسم اعظم "اللہ الحمید القہار" ہے	بچینواں قول
۱۷۵	اسم اعظم "سورہ آل عمران آیت نمبر ۲۶" ہے	چھپنواں قول
۱۷۵	اسم اعظم "الحق" ہے	ستادواں قول
۱۷۵	اسم اعظم "السرّی" ہے	اٹھانوواں قول
۱۷۵	اسم اعظم "سورہ اخلاص کی ایک ہزار ایک مرتبہ تلاوت" ہے	انصواں قول
۱۷۶	اسم اعظم "یا اللہ" ہے	ساتھواں قول
۱۷۶	اسم اعظم "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی دعاء" ہے	اکسٹھواں قول
۱۷۷		فائدہ شریف
۱۷۸	علامہ سہیلی رحمہ اللہ کے اشعار	
۱۷۸	حضرت وہیب رحمہ اللہ کی دعاء	
۱۷۹	ایک مسنون دعاء	
۱۸۰	قصیدہ طوبیٰ	
۱۸۳	اسم اعظم "اللہ" ہے	باستھواں قول

۱۷۷	اسم اعظم "التم" ہے	انیسواں قول
۱۷۸	اسم اعظم "اللہ لا الہ الا ہوا لا حد الخ" ہے	بیسواں قول
۱۷۸	اسم اعظم "الحنان والنعیم الخ" ہے	اکیسواں قول
۱۷۹	اسم اعظم "بدیع السموات الخ" ہے	بائیسواں قول
۱۷۹	اسم اعظم "الرحمن" ہے	تیسواں قول
۱۷۹	اسم اعظم "شیخ احمد رحمہ اللہ کی دعاء" ہے	چوبیسواں قول
۱۸۰	اسم اعظم "مالک الملک" ہے	پچیسواں قول
۱۸۱	اسم اعظم "ترک المعاصی" ہے	چھیسواں قول
۱۸۲	اسم اعظم "الا حد الصمد" ہے	ستائیسواں قول
۱۸۲	اسم اعظم "ربنا ہے"	اٹھائیسواں قول
۱۸۲	اسم اعظم "الرحم الرحیم" ہے	انیسواں قول
۱۸۳	اسم اعظم "الوہاب" ہے	تیسواں قول
۱۸۳	اسم اعظم "سینا اللہ نعم الوکیل" ہے	اکتیسواں قول
۱۸۳	اسم اعظم "الغفار" ہے	تیسواں قول
۱۸۵	اسم اعظم "خیر الوارثین" ہے	تینتیسواں قول
۱۸۶	اسم اعظم "السمیع العلیم" ہے	چوخیسواں قول
۱۸۶	اسم اعظم "سمیع الدعاء" ہے	پینتیسواں قول
۱۸۷	اسم اعظم "سورہ حدید اور سورہ حشر کی آخری آیات" ہیں	چھتیسواں قول
۱۸۷	اسم اعظم "القرب" ہے	سینتیسواں قول
۱۸۷	اسم اعظم "العلیٰ العظیم العلیم" ہے	اڑتیسواں قول
۱۸۸	حضرت علاء بن الحنفی رضی اللہ عنہ کی بعض کرامات	
۱۸۹	اسم اعظم "السمیع البصیر" ہے	اڑتالیسواں قول
۱۸۹	اسم اعظم "الودود" ہے	چالیسواں قول
۱۹۰	اسم اعظم "سلام تو لا من رب الرحیم" ہے	اکتالیسواں قول
۱۹۰	اسم اعظم "سورہ حج کی آیت نمبر ۵۸" ہے	بیاالیسواں قول
۱۹۰	اسم اعظم "الماریخ" ہے	تینتالیسواں قول



# حرفِ اولین

مفتی محمد منصور احمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام اور کلام میں بے انتہا تاثیر رکھی ہے۔ یہ ساری کائنات اور کارخانہ قدرت اسی ذات کریم ﷺ کے نام کی برکت سے قائم و دائم ہے۔ حدیث شریف میں اسی بات کو یوں بیان فرمایا گیا ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہ حالت ہو جائے کہ اللہ اللہ نہ کہا جائے۔ (صحیح مسلم۔ ۱۳۱/۱)

قرآن مجید کی آیات طیبہ، احادیث مبارکہ اور اسمائے الہی پر مبنی تاثیر اور ان سے روحانی و جسمانی علاج میں استفادہ ایسی محسوس اور روزمرہ کے مشاہدے میں آنے والی چیز ہے کہ اگر انسان کا دل بالکل ہی مادہ پرستی کا شکار ہو کر روحانی اثرات سے عاری نہ ہو چکا ہو تو اس کا انکار ناممکن ہے۔

خود قرآن مجید نے دو مقامات (سورہ یونس آیت نمبر ۱۵، سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲) پر اپنے آپ کو شفاء کہا ہے۔ مفسرین رحمہ اللہ کے مطابق یہ لفظ عام ہے اور اس کو روحانی شفاء کے ساتھ خاص کرنا محض ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ بلاشبہ اصل شفاء بخششے والی ذات تو اسی پروردگار عالم کی ہے جس کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفاء بخشتا ہے“

لیکن دنیا چونکہ اسباب کے ذریعے چل رہی ہے، جس طرح دیگر مختلف نسخوں اور ادویات میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے، اسی طرح مختلف عملیات میں بھی یہ تاثیر اسباب کے درجے میں موجود ہے۔

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث شریفہ میں دم کرنا اور دوسروں کو اجازت مرحمت فرمانا ثابت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمولی نقل کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے تھے۔ جب آخری دنوں میں تکلیف بہت بڑھ گئی تو میں خود آپ ﷺ پر یہ سورتیں پڑھا کرتی۔

اسی طرح ایک صحابی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جاہلیت کے کچھ منتروں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے دم، منتربتاؤ کیونکہ جب تک ان میں کوئی شرکیہ بات نہ ہو تو ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث تو زبانِ روح عام ہے جس کے مطابق ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کے دوران ایک عرب قبیلے کے سردار کو جو سانپ کا ڈسا ہوا تھا سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ بھلا چنگا ہو گیا۔ جس پر اہل قبیلہ نے انہیں کافی ساری بکریاں دیں۔ اس سلسلہ میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ان کی خوش طبعی کیلئے فرمایا کہ ان بکریوں میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔ (صحیح بخاری)

ایک حدیث شریفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے فائدے کیلئے یہ عملیات کرنے کی ترغیب بھی دی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ماموں جو ننچھو کاٹے کا دم جانتے تھے انہوں نے جب اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کر لیا کرے۔ (صحیح مسلم)

ایسی واضح روایات حدیث کی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ جو دم اور تعویذ آیات قرآنیہ، اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات اور احادیث مبارکہ میں منقول دعاؤں پر مشتمل ہو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ - ۳۲۱/۸)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں تفصیلی کلام کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر دم میں یہ تین شرائط موجود ہوں:

۱۔ دم اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کے اسماء و صفات پر مبنی ہو۔

۲۔ دم عربی زبان میں ہو یا کسی ایسی زبان میں جس کا معنی اور مفہوم معلوم ہو۔

۳۔ عقیدہ درست ہو کہ کوئی دم بذات خود مؤثر نہیں بلکہ اس میں تاثیر بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ تو ایسے دم کے جواز پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ (فتح الباری - ۱۹۵/۱۰)

مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ تمام اسباب کی طرح اگر عملیات کو بھی کسی ناجائز مقصد کیلئے استعمال کیا جائے گا تو یہ کسی طرح جائز نہیں ہوگا۔ مثلاً کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے یا مسخر کرنے کیلئے کوئی عمل کیا جائے۔

اسی طرح علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے فتاویٰ میں نہ صرف صحیح کلام پر مبنی تعویذات، لکھنے اور پلانے کے جواز کی تصریح فرمائی ہے بلکہ وضع حمل کی آسانی کیلئے خود بھی کئی تعویذات نقل فرمائے ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ - جلد ۱۹، صفحہ ۶۲)

بسا اوقات کسی شخص پر کسی عمل کا اثر نہیں ہوتا تو اس کا یہ مطلب لینا ہرگز درست نہیں ہوگا کہ ان میں فی نفسہ کوئی اثر نہیں۔ بلکہ یہ بھی دیگر اسباب ظاہری کی طرح ایک سبب ہے اور ہر سبب میں بہر حال یہ احتمال موجود ہوتا ہے کہ وہ اپنا اثر دکھائے گا یا نہیں۔ پھر عملیات کی لائن میں بہت بڑا عمل دخل انسان کے حسن ظن اور اعتقاد کا ہوتا ہے۔ حدیث شریفہ میں نظر اتارنے کا جو عمل آیا ہے اس کے تحت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص اس کی تاثیر کا انکار کرے، اس کا مذاق اڑائے، اس کی تاثیر میں شک کرے یا بغیر اعتقاد کے صرف آزمانے کیلئے یہ عمل کرے تو اسے اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (تملک فتح الملہم - ۲۹۹/۲)

ایک ایسے وقت میں جب سادہ لوح عوام ہی نہیں بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی جعلی عالموں اور نام نہاد پروفیسروں کے ہاں جا کر اپنا وقت اور مال ہی نہیں اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی متاع ایمان سے بھی ہاتھ دھو رہے ہوں، اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حدود شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے ان کے مسائل کا حل پیش کیا جائے۔ یہ کتاب جو اس وقت آپ کے سامنے ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اس ضرورت کو بدرجہ کمال پورا کر رہی ہے۔

پھر مزید خوشی اور مسرت اس بات کی ہے کہ یہ کتاب ایک ایسی شخصیت کے سحر آفریں قلم سے نکلی ہے جو محض صاحبِ قلم ہی نہیں بلکہ صاحبِ حال بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت الشیخ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو کردار و گفتار کی جن خوبیوں سے نوازا ہے اور عالمی سطح پر جس طرح آپ سے دعوتِ جہاد کا بے پناہ اور مقبول کام لیا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وقت کے عظیم ترین اکابرینِ ملت جو اپنی جگہ شریعت کے امام ہی نہیں بلکہ طریقت کے بھی ماہرین میں



## تعارف

کتاب کا نام ”الطف اللطیف جل جلالہ“ ہے۔ لطیف اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی صفت ہے۔ یقیناً یہ لطیف جل شانہ کا لطف و کرم ہی ہے کہ یہ کتاب لکھی گئی..... ورنہ..... کہاں ہمت تھی اور کہاں مجال؟ اور ظاہری حالات بھی کہاں سازگار تھے..... دنیا کے طاقتور حکمران دشمن ہیں..... اللہ تعالیٰ کے دین کا ہر دشمن درپے قتل و آزار ہے..... وہ جن کی ظاہری قوت سنبھالے نہیں سنبھلتی..... اپنی پوری طاقت جھونک رہے ہیں..... مگر اس کے باوجود چالیس دن کی روپوشی..... اور پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معمور اس کتاب کا لکھا جانا..... میں کیوں نہ کہوں میرا رب لطیف ہے..... لطیف ہے..... لطیف ہے..... کہاں بھائیوں کا حسد، پھر کہاں ہلاکت خیز اندھا کنواں..... پھر مصر کے بازار کا ایک سستا ہکا و سامان..... پھر غلامی..... پھر کہاں بے بسی کے عالم میں قیامت خیز حسن و شباب کی دعوت گناہ..... پھر کہاں ہرزبان پر چہ گوئیاں..... پھر کہاں مصر کا جیل خانہ..... نہ کوئی ملاقاتی نہ کوئی وکیل..... نہ کوئی پرسان حال، نہ کوئی غم شریک اور نہ کوئی غم و تنہائی کے آنسو پونچھنے والا..... پھر کیا کیا ہوا..... باعزت رہائی، مصر کی حکومت، والدین کی زیارت، بھائیوں کی فریفتگی اور وہ شاہی تخت جس پر غموں سے زخمی یہ خاندان..... اپنے سارے غم بھلا رہا تھا..... تب سیدنا یوسف علیہ السلام کیوں نہ کہتے..... إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ (یوسف ۱۰۰) ہاں! میرا رب لطیف ہے..... لطیف ہے..... لطیف ہے.....

اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھنے والے مسلمانو!..... اللہ تعالیٰ آپ کو حفاظت، عافیت اور امن سے رکھے اور اپنے آپ سے جوڑ دے۔ آپ کا ایک در بدر بھٹکتا بھائی آپ کو بتا رہا ہے کہ اس کتاب کا نام لطف اللطیف جل شانہ ہے..... جی ہاں میرے عظیم پیارے رب! لطیف کا لطف و کرم.....

سے تھے..... حضرت شیخ الحدیث مفتی ولی حسن ٹوکی رحمہ اللہ، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ اور دیگر سینکڑوں اہل علم و تقویٰ نے آپ کو اپنے جس اعتماد سے نوازا وہ آپ کی ثقاہت اور استناد کیلئے بہت کافی ہے۔

ممکن ہے کہ میری طرح بہت سے دوسرے لوگوں کیلئے بھی مولانا محترم کا اس لائن سے ماہرانہ تعلق ابتدائی طور پر کچھ حیرت و استعجاب کا باعث ہو کیونکہ جس راہ و وفا کے وہ راہرو ہیں اس میں ان کاموں کی فرصت اور گنجائش بہت کم ہے۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ صرف کراچی شہر میں ہی کتنے لوگ ہیں جو مولانا ہی کی شاگردی سے فیض اٹھا کر ہزار ہا مخلوق خدا کو نفع پہنچا رہے ہیں۔

کتاب کیا ہے! روحانی خزانہ سے معمور ایک شاہکار، آفت رسیدہ اور جان بلب مریضوں کیلئے پیغام شفاء، پیر و زکا اور رنگ دست فقیروں کیلئے رحمت الہی کی روشن کرن، آسیب زدہ اور سحر خورہ دوستوں کیلئے مستند علاج، اسم اعظم کے متلاشیوں کیلئے دُرِ یکتا، اسارت اور قید کے مہاسب جھیلنے والوں کیلئے امید جاں فرا اور سب سے بڑھ کر در بدر کی ٹھوکریں کھانے والے عاجز و درماندہ بندوں کو ان کے پیارے اور مہربان رب سے جوڑنے کا ایک وسیلہ، طریقہ اور راستہ۔

مولانا موصوف زید مجدہم اس سے پہلے بھی اسماء الہی کے خواہش پر ایک کتاب ”تحفہ سعادت“ تحریر فرما چکے ہیں اور اب یہ کتاب ”الطف اللطیف جل جلالہ“ اپنے دیدہ زیب ٹائٹل اور خوبصورت طباعت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں کتابیں بھٹکے ہوؤں کو راہ ہدایت دکھانے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کیلئے مزید قرب و ترقی کا ذریعہ بن جائیں۔ آمین ثم آمین

محمد منصور احمد

(۱۴۲۳/۱۱/۲۲ھ)





آپ کا لطف و کرم..... اے میرے رب لطیف..... صبح و شام دیکھ رہا ہوں اور اس کی لمس محسوس کر رہا ہوں..... آپ کے کس کس لطف و کرم کا تذکرہ کروں..... میں گنتی کرنے سے عاجز ہوں..... میری مختصر زندگی میں کئی بار اندھیرا ہوا..... اور مجھے بتایا گیا کہ بس اب یہی اندھیرا تمہارا مقدر ہے..... مگر میرے رب! پھر سب حیران رہ گئے..... جب آپ کے لطف و کرم کے نور نے..... ان اندھیروں کو بھگا دیا..... اے میرے رب لطیف..... مجھے وہ بھیانک اندھیرے یاد ہیں..... اور آپ کے لطف و کرم کا نور بھی اچھی طرح یاد ہے۔

سخن اللہ..... کیسے عجیب مناظر تھے؟..... میں تو ان کھائیوں میں جا گرا تھا جہاں سے واپسی بظاہر..... ناممکن تھی..... کبھی نفس کے خوفناک اندھیرے..... کبھی شیطان کے بھیانک اندھیرے اور کبھی دشمنوں کے اذیت ناک اندھیرے..... میرے رب میں وہاں اکیلا تھا..... میرا کوئی بھی مددگار اور پرسان حال نہیں تھا..... مگر تیرا لطف و کرم وہاں بھی آپہنچا اور اس نے ہر موقع پر مجھے کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا..... ہاں میرے رب ہاں! میں نے تیرے لطف و کرم کو اپنے سانس سے زیادہ قریب پایا..... حالانکہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے خود کو..... اس کا مستحق نہیں سمجھتا تھا..... اے خوفناک اندھیروں میں اپنے لطف و کرم کے نور کو جگمگانے والے ابھی تیرے کمزور، عاجز، بے بس، ناکس..... اور گناہگار بندے کو ایک اور خطرناک اندھیرے کا سامنا ہے..... اے میرے رب تو تو وہی ہے..... ازلی بھی ہے اور ابدی بھی، اول بھی ہے اور آخر بھی..... میرے سامنے موت کا اندھیرا ہے..... اے رب لطیف مدد فرما..... مدد فرما..... اے لطیف..... اے لطیف..... اے لطیف..... اس اندھیرے کو شہادت کے لطف و کرم سے دور فرما..... مقبول شہادت..... منطقی شہادت..... آسان شہادت..... اے میرے رب لوگوں کو کیا پتا؟ مگر تو تو جانتا ہے کہ تیرا یہ بندہ کتنا عاجز و کمزور ہے..... کمزوروں اور بے کسوں کا تیرے سوا اور کون ہے؟ کوئی نہیں، کوئی نہیں..... کوئی نہیں..... بس تو ہی رب ہے، تو ہی اللہ ﷻ ہے اور تو ہی کارساز وکیل ہے..... اے میرے رب حنان و منان..... اے میرے رب لطیف! کیا میں امید کروں کہ تو مجھ گناہگار کو..... بخش دے گا اور موت کی گھڑی بھی لطف و کرم کا معاملہ فرمائے گا..... اے لطیف یا لطیف..... یا لطیف..... یا لطیف.....

امت مسلمہ کے ہزاروں نوجوان گرفتار ہیں..... اس امت کی کئی بیٹیاں بھی پابند سلاسل ہیں..... عقوبت خانوں سے چیخوں، آہوں اور سسکیوں کی آوازیں مسلسل آرہی ہیں..... سب اللہ اللہ پکار رہے ہیں..... میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر عجیب وقت آن پڑا ہے..... وہ جو کمزور ہیں جانوں پر کھیل رہے ہیں اور وہ جو طاقتور ہیں اپنے بچاؤ کیلئے دشمنوں کے قدموں کو اپنی پناہ گاہ سمجھ رہے ہیں..... ہر طرف چھاپے، کریک ڈاؤن، زنجیریں اور حملے ہیں..... غیر کرتے تو پرواہ نہیں تھی مگر اپنے ان سے دو ہاتھ آگے ہیں..... اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم! اگر یہ اپنے غیروں کے ساتھ نہ کھڑے ہوتے تو تیرے دشمنوں پر..... تیرے جانثار بندے زمین تنگ کر دیتے، مگر ان اپنوں کا کیا کریں۔ یہ کلمہ تیرا پڑھتے ہیں مگر مدد تیرے دشمنوں کی کرتے ہیں۔ یہ نام تیرا لیتے ہیں مگر ڈرتے تیرے دشمنوں سے ہیں..... یہ تیرے دشمنوں سے لڑنا حرام اور تیرے دوستوں کو کائنات عبادت سمجھتے ہیں..... یا اللہ ان پر ہدایت اور عقل و دانش کے راستے کھول دے..... ہم ان تیرے بندوں کا کیا کریں..... اگر ان سے لڑیں تو ان کا اسلام، کلمہ، نماز اس کی اجازت نہیں دیتے اور اگر ان کو چھوڑ دیں تو یہ ہمیں عزت کا ایک سانس تک نہیں لینے دیتے..... یا اللہ تیری تدبیر خفیہ ہے، کارگر ہے اور پختہ ہے، یا اللہ ان سب کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں ہم نے تیرے بندے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طریقے کو اختیار کیا ہے اور اب تک کسی مسلمان کے خلاف لڑنے کا سوچا تک نہیں..... مگر پھر بھی یہ ہم پر تہمتیں لگا رہے ہیں اور ہمارے دین کے درپے ہیں یا اللہ ان کے ساتھ وہ معاملہ فرما جو امت مسلمہ کے لیے بہتر ہو اور ان میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جیسے لوگ کھڑے فرما جو اپنے مسلمان قیدیوں کے آنسو پونچھ سکیں، جو بہنوں کے ڈوپٹے کا تحفظ کر سکیں اور جو تیرے نام پر مرنے اور جینے کا مقام پہنچاتے ہوں اے رب لطیف امت مسلمہ کو ایسی قیادت کی بے حد ضرورت ہے اے لطیف لطف فرما..... اے دودا محبت کی ایک نظر اس رنجی امت پر فرما..... ہم بہت محتاج ہیں..... اے لطیف یا لطیف..... یا لطیف..... یا لطیف.....



بندوستان کی قید سے آزادی ملی تو پاکستان والوں کو شوق ہو گیا کہ اللہ ﷻ کے اس کمزور بندے کو مستائیں اور دل کھول کر ترپائیں..... قندھار سے کراچی پہنچا تھا کہ جھٹڑیوں کی جھکارت سائی دینے لگی..... مسلمان جی ہاں! مسلمانان پاکستان ایک ایسے شخص کو کہاں



برداشت کر سکتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے انڈیا کے مشرکوں کی شکست کا ذریعہ بنایا تھا.....

کراچی پریس کلب کے باہر گرفتاری کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی تو اسلام آباد بات چیت کی دعوت دے کر گرفتار کر لیا گیا..... پندرہ دن تک لہتراڑ کے ایک ریست ہاؤس کی زمین اور نیچے میرے آنسو چوتے رہے۔ میری کمزوری ہے کہ میں مسلمان حکمرانوں کو اپنا سمجھتا ہوں، انہیں مسلمان جانتا ہوں اور میں اب تک اپنے دل کو ان کا دشمن نہیں بنا سکا..... ان پندرہ دنوں میں میں خوب رویا..... یا اللہ تیرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ایک دوسرے کے ساتھ یہی کچھ کرتے ہیں؟..... جرم پوچھنا تو جواب ملتا غیر ملکی دباؤ ہے تمہارے جیسے نظریات رکھنے والوں کا یہ ملک متحمل نہیں ہے..... ہمیں غیروں کے سامنے تمہاری وجہ سے شرمندگی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ..... ابھی گیارہ ستمبر نہیں آیا تھا..... پندرہ دن بعد رہائی ملی مگر مشروط..... بہاولپور سے باہر نہیں جاسکتے، تقریر نہیں کر سکتے وغیرہ وغیرہ..... ان دنوں پاکستان کے علماء کرام اور عوام جوق در جوق تشریف لاتے رہے، مجلسیں ہوتی رہیں، محافلے، مصافحے، افادے اور احتجاج دے کا دور بھی چلتا رہا۔ روزانہ سینکڑوں افراد آتے اور اگلے دن اس سے زیادہ..... پھر کچھ عرصہ آزادی ملی..... پھر دوبارہ شدت، سختی اور بے رحمی کے ساتھ حیدرآباد سے میانوالی جیل پہنچا دیا گیا..... دو سال پہلے یہی دن تھے، ایسی ہی ٹھنڈی اور سب سے راتیں..... نظر بندی کا یہ دور تیرہ مہینے مسلط رہا..... پھر اللہ تعالیٰ نے رہائی عطا فرمائی چند دن آزادی رہی پھر ہماری بہادر فورسز کی بارہ مسلح گاڑیوں نے گھر پر دھاوا بول دیا..... کاش کسی اسلام دشمن کا فر ملک کے خلاف اسی طرح سینہ تان کر، گریبان کھول کر اور قہقہے لگا کر ہلہ بولا جاتا تو آسمان کے فرشتے بھی ان کی زیارت کے لئے زمین پر آ جاتے..... مگر کافروں کیلئے تو یاری، دوستی، اپنائیت، بات چیت اور خفیہ مسکرائشیں ہیں..... یہ چھاپہ تو اپنے ایک مسلمان بھائی کے گھر پر مارا جا رہا تھا جس کی مخدور ماں گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی اور اس کی گرم سسکیاں چھاپہ مارنے والوں کے نصیب کو جلا رہی تھیں..... کیا یہاں بات چیت نہیں ہو سکتی تھی؟ ایک مسلمان بھائی کے گھر کی چار دیواری کا تقدس نہیں بچایا جاسکتا تھا؟ کیا یہی اصول پسندی ہے کہ امریکی سفیر کی ایک مسکراہٹ کی خاطر رب تعالیٰ کو ناراض کیا جائے اور اس کے بندوں کو مستایا جائے۔

میں چھاپے کے وقت گھر میں نہیں تھا اس لیے بچ گیا..... گرفتاریوں کے اس تسلسل کے

دوران میں نے سوچا تھا کہ قید اور اس سے رہائی کے موضوع پر ایک کتاب لکھوں چنانچہ تیرہ ماہ کی نظر بندی کے بعد اس کی تیاری شروع کر دی تھی، میرے کئی محبوب روحانی بھائی انڈیا کی قید میں ہیں جہاں سے وقتاً فوقتاً ان کے خطوط اور دلخراش حالات پہنچتے رہتے ہیں، ادھر شہر خان میں بھی کافی سارے ساتھی قید ہیں، گوانٹانامو بے کے نام سے بھی ساری دنیا آگاہ ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ ان تمام قیدیوں کی تسلی، دلجوئی، اشک شوقی اور عرصہ افزائی کے لئے یہ کتاب ترتیب دی جائے اور اس کے آخر میں قید سے رہائی کیلئے مسنون و مجرب اعمال و وظائف بھی درج کیے جائیں۔ ابھی کتاب کی تیاری ابتدائی مراحل میں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر کئی دینی مصروفیات عطا فرمادیں۔

آٹھ ماہ میں دو مرتبہ آیات جہاد کی تفسیر کا دورہ ہوا، ملک بھر میں کئی بڑے دینی اجتماعات ہوئے اور اسفار کا سلسلہ بھی جاری رہا..... ان مشغولیات نے کتاب کے کام کو پیچھے تھوڑ دیا..... اب ان دنوں جبکہ باقی تمام مشغولیات ختم ہو چکی ہیں اس کتاب کی ترتیب کا بہترین موقع تھا..... مگر اب اپنے کتب خانے تک رسائی مشکل ہے البتہ اس موضوع پر ایک مختصر مقالا..... اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ مقالا اس کتاب کا ساتواں باب ہے اس میں قید کی دس اقسام اور قید سے رہائی کے بائیس وظائف درج ہیں اس طرح اس کتاب کی کسی حد تک پوری ہو گئی ہے اگر قسمت میں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاء اللہ وہ کتاب بھی تیار ہو جائے گی ورنہ اسی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور مقبول بنادے۔ آمین

یا لطیف..... یا لطیف..... یا لطیف



اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو دینی مصروفیات..... محض اپنے فضل و کرم سے..... مجھے ناچیز کو عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علماء کرام اور عوام اپنی بعض بیماریوں کے سلسلے میں مشاورت فرماتے ہیں..... آج کل تکلیفیں عام ہیں، کسی پر جادو ہے تو کوئی آسیب کا ستایا ہوا ہے، کسی پر نظر کا اثر ہے تو کوئی جسمانی امراض کا شکار ہے، کسی زمانے وقت میں وسعت تھی تو زیادہ لوگ آیا کرتے تھے پھر جب جہاوی اور تعلیمی مشاغل بڑھ گئے تو اپنے ہجرات عزیزم محمد یوسف ازہر کو سکھا دیئے اس طرح مجھے اس کام سے فرصت مل گئی اور



عزیزم کے گرد لوگوں کا جھوم رہتا تھا..... حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ نے علاج پر اجرت لینے سے منع فرمایا تھا الحمد للہ اس پر سختی سے عمل تھا۔ سعودیہ، افریقہ اور برطانیہ وغیرہ کے اسفار کے دوران کثرت سے لوگ اپنے ان مسائل کے لئے رجوع کرتے تھے۔ اب چونکہ مصروفیات زیادہ تھیں اس لیے یہ سلسلہ کافی محدود ہو چکا تھا مگر پھر بھی اہل محبت تشریف لے آتے تھے اور علاج کا تقاضا فرماتے تھے۔ زیر نظر کتاب لطف اللطیف جل شانہ میں بندہ نے اپنے اکابر و مشائخ سے حاصل شدہ بعض مجربات لکھ دیئے ہیں تاکہ جو حضرات سفر کی تکلیف برداشت کر کے آتے تھے اب گھر بیٹھ کر ان مجربات سے مستفید ہو سکیں اور اہل علم و تقویٰ حضرات ان کے ذریعے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکیں۔



اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسکول سے نکال کر جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پہنچا دیا۔ اس زمانے میں پورا انصاب نو سال کا تھا، تجویز یہ سامنے آئی کہ چونکہ اسکول کی آٹھویں کلاس چھوڑ کر آیا ہے اس لیے استعدادی درجہ (درجہ اعدادیہ) چھوڑ کر درجہ اولیٰ میں داخل کر دیا جائے۔ یوں آٹھ سال میں درس نظامی کی تکمیل ہو جائے گی۔ میرے محسن حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب مدظلہ نے مانے اور فرمایا درجہ اعدادیہ سے ہی اندازہ ہوگا کہ چل سکتا ہے یا نہیں؟ ان کا یہ فیصلہ میرے حق میں رحمت ثابت ہوا اور مجھے درجہ اعدادیہ کی برکت سے دینی تعلیم کے ماحول کے ساتھ ضروری مناسبت نصیب ہو گئی۔ چوتھے سال درجہ ثالثہ میں پہنچے تو بیعت کا داعیہ پیدا ہوا۔ میرے مربی و محسن حضرت مولانا مفتی عبد السمیع صاحب شہید نور اللہ مرقدہ نے سفارش فرمائی اور یوں مجھے اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص بندے حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ سے اصلاحی بیعت کا شرف حاصل ہوا..... حضرت مفتی صاحبؒ مروجہ خانقاہی نظام نہیں رکھتے تھے کیونکہ آپ پر تعلیمی و تدریسی مشغولیات کی بڑی ذمہ داریاں عائد تھیں۔ آپ بیعت بھی کم فرماتے تھے اور اپنے مریدین کو چلتے پھرتے تسبیحات اور ذکر تلقین فرما دیا کرتے تھے نیز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب نور اللہ مرقدہ کی آپ بیتی اور اس کے بعد حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کی تربیت السالک کے مطالعے کا مشورہ دیتے تھے۔ چونکہ خود ماشاء اللہ اونچے درجے کے ولی اور محقق عالم تھے اس لیے آپ کا تھوڑا بھی بہت تھا اور سالکین کی الحمد للہ بہت جلد اصلاح ہو جایا کرتی تھی۔ آخری زمانے میں (جب آپ علیل تھے) بدھ کے دن عصر کی نماز کے بعد آپ کے گھر پر

اصلاحی مجلس کا باقاعدہ سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم رہا کہ بندہ کو کچھ عرصہ سفر و حضر میں حضرت کی صحبت میسر رہی، اس دوران معلوم ہوا کہ حضرت ماشاء اللہ بہت زبردست قسم کے عامل بھی ہیں مگر آپ کی تمام صفات آپ کی علمی مشغولیات کے نیچے چھپ کر رہ گئی تھیں۔ دوران سفر حضرت والا ازراہ شفقت اپنے بعض مجربات کی اجازت عطا فرما دیا کرتے تھے۔ بس یہی عملیات کے ساتھ میرے تھوڑے بہت تعلق کا نقطہ آغاز ہے۔ دورہ حدیث والے سال ہمارے ساتھ ہنگامہ دیش کے ایک طالب علم تھے بندہ کی ان سے دوستی بھی وہ عملیات کے ماہر تھے ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اس طرف کچھ شوق پیدا ہوا اور انہوں نے اپنے مجربات ایک ڈائری میں لکھ کر بیچ اجازت نامہ مجھے دے دیئے۔ پھر غیر ملکی اسفار کا سلسلہ شروع ہوا تو ہنگامہ دیش بھی جانا ہوا۔ وہاں ایک روز دارالعلوم دیوبند کے ایک بزرگ فاضل حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی انہوں نے ازراہ شفقت ہاتھوں میں ہاتھ لیکر اپنے تمام مجربات و معمولات کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت مولانا باقاعدہ عامل تھے اور اس کام میں شغف رکھتے تھے۔ انہوں نے نافع الخلاق نامی کتاب کے تمام معمولات کی اجازت دے دی۔ بندہ نے انداز کی قید کے دوران اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اس میں ہر طرح کے رطب و یابس اور جائز و ناجائز کو جمع کر دیا گیا ہے البتہ مصنفؒ نے غلط چیزوں سے بچنے کی تلقین کر دی ہے۔ مصنفؒ کی یہ تلقین اگر کتاب کے آغاز میں ہوتی تو بہت مناسب تھا مگر وہ بیچ میں کئی جگہ پر ہے۔ بندہ نے جیل میں ان صفحات پر نشانات لگا دیئے تھے اور کتاب کے پہلے صفحے پر لکھ دیا تھا کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے فلاں فلاں صفحے کو پڑھیں اس کے بعد کتاب سے استفادہ کریں۔ میری قارئین سے بھی تاکید گزارش ہے کہ عملیات کی کتابیں پڑھنے میں سخت احتیاط سے کام لیں اور ہر وظیفہ بلا تحقیق شروع نہ کر دیا کریں۔ اسی طرح کوئی بھی دعا پڑھنے سے پہلے اس کے الفاظ میں غور کر لیں کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو..... اسی طرح وہ کتابیں جن کا عربی سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے ان میں بہت ساری غلطیاں رہ جاتی ہیں اور ان میں سے بعض غلطیاں خطرناک حد تک نقصان دہ ہوتی ہیں۔ پاکستان کے نامور طباعتی ادارے دارالاشاعت نے حضرت ابوالعباس علی بونیؒ کی کتاب شمس المعارف الکبریٰ کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ عملیات کی یہ مشہور کتاب اس موضوع پر لا جواب ہے مگر ترجمے کی اشاعت میں سخت غلطیاں رہ گئیں ہیں اور اکثر عربی دعائیں اور عبارات غلط لکھی گئی ہیں۔ اس طرح غلط دعائیں پڑھنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بندہ نے دارالاشاعت



کراچی کے ذمہ دار حضرات کو اس سے آگاہ کر دیا ہے اور انہوں نے اصلاح و تصحیح کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی اجازت کے بعد بندہ نے نافع الخلائق سے استفادہ کیا اور الحمد للہ اس کتاب کے بعض مجربات اور بعض دعاؤں سے بہت فائدہ پہنچا..... اس کے علاوہ سفر و حضر کے دوران جب کسی اللہ والے کے ہاں حاضری ہوتی ہے تو بعض اوقات کوئی دعاء یا نسخہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ بس یہ مختصر تاریخ ہے بندہ کے عملیات سے تعلق کی..... چونکہ میں نے خود کو اس کام میں مشغول نہیں کیا اور نہ اسے دوسرے دینی کاموں پر ترجیح دی اس لیے میں اس سلسلے کا کوئی باقاعدہ ماہر نہیں ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے اور انہیں شرک و بدعات سے بچانے کے لئے ایک حد تک اس سلسلے سے تعلق ہے۔ اندیا کی قید کے دوران بندہ نے اپنے اکثر مجربات برادر محترم کمانڈر حافظ سجاد خان شہید نور اللہ مرقدہ کو سکھا دیئے تھے اور انہیں اجازت بھی دیدی تھی۔ وہ جیل میں کشمیری مجاہدین کو اس کے ذریعے نفع پہنچایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفاء اور تاشیر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں شہداء کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔



مجربات اور دعاؤں تو اور بھی ہیں، اس کتاب ”الطف اللطیف جل شانہ“ میں چند کا انتخاب کیا گیا ہے۔ بعض ایسے مجربات جن میں سیکھنا سکھانا ضروری ہوتا ہے چھوڑ دیئے گئے ہیں، ممکن ہے اسے بخل سے تعبیر کیا جائے تب دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ بخل و جبن سے بچائے۔ ویسے علماء کرام اور باذوق حضرات غور فرمائیں گے تو انشاء اللہ انہیں اکثر چیزیں اس مختصر سے مجموعہ میں مل جائیں گی۔ ہمارے اکابر میں سے ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جو ساری زندگی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو برتتے رہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خوب فائدہ پہنچایا جبکہ اس کتاب میں تو سینکڑوں دعاؤں اور وظائف ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ عامل کا عمل درست ہو تب اثر خود بخود آ جاتا ہے۔ جس منہ میں حرام لقمہ نہ جاتا ہو اور نہ اس میں جھوٹ و غیبت گونجتی ہو اور نہ وہ کسی سے ناجائز لذت حاصل کرتا ہو..... بلکہ تلاوت، ذکر، استغفار، درود شریف، دعاء، دعوت، تبلیغ، اصلاح اور تسبیحات سے معطر رہتا ہو اس منہ کی ہر چیز میں تاثیر ہوگی۔ دم میں الگ، لعاب میں الگ، زبان میں الگ، آواز میں الگ، دانتوں میں الگ۔ کیا خیال ہے جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا کلام لکھا ہو اس کی قیمت کس قدر بڑھ جاتی ہے؟ اگر یہی نعمت منہ اور زبان کو پہنچے ہو تو اس کی تاثیر میں کیوں شبہ کیا جاتا ہے؟

الغرض یہ سارے مجربات کا نہیں بلکہ بعض یا اکثر مجربات کا مجموعہ ہے۔



آپ جس قدر خلوص، طہارت، ادب اور اہتمام و توجہ کے ساتھ ان اعمال کو برتیں گے اسی قدر انشاء اللہ فائدہ اٹھائیں گے۔ باقی جہاں تک سوال ہے اجازت کا تو تمام مسلمانوں کو ان مجربات کی اجازت ہے، بشرطیکہ:

درست عقیدہ رکھتے ہوں، فرائض کے پابند ہوں، حرام سے بچتے ہوں اور جہاد فی سبیل اللہ کو اسلام کا ایک قطعی اور محکم فریضہ مانتے ہوں۔ پھر جتنا کڑا اتنا بیٹھا۔ جو ایمان و اسلام و احسان میں جتنی ترقی کرنا چلا جائے گا اسی قدر اسے فائدہ نصیب ہوتا جائے گا۔ باقی عمومی فائدہ ان مجربات کا ہر مسلمان اٹھا سکتا ہے، اجازت ہو یا نہ ہو۔



میری عاجزانہ درخواست ہے کہ عملیات وغیرہ کو دنیا پرستی اور کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں، اس میں بہت سارے مفاسد ہیں۔ آپ بے لوث و بے غرض ہو کر دین کی اور لوگوں کی خدمت کیجئے اور روزی کا معاملہ رب تعالیٰ پر چھوڑ دیں، تعویذوں کی دکان لگانے سے کسی کی روزی میں اضافہ نہیں ہوگا البتہ بہت سارے نقصانات کا اندیشہ ضرور رہے گا۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟ تو میں نے اس مسئلہ کو نہیں چھیڑا، آپ مستند مفتیان کرام سے پوچھ لیں اور علماء کرام سے بدگمانی نہ رکھیں، ہمارے حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ بس اتنا فرمایا کرتے تھے کہ علماء کرام کیلئے اجرت لینا مناسب نہیں ہے..... بندہ نے بھی اپنے حضرت کا اتباع کیا ہے اور یہ تجویز بطور مشورہ عرض کی ہے کہ اگر کسی عالم دین کا عمل اس کے خلاف ہو تو ہم ان سے بدگمان نہیں ہوں گے بلکہ حسن ظن رکھیں گے۔



کتاب کی ترتیب میں مشائخ کے تلقین فرمودہ مجربات کے علاوہ نافع الخلائق، تبرکات شمس المعارف، الکبریٰ اور حلیۃ الحجۃ ان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے مگر اس میں اکثر وہی چیزیں چھانٹ کر لائی گئیں ہیں جو خود بندہ کے تجربہ اور عمل میں رہی ہیں۔ کتاب کا کافی سارا حصہ لکھنے کے بعد الکفر الاعظم فی تعین الاسماء الاعظم کی تلخیص کا داعیہ پیدا ہوا جو بھلا اللہ جلد مکمل ہوگئی۔ اب وہ بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔





ابھی یہ تعارف لکھ رہا تھا کہ ایک الٹا ک خبر نے دل و دماغ میں ہلچل مچا دی ہے۔ میرے محسن عارف باللہ امام العارفین حضرت اقدس مولانا قاری محمد عرفان صاحب نور اللہ مرقدہ اس جہانِ قافی سے کوچ فرما گئے ہیں۔ آپ اس کتاب میں کئی جگہ پر ان کا نام نامی دیکھیں گے وہاں ان کے نام کے ساتھ وہ القاب اور دعائیں لکھی ہیں جو عام طور سے ان حضرات کیلئے لکھی جاتی ہیں جنہوں نے شریعت وصال نہ پیا ہو۔

حضرت بہت بڑے آدمی اور بہت اونچے ولی تھے ان کی سرپرستی اور دعائیں مجاہدین کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ تھیں وہ اہل یقین میں سے تھے اور عجیب و غریب صفات و کرامات کے مالک تھے ان کی جدائی ہمارے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

اللّٰهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

وہ اس زمانے میں فقر و درویشی کی آبرو اور توکل کی علامت تھے۔ جہاد کے ساتھ انہیں لگاؤ ہی نہیں عشق تھا اس وقت ان کا جنازہ اٹھ رہا ہوگا یقیناً فرشتوں کے جھرمٹ ہوں گے جبکہ میں ان کے جنازے کو کندھا دینے سے محروم ہوں۔ یا اللہ ان کی مغفرت فرما ان کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرما اور ان کی قبر کو روضۂ من ریاض الجنۃ بنا۔ میں کس سے تعزیت کروں؟ ایسا لگتا ہے یہ حادثہ مجھے ہی پیش آیا ہے جبکہ حضرت تو تکلیفوں سے آزا ہو گئے ہیں۔ یا لطیف اس غم کے موقع پر لطف و کرم فرما ان پر بھی جو تیرے پاس چلے گئے اور ہم پر بھی جو کڑی دھوپ کے اس سفر میں ایک پرسکون سائے سے محروم ہو گئے۔ لطف و کرم فرما۔ اے لطیف، اے لطیف، یا لطیف



کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعاء فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کیلئے نافع بنائے۔ جو مسلمان بھی اس کتاب سے کچھ فائدہ حاصل کرے اس سے گزارش ہے کہ میرے لئے، میرے والدین، اہل خانہ، اولاد اور عزیز واقارب کے لئے دعاء فرمادے۔ یہ اس کا مجھ پر احسان ہوگا۔

کتاب میں کوئی علمی، فکری یا کتابت کی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ تصحیح کی

جاسکے۔ یا اللہ! یہ تیرے نام کی دعائیں تیرے بندوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تو اپنی رحمت کے صدقے اسے قبول فرمائے اور اسے میرے لیے، میرے والدین، اہل خانہ، اولاد، عزیز واقارب اور ساتھ و مشائخ کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے۔ یا اللہ! ان دعاؤں کے ذریعے بیماروں کو شفاء عطا فرما۔ پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرما۔ مسلمانوں کی حاجات پوری فرما۔ ان کی مشکلات آسان فرما۔ اور انہیں اپنے ساتھ جوڑ کر اپنا مقبول بندہ بنا۔

یا اللہ! بے شمار مسلمان مردوں اور خواتین کو اس کتاب سے نفع عطا فرما اور انہیں اپنے پاک نام لے لے کر مانگنے، رونے اور گڑگڑانے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہم سب کو دعا مانگنے اور اپنا نام لینے کا سلیقہ سکھا اور ہم سب پر خصوصی مہربانی فرما۔

یا اللہ! اس کتاب سے تحریک جہاد اور مجاہدین کو خوب فائدہ عطا فرما اور پوری دنیا میں مجاہدین کی خصوصی نصرت فرما۔ یا اللہ! جو مسلمان تیرے راستے میں قید و بند کی صعوبتیں اٹھا رہے ہیں ان تک یہ کتاب اپنی رحمت سے پہنچا۔ انہیں اس کتاب سے خوب نفع عطا فرما اور اس کتاب میں مرقوم دعاؤں کی برکات انہیں نصیب فرما کر باعزت و عافیت رہائی عطا فرما۔ یا اللہ! اس کتاب کو حکمرانوں کی ہدایت اور ان کے دلوں کی زندگی کا ذریعہ بنا۔ اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ خادم بنا۔ یا اللہ! مجھ نااہل کو تغیر آیات الجہاد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھے اپنے پیارے اسماء الحسنیٰ کی خصوصی برکات عطا فرما۔ عالم ناسوت میں بھی۔ عالم برزخ میں بھی۔ عالم حشر میں بھی اور عالم معاد میں بھی۔ یا رب العالمین۔ یا اللہ! مجھ پر اور پوری امت مسلمہ پر لطف و کرم کا معاملہ فرما۔ آمین یا ربی۔

یا لطیف..... یا لطیف..... یا لطیف

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

فقط

محمد مسعود اذہر

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۲ جنوری ۲۰۰۳ء

یوم الاحد



قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجَلْنَا مِنْ هَذِهِ لَنُكَوِّنَنَّ مِنَ الشُّكْرَيْنِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُشْكُرُونَ ..... (الحج ۶۳-۶۴)

ترجمہ: کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون نکالے گا ہے (جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز پہانی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر اللہ تم کو اس (نگلی) سے نجات بخشنے تو اس کے بہت شکر گزار ہوں۔ کیونکہ اللہ تم کو اس (نگلی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شکر کرتے ہو۔

## اعتذار

لطف اللطیف جل شانہ کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت بندہ..... کتابت پر مکمل نظر ثانی نہ کر سکا جس کی وجہ سے بعض عربی اور اردو عبارات میں کچھ غلطیاں رہ گئیں۔ کتاب کی اشاعت کے بعد اسے بالاستیعاب دیکھنے کا موقع ملا اور ان غلطیوں کی اصلاح کر دی گئی۔ وہ حضرات جن کے پاس پہلے ایڈیشن کے نسخے ہیں وہ دوسرے ایڈیشن کو دیکھ کر عربی دعاؤں کو درست فرمائیں..... اور بندہ کی طرف سے معذرت قبول فرمائیں.....

والعذر عند کرام الناس مقبول

فیظ

محمد مسعود ازہر

۱۸ رزوالحجہ ۱۴۲۳ھ

برطانیق ۱۰ افروری ۲۰۰۴ء

بروز سہ شنبہ

## پہلا باب

مثل مشکلات اور فضائل و مناقبات  
کے مؤثر محرب اور خاص اعمال



# حل مشکلات اور قضائے حاجات کے موثر مجرب اور خاص اعمال

## ﴿ يَا لَطِيفُ ﴾ کا مجرب عمل

عشاء کی نماز کی بعد دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں نماز کے بعد گیارہ بار سورہ الم نشرح پڑھیں پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (۱۶۶۴۱) مرتبہ یا لطیف پڑھیں اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کیلئے دعا مانگیں۔

بہت عجیب اور سرلج تاثیر عمل ہے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سو انتیس (۱۲۹) دانے والی تسبیح لے کر قبلہ رخ بیٹھ جائیں ایک تسبیح پڑھ کر ان چاروں آیات کو پڑھیں یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھیں۔

آیت نمبر ۱: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ  
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔ (النعام ۱۰۳)

آیت نمبر ۲: اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ  
الْعَزِيزُ۔ (الشوریٰ ۱۹)

آیت نمبر ۳: لَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔ (الملك ۱۴)  
آیت نمبر ۴: فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَاهُ وَقَالَ  
ادْخُلُوا مِصْرَ إِنشَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا  
لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا



رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السَّبْحِ وَجَاءَ بِكَمَّ  
مِّنَ اللَّيْلِ مِّنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۖ إِنَّ رَبِّي  
لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (يوسف - ۱۰۰)

آیت پڑھنے کے بعد پھر ایک تسبیح (۱۲۹ دانوں والی پڑھیں) اور ہر تسبیح کے بعد چاروں  
آیات یا ان میں سے کوئی ایک دو آیات پڑھیں۔ یہ عمل ایک سو انتیس (۱۲۹) بار دہرائیں اس طرح  
کل عدد (۱۶۶۳۱) پورا ہو جائے گا۔ یعنی ایک سو انتیس دانوں والی تسبیح ایک سو انتیس بار پڑھیں۔  
درمیان میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا راز یہ ہے کہ اگر کسی کو دشمنوں کی طرف سے  
تکلیف اور پریشانی ہو تو وہ ہر تسبیح کے بعد آیت نمبر ۱: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ الْخ پڑھے۔ جو  
روزی کی تنگی اور مشکل کا شکار ہو وہ آیت نمبر ۲: اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ الْخ پڑھے۔ جو کسی  
مرتبے، مقام، عہدے یا درجے کا طلب گار ہو وہ آیت نمبر ۳: أَلَا يَعْلَمُ الْخ پڑھے اور جو قید  
و بند کی مصیبت میں مبتلا ہو وہ آیت نمبر ۴: فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ الْخ پڑھے۔ اور  
جسے چاروں طرح کی مشکلات درپیش ہوں وہ چاروں آیات پڑھ لے۔ اسی طرح دو یا تین آیات  
بھی حسب ضرورت پڑھ سکتے ہیں۔

اس عمل کیلئے عشاء کے بعد کا وقت بہترین ہے۔ وضو اچھی طرح آداب و اہتمام سے  
کریں، عمل توجہ اور محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ذکر اللہ کی نیت سے کریں اور تواضع  
اختیار کریں۔ یاد رکھیں یا لطیف کا اکسیر عمل اسے بہت فائدہ دیتا ہے جو تواضع اختیار کرنے والا ہو۔  
ہو سکے تو زندگی میں ایک بار یہ عمل ضرور کر لیں۔ تب زندگی کا رخ آسانوں اور رحمتوں کی طرف ہو  
جاتا ہے اور اگر توفیق ملے تو بار بار کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر جتنا کیا جائے اتنا مفید ہے۔ یہ عمل کرنے  
کے بعد اگر روزانہ ایک سو انتیس بار یا لطیف کو معمول بنالیں اور آخر میں کوئی آیت بھی پڑھ لیا  
کریں تو بے حد مفید ہے۔

### ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کا مجرب و سریع اثر عمل﴾

اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف..... مصلیٰ پر قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھیں۔ پھر اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ کر اپنی حاجت کیلئے دعا

کریں۔ پھر ہزار مرتبہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھیں پھر اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ کر  
اپنی حاجت کیلئے دعا کریں۔ یہ عمل بارہ مرتبہ دہرائیں۔ اس طرح کل بارہ ہزار بار بِسْمِ  
اللَّهُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کی تلاوت ہو جائے گی اور بارہ مرتبہ دو رکعت نماز اور بارہ مرتبہ دعا۔  
درود شریف عمل کے شروع اور آخر میں سات سات بار پڑھ لیں اور دعا میں ہر بار ایک  
حاجت پیش کریں یا دو یا تین حاجتیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔

یہ عمل بے حد موثر اور مفید ہے۔ ناجائز کاموں کیلئے ہرگز نہ کریں اور نہ ہی فضول اور مکروہ  
کاموں کیلئے۔ (تلقین فرمودہ امام العارفین حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب زید مجدہم)

### ﴿سورۃ اخلاص کا مجرب عمل﴾

با وضو قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ پہلی مرتبہ پڑھنے سے پہلے  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیں پھر باقی بغیر بسم اللہ کے پڑھیں۔ عمل کے اول و  
آخر میں سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ آخر میں اپنے مقصد کیلئے دعا کریں۔ بہت  
طاقتور عمل ہے اور بعض اہل علم نے اسے ”اسم اعظم“ قرار دیا ہے۔

### ﴿سورۃ فاتحہ کا مجرب عمل﴾

اچھی طرح وضو کر کے خلوت میں دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ درود  
شریف پڑھیں۔ پھر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) اس صورت سے پڑھیں کہ پہلے ہر مرتبہ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھیں پھر دو بار بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اس طریقے  
سے پڑھیں کہ الرحیم کی نیم کو الحمد کے لام سے ملا دیں (رَحِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ) اس طریقے سے  
اکتالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر مجددہ میں چلے جائیں اور اپنی مشکلات کے حل کیلئے دعا کریں۔ انشاء اللہ  
ضرور قبول ہوگی۔ اس عمل میں بیاسی بار بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی جائے گی اور اکتالیس بار سورۃ فاتحہ۔  
نیز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

### ﴿يَا هَادِي کا مجرب عمل﴾

دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور دوسری میں



بعد سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھیں۔ سلام پھیر کر ایک سانس میں جتنی بار ممکن ہو یا ہادی کا ورد کریں۔ سانس ٹوٹنے کے بعد سجدے میں جا کر اپنی حاجت پیش کریں۔۔۔۔۔ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔ اول و آخر سات سات مرتبہ ورد شریف۔

### ﴿کَبْشُ وَالْمَجْرَبُ عَمَلٌ﴾ (از حضرت شیخ بونی رحمہ اللہ)

جس شخص کو اپنی جان کا خوف ہو یا کسی مصیبت کا ڈر ہو تو ایک سوٹا تازہ صبح سالم کبش یعنی مینڈھایا دنبہ لے کر کسی غیر آباد جگہ چلا جائے اور اسے جلدی سے قبلہ رخ لٹا کر ذبح کر دے اور اس کے خون وغیرہ کو گڑھا کھود کر چھپا دے اور ذبح کے وقت تکبیر سے پہلے یہ دعاء پڑھے:

اللَّهُمَّ هَذَا لَكَ وَمِنْكَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ فِدَانِي فَتَقَبَّلْهُ مِنِّي.

ذبح کے بعد اس کے ساتھ (۶۰) ٹکڑے کرے، کھال ایک ٹکڑا، سر ایک ٹکڑا۔ الغرض اس طرح ساتھ حصے کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دے۔ خود اور اپنے خیال کو نہ کھلائے۔ یہ اس کیلئے فدیہ ہو جائے گا اور جس تکلیف اور مصیبت کا اسے اندیشہ ہوگا اس سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں یہ مجرب و معمول ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان و انعام فرمانے والا ہے۔

(حیوة النبیؐ ج ۱ ص ۹۴ فی ذکر الکبش روایہ عن الشیخ بونی)  
اور اگر اس سے کم درجے کی مصیبت و تکلیف کا خطرہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر بہترین قسم کا کھانا کھلائے۔ اور یہ دعاء پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُ الْأَمْرَ الَّذِي أَخَافُهُ بِهِمْ هُوَ لَاءٍ وَأَسْأَلُكَ بِأَنْفُسِهِمْ وَأَرْوَاحِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ أَنْ تُخْلِصَنِي مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ

انشاء اللہ وہ مصیبت دور ہو جائے گی۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

### ﴿جب ظاہری تدبیر کا رگ نہ رہے﴾

جب کوئی ظاہری تدبیر کا رگ نہ ہو تو نماز تہجد کے بعد ایک سو ایک بار یہ آیت شریفہ خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے:

إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

(سورہ فتح آیت نمبر ۴۰)

### ﴿جب غم سختی سے مسلط ہو جائے﴾

ایک ہی مجلس میں سات بار سورہ جن پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ غم دور ہو جائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ مجرب ہے۔

### ﴿غم اور پریشانی دور کرنے کا ایک طاقتور عمل﴾

تیس ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھیں۔ اگر ایک ہی دن یا دن رات میں پڑھ لیں تو عجیب و غریب تاثیر دیکھیں گے۔

### ﴿خوشیوں کا خزانہ﴾

غم اور پریشانی دور کرنے کیلئے سورہ یسین شریف کی تلاوت عجیب مجرب عمل ہے۔ یہ سورہ قرآن پاک کا قول ہے۔ اگر اسے اپنے دل کی توجہ سے پڑھا جائے تو عجیب اثرات محسوس ہوتے ہیں۔ صبح پڑھنے والا رات تک اور رات کو پڑھنے والا صبح تک غم و ہجوم سے محفوظ رہتا ہے۔

### ﴿غم دور کرنے کی ایک مسنون دعاء﴾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

یہ دعاء مسنون ہے اور حدیث شریف میں اس کے کئی فضائل وارد ہوئے ہیں۔ غم اور پریشانی کے وقت اگر توجہ سے اس کا ورد کیا جائے تو عجیب تاثیر محسوس ہوتی ہے اور دل کا بوجھ اتر جاتا ہے۔

### ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ کا ورد﴾

مصیبت، غم، پریشانی اور تکلیف کے وقت اللہ الصَّمَدُ کا ورد بہت مجرب ہے۔ خوب توجہ کے ساتھ بے تعدا پڑھیں اور رب بے نیاز پر توکل کریں۔



﴿ حل مشکلات کیلئے حضرت شیخ ہونی رحمہ اللہ کا ایک خاص الخاص عمل ﴾

جنس کو کوئی حاجت ہو وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔ جمعہ کے روز غسل کر کے مسجد جائے راہ میں کچھ صدقہ دے پھر نماز سے فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ  
الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ  
الرَّحِیْمُ . وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ  
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ . الَّذِیْ مَلَأَتْ  
عَظَمَتُهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ غَنَتْ لَهٗ الْوُجُوْهُ وَ خَشَعَتْ  
لَهٗ الْاَبْصَارُ وَ وُجِلَتْ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشِیَّتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیْنِیْ مَسْأَلَتِیْ وَ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ  
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

یہاں اپنی ضرورت کا نام لے جو اسی وقت پوری ہوگی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
یہ دعا جاہلوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ ایک دوسرے پر بددعا کریں گے اور قبول ہوگی۔  
(شمس المعارف الکبریٰ ص ۲۵۹)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا يَفْلُحُ السَّاجِدُ حَيْثُ أَتَى ..... (ط-۶۹)

ترجمہ: اور جاوگر جہاں جائے فلاح نہیں پائے گا۔

دوسرا باب

تحریر و کائنات



# سحر جادو کا خاتمہ

## ﴿سحر (جادو) کا مجرب علاج﴾

بیری کے سات پتے جن میں سوراخ نہ ہو لیکران میں سے ہر پتے پر تین بار یہ آیت پڑھیں اور ہر بار پڑھ کر دم کریں۔

وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيْطَانُ..... سے..... لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ تک پوری آیت

(البقرہ ۱۰۲)

اس طرح سات پتوں پر کل اکیس بار یہ آیت پڑھی جائے گی۔ ان پتوں کو پاک ہاتھوں سے توڑ کر پانی میں ڈال دیں۔ مریض سات دن تک یہ پانی پیتا رہے..... پانی کم ہونے پر اور پانی مٹا رہے۔

یہ پانی گھر اور دکان پر بھی چھڑکیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ مجرب ہے۔

## ﴿عمل آیت الکرسی﴾

مرشدی وسیدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ۔ جادو کے علاج کیلئے عمل آیت الکرسی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ عمل آیت الکرسی یہ ہے:

درود شریف تین بار، سورہ فاتحہ تین بار، آیت الکرسی تین بار، سورہ اخلاص تین بار، سورہ فلق تین بار، سورہ والناس تین بار، تین بار درود شریف۔

فجر، ظہر اور عشاء کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ بعض مشائخ اس میں سورہ الکافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔



## ﴿ایک زود اثر علاج﴾

صبح سویر جب قدرے بلند ہو جائے تو سورہ عبس و تثنیٰ تین بار پڑھیں۔ پڑھ کر اپنے اوپر یا مریض پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پئیں۔ مسلسل سات دن تک یہ عمل کریں..... جادو کے توڑ کیلئے بے حد مفید ہے۔

## ﴿جادو کے توڑ کیلئے ایک طاقتور علاج﴾

حضرت اقدس مولانا قاری محمد عرفان صاحب زید مجدد جادو کے توڑ کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ تلقین فرماتے ہیں جو بے حد مفید اور مجرب ہیں۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فُغْلِبُوا هُنَا لِكَ  
وَأَنْقَلَبُوا صَغِيرِينَ ۝ وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَجْدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ۝  
(اعراف ۱۲۳-۱۱۸)  
فَلَمَّا أَتَوْا قَالِ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِ وَلَوْ  
كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝  
(یونس ۸۱-۸۲)  
وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ط إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ

سَحِرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ۝ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجَّدًا  
قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ مُوسَى ۝  
(طہ ۶۹-۷۰)

ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے۔ دم کرنا اور پانی پر دم کر کے چھڑکنا بھی مفید ہے۔ ہم نے ایک چھوٹے سے کارڈ پر ان آیات کو لکھ لیا ہے۔ مجاہدین اس کارڈ کو جیب میں رکھتے ہیں اور نماز فجر کے بعد پڑھتے ہیں۔

وہ لوگ جو جادو کے شدید وہم میں مبتلا ہیں وہ اگر ان آیات کا ترجمہ پڑھیں تو انہیں وہم سے انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو عروج پر تھا۔ جب ان

جادو گروں کو اللہ تعالیٰ نے ناکام فرما دیا تو اس زمانے کے جادوگر کس کھاتے میں آتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر نہ ٹھہر سکے اور ایمان لے آئے۔

## ﴿جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون و محبوب عمل﴾

صبح منہ نہار عجمہ کھجور کے سات دانے کھانا جادو کا بہترین علاج ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبح عجمہ کے سات دانے کھائے گا اسے اُس دن جادو اور زہر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (کمانی روایت البخاری)

پس پورے یقین کے ساتھ اس نبوی علاج پر عمل کرنا چاہئے۔ عجمہ کھجور مدینہ منورہ میں ملتی ہے، حجاج کرام وہاں سے لے آتے ہیں۔ جزیرہ عرب جانے والوں سے غیر ملکی مصنوعات کی فرمائش کرنے کی بجائے اس طرح کی مستیزک اشیاء منگوانی چاہئیں۔

## ﴿جادو واپس لوٹ جائے﴾

سورہ توبہ کی آخری دو آیات جادو کے علاج میں اکسیر ہیں۔  
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ  
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝  
محض مغرب کے بعد توجہ اور محبت کے ساتھ سات بار پڑھ لیں۔

ان آیات کو پابندی سے پڑھنے سے اور بھی بہت سارے دینی، روحانی اور دنیوی فوائد ہیں۔

## ﴿جادو کا حرف آخر علاج﴾

قرآن پاک کی وہ آیات جنہیں علماء کرام ”منزل“ کا نام دیتے ہیں جادو اور آسیب کے علاج میں حرف آخر ہیں..... ان آیات کو پڑھنا، دم کرنا، تعویذ بنا کر باندھنا سب ہی کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز ان آیات کو پڑھنے سے اور بھی بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور دینی و دنیوی مشکلات سے نجات ملتی ہے۔



ہمارے ہاں جامع مسجد عثمان علیؓ بہاولپور میں فجر کے بعد سورہ یٰسین کے علاوہ ”منزل“ کی تلاوت بھی معمول ہے..... وہ آیات درج ذیل ہیں۔

## منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ السَّحَرِیْمِ ۝ فَاِذَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ اِذَاکَ نَعْبُدُ وَاِذَاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّٰلِّیْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۝ فِیْهِ ۝ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۝ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۝ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ ۝ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝ وَبِالْآخِرَةِ ۝ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ ۝ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(البقرہ ۵۳)

وَاللهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝

(البقرہ ۱۶۳)

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ ۝ وَلَا نَوْمٌ ۝ لَّہٗ مَا فِی



السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي  
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا  
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ  
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ  
مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ  
وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ  
الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ  
عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمُ  
مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
أُولَئِهِمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ

النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (البقرة ٢٥٥-٢٥٧)  
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
وَإِن تُبَدَّوْا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ  
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ  
وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ  
وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ  
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ  
مِّنْ رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاطَعْنَا  
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝  
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا  
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا



تَوَّأخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا  
تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا  
طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا  
وَإِنَّا حَمِينَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○

(البقرة ٢٨٣-٢٨٦)

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ  
وَأُولُوا لِعِلْمِهِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

(ال عمران ١٨)

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تَوْتِي  
الْمَلِكِ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكِ  
مِنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ  
تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ ○ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ  
تُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ  
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ  
مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ  
بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(ال عمران ٢٩-٣٢)

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى  
عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ  
يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۚ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا  
لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۚ تَبَارَكَ اللَّهُ  
رَبُّ الْعَالَمِينَ ○ اذْعُوا رَبَّكُمْ  
تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ



الْمُعْتَدِينَ ۖ وَلَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ  
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا  
وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ  
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

(الاعراف ٥٦-٥٣)

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعَا الْعَرَبِينَ ۖ أَيَّامًا  
تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرُوا  
بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ  
ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ  
الدُّنْيِ وَكَبِيرُهُ كَبِيرًا ۝  
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّنَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَ  
أَنَّا لَكُمُ الْإِلَهِاءُ لَا تَرْجِعُونَ ۝ فَتَعَلَىٰ

(الاسراء ١٧-١١)

اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَن يَدْعُ مَعَ  
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ۖ فَإِنَّمَا  
حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝  
وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ  
خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

(المؤمنون ١٨٤-١١٥)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّافَاتِ صَفًا ۝ فَالْزَجْرَاتِ زَجْرًا ۝  
فَالْتَلَّيْتُ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝  
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا  
وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ  
الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا



مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسْمَعُونَ  
إِلَى الْمَلِكِ الْأَعْلَى وَيُقَدَّرُونَ مِنْ  
كُلِّ جَانِبٍ ۚ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ  
وَاصِبٌ ۚ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ  
فَاتَّبَعَهُ شَيْهَابٌ ثَاقِبٌ ۚ فَاسْتَفْتِهِمْ  
أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنِ خَلَقْنَا إِيَّانَا

خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ ۚ (الصف: ١١١)

لِئَعَشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ  
أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا  
بِإِذْنِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ  
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۚ وَ  
نُحَاسٌ فَلَا تَنْصِرَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ  
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ فَبِأَيِّ  
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ فَيَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ  
عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ  
رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ

(الرحمن: ٤٣٣)

لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ  
عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَا شِعًا  
مُّتَصِدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ  
الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ  
يَتَفَكَّرُونَ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ ۚ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ  
الْمُؤْمِنُ الْمُهِيبُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ



هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ  
الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
(الحشر ٢٣)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ  
الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا  
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن  
نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا  
وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ  
رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا  
وَأَنَّهُ كَانَ يَفُولُ سَفِيهًا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا  
(الجن ١٧)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ

مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ  
مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عِبْدٌ مَّا عَبَدْتُمْ  
وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝  
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا  
خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝  
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ



## مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكٍ  
النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ  
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي  
يُوسُوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ  
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

﴿جادو کا حتمی علاج﴾

قرآن پاک کی آخری دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے سحر کے علاج میں مغر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یعنی سورہ فلق اور سورہ والناس۔ انہیں گیارہ گیارہ مرتبہ صبح شام پڑھنا چاہئے اور بچوں پر پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ یہ بے نظیر و بے مثال عمل ہے۔ انہیں آیات کے پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر سے شفاء ملی۔ بس ادھر ادھر سر مارنے کے بجائے پوری توجہ، محبت اور یقین سے انہیں پڑھا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھا جائے۔

## ﴿جادو کا مستقل علاج﴾

قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت جادو کا بہترین اور انمول علاج ہے۔ درجنوں تعویذ پڑھنے، جلائے اور درور کی ٹھوکر میں کھانے کی بجائے کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو انشاء اللہ جادو سے مکمل نجات مل سکتی ہے۔ جادو ایک سفلی عمل ہے جب کہ قرآن پاک ایک علوی عمل ہے۔ سفلی کی کیا مجال کہ ملاءِ اعلیٰ سے اترنے والی حق وحی کے سامنے ٹھہر سکے؟

﴿جادو کا ایک اور موثر علاج﴾

منیٰ کا نیا کوزہ لے کر اس میں یہ آیت مبارکہ لکھیں اور سات دن تک صبح پاک و صاف ہو کر منہ بہا اس کو چائیں۔

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (النساء: ۱۰۰)

﴿جادو کی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل﴾

جس طلسم پر ۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کیا جائے تو فوراً وہ جادو باطل اور ختم ہو جاتا ہے۔

﴿جادو سے حفاظت اور اس کے علاج کیلئے چند اہم اصول﴾

جادو کے علاج کیلئے درج ذیل امور کا خوب اہتمام کیا جائے۔

پاکی اور طہارت:

وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو، زیادہ وقت با وضو رہیں، جنابت کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غسل کر لیں، پیشاب سے بہت احتیاط کریں، بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:



اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں بلا ضرورت زیادہ وقت نہ بیٹھیں اور شر مگاد کے ساتھ نہ کھیلیں۔

شہوت پر قابو:

وہ لوگ جو شہوت میں بے قابو ہو جاتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اس آگ کو قابو میں رکھیں اور اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ گانا، باجا، موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں، بد نظری سے سخت پرہیز کریں، عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں، ناول، ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں، متناسب غذا استعمال کریں، ورزش کو معمول بنائیں، جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں، ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں، اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں، لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں، شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا التزام:

اکثر جادو کھانے پینے کی اشیاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ یوں اس کے مضر اثرات انشاء اللہ ذائل ہو جائیں گے۔

گندے جانور نہ پالیں:

گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔ مرغ بازی، شیر بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں۔ بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

مقدس اوراق کا احترام:

جادو کرنے کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) مقدس ناموں اور مقدس اوراق پر گندگی ڈالی جاتی ہے۔ بس جن لوگوں کے گھروں میں قرآنی آیات اور مقدس اوراق کی توہین ہوتی ہے اور ان اوراق پر گندگی، جوتے اور پیشاب گرایا جاتا ہے وہ گھر اور افراد خود بخود جادو کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

بے کاری سے اجتناب:

جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھونسے بن جاتے ہیں۔ اس لئے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں کھپائیں۔ یہ بھی جادو کے علاج میں مفید نکتہ ہے۔

وہم سے پرہیز:

آج کل جس کسی کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کر لیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کر سکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہوگا؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کر لے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

پیشہ ور عالموں سے حفاظت:

اگر آپ جادو کا علاج چاہتے ہیں اور دین و دنیا کی کامیابی کے متلاشی ہیں تو اللہ ﷻ کیلئے اللہ ﷻ کیلئے بد عمل پیشہ ور عالموں سے اپنی حفاظت کریں۔ جادو ممکن ہے آپ کا زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکے مگر یہ نام نہاد روحانیت فروش آپ کو کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔ قرآن پاک با عمل لوگوں کی زبانوں سے اثر کرتا ہے جس طرح گولی بدوق کے جیمبر سے چلتی ہے۔ یہ دنیا کی خاطر سارا دن لوگوں کی راہ تکٹنے والے لوگ خود قرآن پاک کی ہدایت سے دور ہیں۔ یہ آپ کا کیا علاج کریں گے یہ تو خود علاج کے محتاج ہیں۔

تقدیر پر کامل یقین:

ضروری نہیں کہ ہر بیماری کا علاج ہو جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مشکل ٹل جائے۔ یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے یہاں انسان صرف اپنے ذاتی مسائل حل کرانے نہیں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو اس بات پر جنت کی بشارت دی کہ انہوں نے اپنی بیماری کو بردبار و رغبت اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر قبول کر لیا تھا۔ صحابہ کرام اس خاتون کو جنتی عورت کہا کرتے تھے۔ اپنے ہر مسئلے کو ہر حال میں حل کرانے کی فکر انسان کو بعض اوقات کفر و شرک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دنیا میں کون ہے جس پر تکلیف یا بیماری نہیں آتی؟ یا کون ہے جس کی ہر خواہش اس کی مرضی کے مطابق پوری ہو رہی ہو؟

خواہش اور مرضی کی جگہ دنیا نہیں جنت ہے۔ اس لئے اپنی قسمت معلوم کرنے کیلئے اور اپنی بگڑی سنوارنے کیلئے ہر در پر جھکنا اور جائز و ناجائز عمل کر گزرنے مسلمان کا نہیں مشرک کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیے اور اسکی تقدیر کو خوشی سے قبول کیجئے۔ وہ مالک ہے اس کی مرضی ہمیں جس حال میں رکھے۔ ہاں! ہم کمزور ہیں اور صحت و عافیت کے طلبگار ہیں، اس کیلئے ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور صرف ان طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے جو شریعت میں جائز ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ہماری مشکل دور فرما دے گا اور اگر چاہے گا تو ہمیں اسی حال میں سکون اور اطمینان عطا فرما دے گا۔ موت کا وقت مقرر اور اٹل ہے، بیماری اور صحت سب قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے اور اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جادو، بیماری اور مشکلات سے حفاظت کیلئے کفر و شرک میں مبتلا ہونا ایسا ہی ہے کہ کوئی انسان پھر سے بچنے کے لئے اژدھے کے منہ میں جا بیٹھے۔ آج ہر طرف کفر و شرک کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں، مشکلات حل کرنے اور قسمت بتانے کے دعوے ہیں۔ یا اللہ! ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرما اور ہمیں ایمان والی زندگی اور ایمان والا خاتمہ نصیب فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

### حرام غذا سے اجتناب:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو گوشت حرام غذا سے بنتا ہے وہ آگ کا مستحق ہوتا ہے۔ جادو بھی آگ کا اثر ہے۔ پس جو لوگ حرام مال کھاتے ہیں وہ ایسے انگارے کھاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں تکلیف و پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ پس حلال کھائی اور حلال غذا کا التزام کیا جائے انشاء اللہ جادو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ اَنَا مِنَ الصّٰلِحِیْنَ وَمِنَّا ذُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قَدَدًا ..... (جن۔ ۱۱)

ترجمہ: (جنات نے کہا) اور یہ کہ ہم میں کوئی نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے،

ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں۔

### تیسرا باب

آسیب سے چھٹکارا

آسیب سے نجات کے دس مفید و مجرب نسخے اور ایک مؤثر تعویذ





# آسیب سے چھٹکارا

## ﴿آسیب کا علاج﴾

یاد رہے کہ آسیب کے مسلط ہونے کی کئی صورتیں ہیں اور ہر صورت کا علاج الگ ہے۔ ہم ذیل میں چند صورتیں اور ان کا علاج لکھ رہے ہیں۔

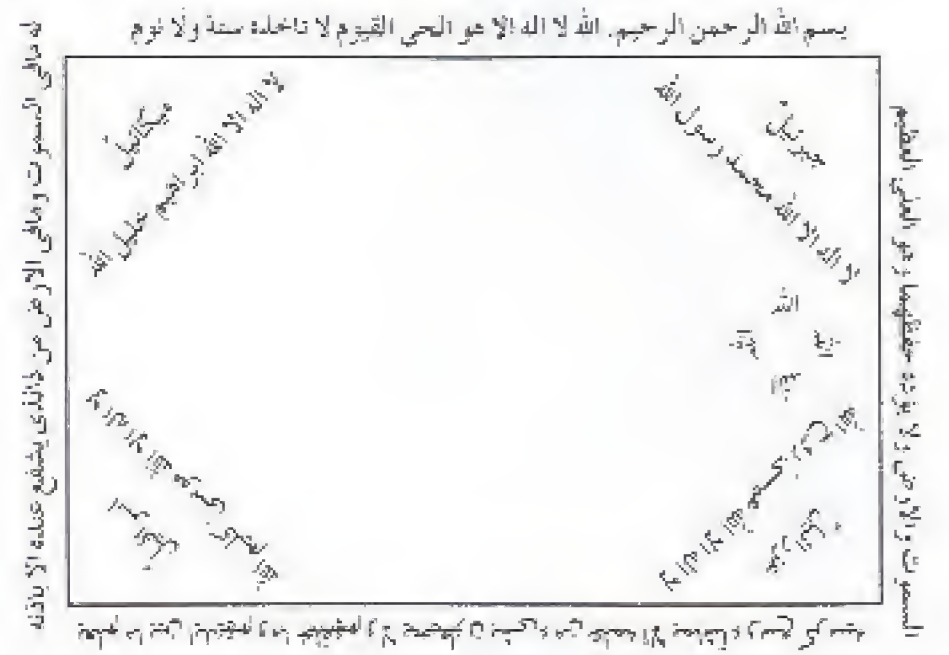
### علاج نمبر (۱)

جادوگر کا لے اور سفلی عمل کے ذریعے کسی شخص پر آسیب مسلط کر دیتے ہیں اس کا علاج تو جادو کے علاج سے ممکن ہے۔ چنانچہ آسیب کی فکر کرنے کی بجائے جادو کی فکر کی جائے اور اسے توڑا جائے، تب آسیب خود نکل جاتا ہے۔ جادو کے متعدد علاج دوسرے باب میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

### علاج نمبر (۲)

مؤثر جن کسی مرد پر یا مذکر جن کسی عورت پر عشق کے نام سے مسلط ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بار بار احتلام ہوتا ہے، جسم کا رنگ پیلا اور ناخن سفید ہو جاتے ہیں، طبیعت پر بے چینی

مسلط رفتی ہے اور محد و خراب ہو جاتا ہے۔ اس کا بے حد مؤثر علاج درج ذیل تعویذ ہے:



وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

یہ تعویذ با وضو قبلہ رخ پاک جگہ پر بیٹھ کر، بے لکیر سفید کاغذ پر لکھیں، پھر اسے تہہ کر کے موم بتی سے موم پگھلا کر اسے اچھی طرح بند کر دیں پھر موم جامہ کر کے مریض کو اکیس دن تک پہنائیں۔ تعویذ کو بند کرنے میں یہ احتیاط رکھیں کہ بند کرنے سے پہلے کسی بے وضو کا ہاتھ اسے نہ لگے اور کوئی سوراخ بھی نہ رہ جائے۔ اکیس دن تک مریض اسے کسی حالت میں نہ اتارے۔ اگر بے چینی میں قدرے اضافہ ہو تو اسے برداشت کرے۔

جو لوگ تعویذ باندھنا پسند نہیں کرتے (اور ایسے لوگ اچھا کرتے ہیں) انہیں یہ تعویذ گیارہ دن تک پلانا بھی مفید ہے۔

علاج نمبر (۳)

عام آسیب کیلئے درج ذیل دعاء کاغذ پر لکھ کر سات دن تک پلانا یا تعویذ بنا کر باندھنا مفید ہے:

بِسْمِ اللَّهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ  
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي  
السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ آخر میں درود شریف لکھ دیا جائے۔

علاج نمبر (۴)

جس شخص پر آسیب ہو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دی جائے یہ عمل مفید اور مجرب ہے۔

علاج نمبر (۵)

بعض لوگوں پر کوئی جن کسی دشمنی کی وجہ سے مسلط ہو جاتا ہے اور انہیں خوب ستاتا ہے اور ان کے قتل کے درپے ہوتا ہے۔ ایسے آسیب کا علاج قدرے مشکل ہوتا ہے مگر ناممکن نہیں۔ آسیب کو حاضر کرنے کیلئے مریض کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پکڑ کر ”منزل“ پڑھیں۔۔۔۔۔ آسیب حاضر ہو جائے گا۔ تب اس کے کان میں اذان دیں اور کوئی کاغذ چلا کر ناک میں دھواں دیں۔ اگر جانے سے انکار کرے تو درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک اختیار کریں:

(الف) انار کے درخت کی سات ٹہنیاں لیکر ہر ٹہنی پر سات بار سورہ فیل (الم تر کیف) پڑھیں اور دم کریں پھر ان ساتوں کی ایک لکڑی بنا کر اس سے مناسب چٹائی کریں۔

(ب) سات دانے کالی مرچ (ثابت) کے لیکر ہر دانے پر سات مرتبہ سورہ فیل (الم تر کیف) مع بسم اللہ پڑھیں اور دم کریں پھر ان ساتوں مرچوں کو کوٹ کر تھوڑا تھوڑا مریض کی آنکھوں میں ڈالیں۔

علاج نمبر (۶)

پانی پر ”منزل“ پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ افادہ ہوگا۔ اسی طرح ”منزل“ سے دم شدہ پانی آسیب زدہ پر چھڑکنے سے بھی افادہ ہوتا ہے۔

علاج نمبر (۷)

سرسوں کا تیل لیکر اس پر تین بار منزل پڑھ کر دم کریں۔ مریض رات کو اپنے پورے بدن پر یہ تیل لگائے اور صبح اٹھ کر غسل کر لے۔ تین راتیں یہ عمل کرنے سے آسیب کے برے اثرات بھگ اللہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

علاج نمبر (۸)

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى  
فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

اس آیت مبارکہ کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور تعویذ بنا کر پہنانا آسیب کا علاج ہے۔



## علاج نمبر (۹)

اسماء الحسنى کے ذریعے آسیب کے بعض انتہائی مفید اور مجرب علاج بندہ کی تالیف ”تحفہ سعادت“ میں مذکور ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (خصوصاً صفحہ نمبر ۷ پر خاص علاج درج ہے)

## علاج نمبر (۱۰)

جس گھر میں آسیب کا قبضہ ہو یا ویسے ہی شریحات آتے رہتے ہوں اور گھر والوں کو تنگ کرتے ہوں، پتھر گراتے ہوں اور آگ دکھاتے ہوں تو اس کا مفید اور بار بار کا آزمایا ہوا علاج یہ ہے کہ چار عدد کیلیں لے لیں اور ان میں سے ہر کیل پر پچیس مرتبہ

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا ۖ فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ أَهْلُهُمْ رُوِيَ

(سورہ طارق۔ ۱۵ تا ۱۷)

پڑھ کر دم کریں اور مکان یا متاثرہ کمرے کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہو جائے گا اور قرآنی عمل کی برکت سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)



وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ..... (طلاق ۳-۴)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کیلئے (رہنمائی سے) نخلی کی صورت پیدا کرے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔

## چوتھا باب

روزی میر برکت کے مجرب اعمال





# روزی میں برکت کے مجرب اعمال

## ﴿المعطیٰ ہو اللہ کا سریع الاثر عمل﴾

جو شخص چاہے کہ روزی کی تنگی دور ہو اور رزق خوب فراخی سے نصیب ہو۔ اسے چاہئے کہ پابندی کے ساتھ جمعہ کی نماز فرض کے بعد بحالت تشہد قبلہ رخ بیٹھے بیٹھے ستر بار توجہ کے ساتھ پڑھے:

الْمُعْطِیُّ هُوَ اللّٰهُ

اول آخر سات سات بار درود شریف۔

## ﴿اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ وَالْاَمْسَنُوْنَ وَمَجْرَبِ عَمَلِ﴾

جو شخص جمعہ کے دن ستر بار یہ دعاء پڑھے عجیب تاخیر دیکھے۔ دو جمعہ نہ گزرنے پائیں کہ قریشے کی ادائیگی اور روزی میں برکت کے اثرات ظاہر ہوں۔

اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ

عَمَّنْ سِوَاكَ

اول آخر سات سات بار درود شریف۔



## ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ﴾ کا کسیر عمل

روزانہ پانچ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھیں روزی کے دروازے کھل جائیں گے۔  
روایات سے ثابت ہے کہ اس کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو روزی عطا فرماتے ہیں۔

## ﴿سورہ فلق کا لا جواب عمل﴾

جو شخص کثرت سے سورہ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پڑھے گا۔ اس پر روزی انشاء اللہ بارش کے قطرہوں کی طرح بر سے گی۔ یقین اور توجہ شرط ہے۔

## ﴿یا غنی یا مغنی کا مجرب عمل﴾

ہجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گیارہ سو مرتبہ یا غنی یا مغنی پڑھیں..... روزی کا مسئلہ انشاء اللہ حل ہو جائے گا۔ اول آخر طاق عدد میں درود شریف۔

## ﴿روزی کا اصل الاصل عمل﴾

مغرب کی نماز کے بعد سورہ واقعہ کا معمول بنائیں اور روزی کے معاملے میں قدرت الہی کا مشاہدہ دیکھیں۔

## ﴿روزی میں فراخی کیلئے مجرب ترین ترچہ﴾

تین کام کر لیں اور روزی کے متعلق بے فکر ہو جائیں اور حاسدوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

(الف) رازق (روزی دینے والا) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو مانیں اور دل میں کسی اور کے بارے میں یہ خیال تک نہ آنے دیں کہ میری روزی اس کے ہاتھ میں ہے۔

(ب) دو رکعت پڑھ کر مسجد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے پکا عہد کریں کہ کبھی حرام روزی کو اختیار نہیں کریں گے۔

(ج) تھوڑا یا زیادہ جتنا مال اور رزق ملے اس میں سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حصہ نکالیں اور اسے نہایت خوشدلی سے فی سبیل اللہ کاموں میں خرچ کریں۔

## ﴿روزی میں برکت کا ایک فطری عمل﴾

کھانے پینے کی اشیاء اور روزی کی دیگر چیزوں کو ضائع نہ کریں۔ دسترخوان پر بچے ہوئے کھڑے کھالیں اور پلیٹ کو اچھی طرح صاف کریں اور جو رزق ملے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اس عمل کی برکت سے روزی کے دروازے بھلا اللہ کھل جاتے ہیں اور تنگی دور ہو جاتی ہے۔

## ﴿اسماء الحسنی کے اعمال﴾

اسماء الحسنی کے کئی اعمال و وظائف روزی میں برکت کیلئے بے حد مفید ہیں۔ ایسے ہی چوبیس مؤثر اعمال بندہ کی تالیف تحفہ سعادت میں مذکور ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

## ﴿بے گمان رزق اور قبولیت﴾

حضرت شیخ بوئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کا جو شخص ورور کھے گا اس کو ان کی برکت معلوم ہوگی، اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو وہاں سے رزق ملے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو اور وہ آیات یہ ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ (البقرہ۔ ۳)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يَمْرِئُكُمْ أَنَّى لَكِ هَذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران۔ ۳۷)

وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (المائدہ۔ ۱۱۲)

قُلْ أَغْنِيَ اللَّهُ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۝ (الانعام۔ ۱۳)

وَأَوْزَنَّا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ



وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۝

فَاَوْكُمُ وَاَيْدُكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُونَ ۝ (انفال-٢٦)

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ (ابراهيم-٣٤)

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۝

(اعراف-١٠)

كُلًّا نُّجِدُّ هُوْلَاءِ وَهَؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ط وَمَا كَانَ عَطَاءُ

رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ (بنی اسرائیل-٢٠)

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ ۝

إِنَّا مَكِّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَاتَّيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاتَّبِعْ

سَبَبًا ۝ (كهف-٨٣، ٨٥)

وَرَزَقْ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۝ (طه-١٣١)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ (مریم-٢٢)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا

عِبَادِي الصَّالِحُونَ ۝ (الانبياء-١٠٥)

فَخَرَّاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (المؤمنون-٤٢)

لِيَجْزِيََهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ

يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور-٨)

قَالَ اتِمِدُّوْنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أَتَيْتُمْ ۝

(نمل-٣٦)

أَمَّنْ يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ ۝ (نمل-٢٣)

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَ

نَجْعَلَهُمْ آيَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ (نقص-٦)

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝ (نقص-٢٣)

أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ

رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا ۝ (نقص-٥٤)

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ط إِلَيْهِ

تُرْجَعُونَ ۝ (عنكبوت-١٤)

وَكَأَيِّنْ مِنْ ذَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۝ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (عنكبوت-٦٠)

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمِمَّا فِي الْأَرْضِ

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ۝ (لقمان-٦٠)

كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۝ (سبا-١٥)

مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ

فَلَا مُرْسِلَ لَهُ ۝ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (فاطر-٢)

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (سبا-٢٩)

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي

الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ (فاطر-٣٣)

إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ۝ (ص-٥٣)





وَقَالَ مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ  
لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ..... (الحجرات ۲۷)

ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا، اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں۔

### پانچواں باب

دشمنوں اور ظالم حکمرانوں سے  
حفاظت کے کسیر اعمال

تیر بہدف اور زود اثر مجرب اعمال کا عجیب و نادر مجموعہ



هَذَا عَطَاءُ نَا قَامُنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (ص-۳۹)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۝ (النحل-۹۵)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۝ (الروم-۴۰)

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝

(الطلاق ۲-۳)

وَاللَّهُ يُرْزِقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور-۳۸)



# دُشمنوں اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت کے کسیر اعمال

محبوبی و سیدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹوکی..... مفتی اعظم پاکستان.....  
نور اللہ مرقدہ و بر والہ مضجیحہ..... دشمنوں سے حفاظت کے لئے درج ذیل چار اعمال تلقین  
فرماتے تھے..... یہ اعمال بندہ کے مجرب ہیں:

## ﴿ سورہ قریش کا عمل ﴾

مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ لَایْلَافِ قُرَیْشِ ہر بار بسم اللہ کے ساتھ  
پڑھیں۔ بہت مقبول، مفید اور موثر عمل ہے۔ اول آخر درود شریف پڑھیں۔

## ﴿ ایک مسنون دعاء ﴾

عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ مسنون دعاء پڑھیں:  
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ  
اول آخر درود شریف پڑھیں۔



## ﴿ ایک آیت کریمہ کا عمل ﴾

عصر کے بعد پہلے دن ۶۱۳ مرتبہ اور آئندہ جس قدر چاہیں پڑھیں۔  
سَيُهِزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (القدر-۴۵) اول و آخر درود شریف

## ﴿ عجیب تاثیر والا عمل ﴾

اس آیت مبارکہ کی تلاوت، حفاظت کے سلسلے میں عجیب تاثیر رکھتی ہے:

ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ط يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا ههنا ط قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ ؕ وَلِيَبْتَلِيَ اللّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ط وَاللّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (آل عمران-۱۵۴)

اس آیت کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک جو صاحب نافع الخلائق نے ذکر فرمائے ہیں، درج ذیل ہیں: (۱) ہر حاجت اور مشکل کے لئے چالیس دن تک روزانہ چالیس بار پڑھیں۔ (۲) دشمن کی ہلاکت کے لئے نوروز تک انیس بار پڑھیں۔ (۳) حاسدوں کے دفع کرنے کے لئے انیس روز تک انیس بار پڑھیں۔ بکرم اللہ تعالیٰ سب دفع ہوں گے۔ (۴) نوکری پانے کے لئے دس دن تک روزانہ دس بار پڑھیں۔ (۵) بیماری اور آدھے سر کے درد کے علاج کے لئے سات دن تک سات بار پڑھیں۔ (۶) جان، مال اور اولاد کی سلامتی کے لئے ہمیشہ روزانہ پانچ بار پڑھیں۔ (۷) دشمنوں کے مقابلے کے لئے اگرچہ سو ہزار دشمن ہوں بھدق دل ہر روز ایک بار پڑھیں۔ بحکم الہی سب دشمن مقہور و مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ (۸) واسطے جمع حاجات و مرادات کے ہر روز تین مرتبہ پڑھیں۔

## ﴿ يَا عَزِيزُ کا عمل ﴾

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی..... مناظر اہلسنت والجماعت نور اللہ مرقدہ..... دشمنوں سے حفاظت کے لئے یہ عمل ارشاد فرماتے تھے..... فجر اور عشاء کے بعد آنکھیں بند کر کے اپنے اوپر ایک نور کی چادر تصور کریں اور اکتالیس مرتبہ يَا عَزِيزُ پڑھیں اول آخر تین تین بار درود شریف۔ آخر میں ان الفاظ سے دعا کریں:

”یا اللہ! آپ کے علم میں میرے جو دین دنیا کے دشمن ہیں ان کے شر سے میری حفاظت فرما۔“ دعا کے بعد آنکھیں کھول لیں۔ اس عمل سے بہت سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ عطا فرمایا ہے۔

## ﴿ يَا لَطِيفُ کا عمل ﴾

ہر نماز کے بعد ایک سو انتیس مرتبہ یا لطیف پڑھیں۔ آخر میں یہ آیت پڑھیں:

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

(الانعام-۱۰۳)

## ﴿ ایک آزمودہ عمل ﴾

دشمنوں سے حفاظت کیلئے درج ذیل دعا اکسیر ہے اور بارہا کی آزمودہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْكَافِیِّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ عَدُوِّیْ هُوَ مِنِّیْ رَبِّ هُوَ اَقْوٰی مِنِّیْ اِنَّا كَفٰیْنَاكَ الْمُسْتَهِزِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وہ لوگ جن کے دشمن زیادہ ہیں کم از کم ایک بار صبح شام پڑھ لیا کریں اور زیادہ مشکل کے وقت سو بار پڑھا کریں۔

## ﴿ ظالم و کافر کو مغلوب کرنے کا عمل ﴾

جب کسی دشمن ظالم و کافر سے سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ دعا پڑھیں۔ وہ سخت مشکل میں



بتلا ہو جائے گا اور مغلوب ہوگا۔

اللَّهُ الْغَالِبُ اللَّهُ الْقَاهِرُ مُدِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ قَاهِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ  
وَبِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيِّحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝

یہ بہت عجیب تاثیر اور سخت دعاء ہے۔ پڑھتے ہی فوراً اثر کرتی ہے۔ بارہا کی آزمودہ ہے۔ اس بارے میں سخت ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ دعاء نہ پڑھیں اور نہ ہی چھوٹے موٹے جھگڑے یا اختلاف میں اسے استعمال کریں۔

### ﴿سورة القيل والاعمل﴾

روزانہ ایک سو بار سورۃ القیل مکمل سورۃ پڑھیں۔ دشمن مغلوب ہو جائیں گے، انشاء اللہ۔

### ﴿ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل﴾

ظالم حکمران سے خطرہ ہو تو پورے یقین کے ساتھ درج ذیل دعاء پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ  
اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُمْ بِمَا شِئْتَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

### ﴿تکوار سے زیادہ تیز عمل﴾

دشمنوں سے حفاظت کے لئے تکوار سے زیادہ تیز عمل درج ذیل ہے۔ مصنف تبرکات لکھتے ہیں: ”اس دعاء کو پڑھنے والا چور، رہزن، آسیبی خلل سے محفوظ رہے گا۔ اعداء (دشمن) مغلوب ہوں گے خود غالب رہے گا۔ کبھی کوئی دشمن اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا بلکہ پڑھنے والے کی طرف سے اعداء کو ضرر و نقصان پہنچتا رہے گا۔ مختصر یہ کہ اس دعا کا پڑھنے والا جمیع آفات ارضی و سماوی سے امن

وامان میں رہے گا۔“ (انشاء اللہ)

”بعد نماز فجر نشست نماز کے ساتھ سر بڑھند ہو کر ایک مرتبہ پڑھے اور اپنے بدن پر دم کرے جو مسلمان حفظ جان و مال و عزت کے خواہاں ہوں ان کو لازم ہے کہ اس دعاء کا ورد ضرور رکھیں۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ حفظ الہی کے قلعہ میں محفوظ رہیں گے۔ ناخواندہ مردمانے کے تعویذ اور عورت چاندی کے تعویذ میں رکھ کر گتے میں ڈالیں۔“

”دوسرا طریقہ: اس کے پڑھنے کا غایت موثر یہ ہے کہ پانچ پانچ بار اول و آخر ورد شریف ایک سو ایک بار سورہ لیلان قریش مع بسم اللہ شریف پڑھ کر پھر دعاء کو پڑھے“ (انتہی بلفظہ)  
وہ دعاء درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ  
أَصْبَحْتُ بِنُورِ وَجْهِ اللَّهِ الْقَدِيمِ الْكَامِلِ وَتَحَصَّنْتُ بِحُصْنِ اللَّهِ  
الْقَوِيِّ الشَّامِلِ وَرَمَيْتُ مَنْ بَغَى وَضَلُّ بِسْمِهِمُ اللَّهُ وَسَيِّفِهِ الْقَاتِلِ  
اللَّهُمَّ يَا غَالِبًا عَلَى أَمْرِهِ وَقَائِمًا فَوْقَ خَلْقِهِ وَقَاهِرًا فَوْقَ عِبَادِهِ  
وَحَائِلًا بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
وَبَيْنَ أَهْدَأَنِي وَبَيْنَ مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ مِنْ عِبَادِكَ كُفَّ عَنِّي  
الْإِسْتَهْمَ وَأَغْلَلْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ سَدًّا  
وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ اللَّهُمَّ أَغْشِ  
عَنِّي أَبْصَارَ النََّاظِرِينَ حَتَّى أَرِدَ الْمَوَارِدَ وَأَغْشِ عَنِّي الْأَبْصَارَ  
حَتَّى لَا أَبَالِيَ أَبْصَارَهُمْ.

يَكَاذُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ  
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

كَمَا أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ  
هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَّاحُ. (الکہف-۳۵)



هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ (الحشر-۲۲)

يَوْمَ لَا رِفْقَ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَظْمِينَ هُمْ مَالِ الظَّالِمِينَ  
مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٌ يُطَاعُ ۝ (المومن-۱۸)

عَلِمْتُ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرْتُ ۝ فَلَا أَقْسَمُ بِالْخُنُوسِ ۝ الْجَوَارِ  
الْكُنُوسِ ۝ وَالْيَلِيلُ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ (التور-۱۸۵۱۲)  
صَ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ  
وَشِقَاقٍ ۝ (ص-۲۳۱)

ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ۝ (ق-۱)  
شَهِتَ الْوُجُوهَ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ  
حَمَلَ ظُلْمًا وَعُمِيَّتِ الْأَبْصَارُ وَخَرَسَتْ الْأَلْسُنُ وَتَبَّتِ الْأَيْدِي  
وَالْأَرْجُلُ مِنْ حَامِلٍ كِتَابِي هَذَا وَذَلَّتِ الْأَعْنَاقُ لِعَظَمَةِ الْخَلَاقِ  
إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا  
خَاضِعِينَ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ وَشَرُّهُمْ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ وَلَا غَالِبَ  
إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ الْقَوِيِّ الْقَاهِرِ الْكَافِي الْوَكَيلِ  
فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

### ﴿ دشمنوں سے مستور ہونے کا عمل ﴾

ان آیات مبارکہ کو پڑھنے والا دشمنوں کی نظر سے مستور رہتا ہے:

أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَهُمْ وَأَبْصَارِهِمْ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ (النحل-۱۰۸)  
إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۝

(الکہف-۵۷)  
يَسَ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَى  
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ  
آبَاءَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا  
يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ  
مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا  
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ (یسین-۹۳۱)

۝ أَفَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ  
عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً ۝ (الحجاشیہ-۲۳)  
ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے یا بوقت ضرورت پڑھا جائے، علامہ قرطبی رحمہ اللہ  
کے بقول یہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجربات میں سے ہے۔

### ﴿ دشمنوں سے مستور ہونے کا ایک اور عمل ﴾

علامہ دمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ دعاء دشمنوں سے مستور ہونے کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح حکمران، دشمن،  
دروغے اور ڈسنے والی چیزوں سے بھی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ طلوع شمس کے وقت یہ دعاء  
سات بار پڑھنی چاہئے:

أَشْرَقَ نُورُ اللَّهِ وَظَهَرَ كَلَامُ اللَّهِ وَاتَّبَتْ أَمْرُ اللَّهِ وَنَفَذَ حُكْمُ  
اللَّهِ اسْتَعْنُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ تَحَصَّنْتُ بِخَفِيِّ لُطْفِ اللَّهِ وَبِلَطِيفِ صُنْعِ اللَّهِ وَبِجَمِيلِ



سَتَرِ اللَّهِ وَبِعَظِيمِ ذِكْرِ اللَّهِ وَبِقُوَّةِ سُلْطَانِ اللَّهِ دَخَلْتُ فِي كَنْفِ اللَّهِ  
وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِي  
وَقُوَّتِي وَاسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ اللَّهُمَّ اسْتُرْنِي فِي نَفْسِي  
وَدِينِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي بِسِتْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَ بِهِ ذَاتَكَ  
فَلَا عَيْنٌ تَرَاكَ وَلَا يَدٌ تَصِلُ إِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ إِحْجِبْنِي  
عَنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ بِقُدْرَتِكَ يَا قَوِيَّ يَامَتِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ  
تَسْلِيمًا كَثِيرًا دَائِمًا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ (حِلَّةُ الْيَوْمِ ج ۲ ص ۲۰۹)

اس دعاء میں بعض علماء کرامؒ ”وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کی جگہ ”وَاسْتَجَرْتُ بِرَبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ پڑھتے ہیں اور تلقین کرتے ہیں۔

### ﴿ دشمنوں سے محبوب ہونے کی ایک اور دعاء ﴾

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسِرِّ الذَّاتِ بِذَاتِ السِّرِّ هُوَ أَنْتَ أَنْتَ  
هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ احْتَجَبْتُ بِنُورِ اللَّهِ وَبِنُورِ عَرْشِ اللَّهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ  
مِّنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ مِنْ عَدْوَى وَعَدُوِّ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خَلْقِ اللَّهِ بِمِائَةِ  
أَلْفِ أَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خَتَمْتُ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي وَأَهْلِي  
وَمَالِي وَوَلَدِي وَجَمِيعٍ مَا أَعْطَانِي رَبِّي بِخَاتَمِ اللَّهِ الْقُدُّوسِ الْمَنِيِّ  
الَّذِي خَتَمَ بِهِ أَقْطَارَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝  
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ صَلَّى اللَّهُ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

### ﴿ دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل ﴾

سورہ یسین شریف کی اس آیت کا بوقت ضرورت ورد کیا جائے:

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ  
فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ (یسین - ۹)

﴿ امام العارفین حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب رحمہ اللہ کے چار مجرب تحفے ﴾

دشمنوں سے حفاظت اور جائز مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ چار اعمال اکسیر ہیں:

(۱) سات باریہ دعاء پڑھیں:

اللَّهُ نَاصِرُنَا، اللَّهُ حَافِظُنَا، اللَّهُ نَاطِرُنَا، اللَّهُ مَعَنَا

اول آخر تین تین بار روز و شریف۔

(۲) عشاء کی نماز کے بعد چار سو پچاس باریہ دعاء پڑھیں:

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اول آخر گیارہ گیارہ بار روز و شریف۔

(۳) بکثرت یہ آیت پڑھیں:

وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (المؤمن - ۴۴)

(۴) کثرت سے ”يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“ کا ورد بھیجیں۔

حضرت نے یہ وظائف خاص طور سے مجاہدین کو مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تلقین فرمائے، اہل دل جانتے ہیں کہ یہ کس قدر طاقتور اعمال ہیں۔

### ﴿ دشمنوں سے حفاظت کا ایک مفید و آسان وظیفہ ﴾

عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس باریہ آیت مبارکہ پڑھیں:



وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝

(طہ - ۱۱۱)

اول آخر سات سات بار درود شریف۔

(تلقین فرمودہ حضرت مولانا قاری اللہ بخش صاحب مدظلہ اہروالی)



وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ ..... (الشعراء: ۸۰)

ترجمہ: اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے شفاء بخشتا ہے۔

چھٹا باب

جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج



# جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج

## ﴿ دل کو زندہ رکھنے کا عجیب و نافع نسخہ ﴾

ایک مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنے دل کو زندہ رکھنے کی کرنی چاہئے۔ زندہ دل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اس میں رقت ہوتی ہے، وہ آخرت کے کاموں کو ترجیح دیتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی اُس کی رضا والے کاموں میں لگائے رکھتا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ دل مردہ ہو جائے تو اس پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے اور شیطان اپنی زہریلی سونڈ اس میں گھسا کر نافرمانی اور گناہ کے گندے اثرات اس میں ڈال دیتا ہے۔ یہ مردہ دل فانی دنیا کے چکر میں پڑا رہتا ہے اور غیر اللہ سے عشق کی ذلت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جس کا دل زندہ اُس کی آخرت زندہ، تابندہ اور سدا بہار اور جس کا دل مردہ اس کی آخرت مردہ، ویران اور عذاب زدہ..... دل کی زندگی کا مجرب نسخہ یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان توجہ کے ساتھ چالیس مرتبہ یہ دعاء پڑھی جائے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اَوَّل آخِر دُرود شریف پڑھیں۔

(تمام اہل محبت سے گزارش ہے کہ اس عمل کو پابندی کے ساتھ کریں۔)

## ﴿ دل کی صحت کا ایک مجرب نسخہ ﴾

ہمارے حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے تھے کہ ہر نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ دل کے مقام پر رکھ کر سات بار یہ دعاء پڑھیں پھر ہاتھ پر دم کر کے دل کے مقام پر پھیریں۔ یہ دل کے امراض سے حفاظت کا مجرب اور زود اثر طریقہ ہے۔ اس دعا میں پانچ قاف ہیں، ہر قاف دل کے ایک وال کو قوت دیتا ہے پس پانچوں وال جاری اور فعال رہتے



ہیں۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ يَا قَوِيَّ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قَوِّنِي وَقَلْبِي.

## ❖ دل کی کمزوری کا علاج ❖

۱۔ جس کا دل کمزور ہو چکا ہو وہ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس دعا کا اہتمام کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۲۔ حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ یسین کو قرآن پاک کا دل قرار دیا ہے۔ پس سورہ یسین کی تلاوت دل کی مضبوطی کا بہترین علاج ہے کیونکہ دل کو نفع دیتا ہے۔ وہ افراد جن کے دل کمزور ہو چکے ہوں وہ چند دن تک ہر نماز کے بعد توجہ سے یسین شریف پڑھیں یا کسی ایک وقت میں پانچ مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم صبح شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

## ❖ ایک ضروری گذارش ❖

چونکہ جادو اور آسیب کا زیادہ اثر انسان کے دل و دماغ پر ہوتا ہے اس لئے جادو اور آسیب کے خاتمے اور علاج کے بعد بھی دل اور دماغ پر کمزوری کے اثرات رہتے ہیں اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر ابھی تک جادو یا آسیب مسلط ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ جادو اور آسیب کے علاج کے بعد دل کی مضبوطی کے روحانی نسخے استعمال کرائے جائیں تاکہ کمزوری ختم ہو جائے اور برے اثرات مکمل طور پر دھل جائیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کئی لوگ مستقل نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ انہیں ہر وقت موت کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کبھی کبھار مختلف سائے اور شکلیں نظر آتی ہیں اور طبیعت میں بے چینی، غصہ اور بے کاری پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ دل کی کمزوری کا تیسرا نافع علاج ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جن کے دل زندہ ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی گاڑی کی بیٹری بیٹھ جاتی ہے اور وہ اشارت نہیں ہو سکتی تو اس کی تاریں کسی فعال اور مضبوط بیٹری والی گاڑی سے جوڑ کر اسے اشارت کر دیتے ہیں..... پس اسی طرح زندہ دل والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے مردہ اور کمزور دل زندگی کی لمس محسوس کرتے ہیں

اور اگر یہ صحبت ادب، احترام اور اطاعت کے ساتھ ہو تو بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک کی تلاوت اور موت کی یاد بھی دل کے زنگ کو دور کرتی ہے اور اگر ان لوگوں کے حالات اور واقعات پڑھے جائیں جن کے دل زندہ تھے اور اب وہ آخرت کی زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں تو اس سے بھی کمزور دلوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

## ❖ آدھے سر کے درد کا زوداثر علاج ❖

مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹوکی نور اللہ مرقدہ نے اس تعویذ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ اس سے بہت سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ پہنچایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط

پہلی سطر میں نو (۹) بار ط  
پھر ہر سطر میں ایک ایک بار  
کم کرتے جائیں

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد  
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مریض کے سر پر باندھیں یا ٹوپی میں رکھیں فوری فائدہ ہوتا ہے۔

## ❖ یرقان کا عجیب علاج ❖

حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ نے یہ علاج تلقین فرمایا ہے۔ الحمد للہ کافی لوگوں کو فائدہ ہوا۔

پانی پر تین بار ”سورة البیہ“ پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔ تین دن تک روزانہ دم کر کے پلاتے رہیں۔ سخت سے سخت یرقان کا انشاء اللہ خاتمہ ہو جائے گا۔

## ❖ پھوڑے پھنسی کا تیر بہدف علاج ❖

شہادت کی انگلی پر لعاب لگائیں پھر تین بار بسم اللہ اللہ اکبر اور ایک بار اُمّ ابْرَمُوْا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرَمُوْنَ (زخرف۔ ۷۹) پڑھ کر دم کریں اور وہ لعاب پھوڑے پھنسی یا زخم پر لگائیں۔ سبحان اللہ عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے۔ خصوصاً وضو کے فوراً بعد اعضاء کو خشک کرنے سے



پہلے اگر یہ عمل کیا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں کیلئے یہی دم تیل پر کر کے دیں یعنی لعاب پردم کر کے اسے تیل میں شامل کر کے دیں۔

تحدیث بالنعمة کے طور پر عرض ہے کہ اس دم کی برکت سے کوڑھ جیسی بیماری کے مریض بھی الحمد للہ ٹھیک ہو گئے۔ وہ افراد جن کی انگلیوں کے پورے گل کر گر رہے تھے اس دم والے تیل لگانے سے بھلے چنگے ہو گئے۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات۔

### ﴿ سر درد کا ایک عجیب علاج ﴾

لکڑی کی ایک تختی پر ”ابجد“ لکھیں پھر مریض کو سامنے بٹھا کر چاقو کی نوک ”ابجد“ کے ”الف“ پر رکھ کر دبا لیں اور سورہ فاتحہ پڑھ کر مریض پردم کریں۔ دم کے بعد اس سے پوچھیں کہ درد ختم ہوا یا نہیں؟ اگر ختم ہو گیا ہو تو بہت بہتر و گرنہ چاقو کی نوک ”ب“ پر دبا لیں اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور درد ختم نہ ہونے کی صورت میں ”ج“ اور پھر ”د“ پر چاقو رکھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ ”د“ پر ہر حال میں درد ختم ہو جائے گا۔ بارہا کا آزمودہ اور کامیاب عمل ہے۔

دم کے دوران مریض اپنا دایاں ہاتھ درد کی جگہ پر رکھے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہی دم دانت کے درد کیلئے بھی کیا جاتا ہے، جبکہ دانت کے درد کیلئے اسی طرح کا ایک اور عمل بھی ہے۔

### ﴿ سر درد کا ایک مسنون دم ﴾

سریا جسم کے جس حصے میں درد ہو، وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں:

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَ سُلْطَانِهِ وَأُحَاذِرُ مِنْ شَرِّهَا أَجِدُ

اگر اپنے اوپر دم کریں تو آخری لفظ اَجِدُ پڑھیں اگر کسی دوسرے مرد پردم کریں تو آخری لفظ تَجِدُ پڑھیں اور اگر کسی محرم عورت پردم کریں تو آخری لفظ تَجِدُ پڑھیں۔

**تنبیہ:** کسی غیر محرم عورت کو ہاتھ نہ لگائیں!

### ﴿ دانت یا ڈاڑھ کے درد کا مختصر و مؤثر تعویذ ﴾

جس کسی کے دانت یا ڈاڑھ میں درد ہو اسے ایک چھوٹے سے کاغذ پر یہ آیت لکھ کر دیں۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (الانعام۔ ۶۷)

اس کاغذ کو لپیٹ کر دروازے دانت کے نیچے رکھ لے، انشاء اللہ بہت جلد اثر ہوگا۔

### ﴿ راہِ راست پر لانے والا مجرب عمل ﴾

جو بچہ شرارتی ہو یا برائیوں میں مبتلا ہو یا جو نو جوان گمراہی اور گناہوں میں مبتلا ہو، اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر توجہ سے سات مرتبہ یہ آیت شریفہ پڑھیں، انشاء اللہ عجیب تاثیر دیکھیں گے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝  
فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝

(المومنون۔ ۱۱۵)

### ﴿ نظر بد کا تیر بہدف علاج ﴾

وَإِنْ يَكَاذِبُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنُزِلَنَّكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا  
الدِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

(القلم۔ ۵۱)

پاک پانی لے کر اس پر یہ آیات سات مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض سے کہیں کہ وہ اس پانی میں سے ٹوگھونٹ پئے اور ہر گھونٹ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔ باقی پانی بالٹی یا کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں اور پانی ملا کر پورے جسم پر بہالے۔ انشاء اللہ سخت سے سخت نظر دور ہو جائے گی۔

یہ دم جانوروں پر بھی کیا جاسکتا ہے کہ انہیں پانی پردم کر کے پانی پلایا جائے۔ نیز جس کسی پر نظر لگی ہو اس پر یہ آیات پڑھ کر دم بھی کیا جاسکتا ہے انسان ہو یا جانور۔ نیز وہ افراد جنہیں اکثر و بیشتر نظر لگ جاتی ہے، انہیں یہ آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھنی چاہئیں۔

### ﴿ نظر کا ایک اور علاج ﴾

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ حَرَّهَا وَبَرِّدْهَا وَوَصِّبْهَا



یہ دعاسات بار پڑھ کر دم کریں بے حد نافع ہے۔

## ﴿ نظر کا مسنون علاج ﴾

جس کی نظر لگی ہو وہ وضو کر کے استعمال شدہ پانی اس شخص پر چھڑکے جسے نظر لگی ہو۔ ویسے بھی وضو کا پانی چھڑکنے سے نظر کا علاج ہو جاتا ہے۔

## ﴿ بیماریوں کے علاج کیلئے ایک عجیب و نافع تحفہ ﴾

قرآن پاک کی چھ آیات جن میں شفاء کا تذکرہ ہے۔ دم کرنے، تعویذ بنا کر پلانے، تعویذ بنا کر باندھنے، پانی پر دم کر کے پلانے اور بطور درود بتانے الغرض ہر طریقے سے ہر بیماری کیلئے نفع مند ہیں..... تعویذ بنانے کی صورت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور آخر میں درود شریف بھی لکھ لیا جائے۔ وہ چھ آیات درج ذیل ہیں:

- ۱۔ وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (التوبہ۔ ۱۴)
- ۲۔ وَشِفَاءً لِّمَا فِي الصُّدُورِ (یونس۔ ۵۷)
- ۳۔ يَخْرُجُ مِنْهُ بَطْنُهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (الزلزال۔ ۶۹)
- ۴۔ وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (الاسراء۔ ۸۲)
- ۵۔ وَإِذَا مَرَضْتَ فَهُوَ يَشْفِيكَ (الشعراء۔ ۸۰)
- ۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً (حم السجدہ۔ ۴۴)

ان آیات کے استعمال کے درج ذیل طریقے مفید و مجرب ہیں:

- ۱۔ مریض خود ان آیات کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔
- ۲۔ کوئی اور پڑھ کر مریض پر دم کرے۔
- ۳۔ پانی دم کر کے دیں کہ مریض اس پانی کو سات دن تک پیے۔
- ۴۔ تعویذ بنا کر دیں کہ اس تعویذ کو پانی میں ڈال کر وہ پانی سات دن تک پییں۔ کم ہونے کی صورت میں اور پانی ملائے رہیں۔
- ۵۔ سخت ضرورت کے تحت چند دن تک تعویذ بنا کر باندھیں۔

۶۔ بڑے امراض کینسر و شوگر وغیرہ کیلئے چینی کی پلیٹ پر مشک و زعفران سے مع فاتحہ و درود شریف لکھیں۔ مریض علی الصبح یہ پلیٹ دھو کر پی لے یہ عمل اکیس دن تک کریں، انشاء اللہ عجیب اثرات دیکھیں گے۔

## ﴿ امام شافعی رحمہ اللہ کا مجرب عمل ﴾

امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا ”ہر بیماری سے شفاء اس ڈبے میں یہ دعاء لکھی ہوئی تھی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجُعُ مَكَنتَكَ بِالَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَفُوفٌ رَّحِيمٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجُعُ مَكَنتَكَ بِالَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُ بَعْدَهُ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طیب کا محتاج نہیں ہوا۔ یہ دعاء درود سر کیلئے مفید و مجرب ہے۔ (حیوة النبی ص ۴۰، ج ۱)

## ﴿ دل کی کمزوری اور بد خوابی کا نافع و موثر علاج ﴾

جس شخص کا دل کمزور ہو گیا ہو اور اسے ڈراؤنے خواب ستاتے ہوں، وہ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے بے حد مفید ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.



﴿ اگر نیند نہ آئے تو اس کا مجرب ترین علاج ﴾

۱۔ دلیاں ہاتھ سر پر رکھ کر سات بار آیت کا صرف اتنا حصہ پڑھیں:

فَقَضَرْنَا عَلَيْهِ إِذَا نَهُم فِي الْكُهْفِ (كهف-۱۱)

پھر ہاتھ پر دم کر کے سر پر پھیریں، انشاء اللہ خوب گہری نیند آئے گی۔

اگر قیٰنہ آ رہی ہو تو قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ پڑھیں:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّسَلِيمًا ۝ (الاحزاب- ۵۶)

اس کے بعد وہ شریف پڑھتے رہیں جس قدر کہ حیاں اور تعجب سے پڑھیں گے اتنی جلد غنیمت حاصل کی۔

﴿ تیند لانے کا ایک طاقتور نسخہ ﴾

بستر پر پاؤں دھوا کیں کروٹ قبلہ رخ خلیث کرمات مرتبہ پڑھیں:

تَحْسِبُهُمْ أَيَقَاطًا وَهُمْ رُقُودٌ

انشاء اللہ خوب نمیدائے گی۔  
(از حضرت صندل بابا جی مدظلہ)

﴿ نیند سے وقت مقررہ پر بیداری کا خاص عمل ﴾

سورہ کہف کی آخری آیات اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۖ بَعْبَادَةً رَبِّهِ اَحَدًا تَكْبِرُ ۝

اول آخر سات سات بار وود شریف..... اس کا ایصال ثواب جناب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کریں اور دعا کریں کہ یا اللہ! مجھے اتنے بچے جگا دیجئے..... انشاء اللہ اسی وقت آنکھ کھلے گی۔

﴿ شہوت کا علاج ﴾

جس شخص کو شہوت زیادہ ستاتی ہو اسے چاہئے کہ یہ چار اسماء الہی بکثرت پڑھے، انشاء اللہ معاملہ قابو میں رہے گا۔

يَا حَلِيمُ يَا رَبُّ يَا رَوْفٌ يَا مَنَّانُ

خصوصاً اگر روزہ رکھ کر زیادہ مقدار میں پڑھیں تو عجیب و غریب تاثیر دیکھیں گے، انشاء اللہ۔  
 ان چاروں اسماء کے اور بھی بہت سارے خواص ہیں۔

﴿ شہوت اور بدنظری کا ایک اور مفید علاج ﴾

روزانہ خلوت میں توجہ کے ساتھ ایک سو مرتبہ پڑھیں:

يَا حَمِيدُ يَا بَاعِثُ

اول آخر تین تین بار درود شریف (بہ عمل یا بندی سے کریں)

﴿ دانت اور کان کے درد کا مستقل علاج ﴾

استاذ مکرم حضرت علامہ مولانا بدیع الزمان صاحب نور اللہ مرتدہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ پڑھنے کا معمول بنالے اس کے دانتوں اور کانوں میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی (انشاء اللہ)۔ یہ عمل حضرت علی الرضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔

﴿ گردے کے درد اور پتھری کا آزمودہ علاج ﴾

عزیز گلاب لیکر اس پراکتکالیس بار یہ آیات پڑھ کر دم کریں:

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا ۝ وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝

(البيروت، لبنان)

پھر سات دن تک ایک حجج کی مقدار ایک گلاس پانی میں ملا کر مریض کو چائیں انشاء اللہ فوری  
ثراور عجیب تاخیر دیکھیں گے۔

﴿ قوتِ حافظہ کا مجرب نسخہ ﴾

(۱) روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں:

رَبِّ إِلَهِي مُغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ



یہ عمل دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے بھی مفید ہے اور قوت حافظہ کے لئے بھی لا جواب ہے۔  
(۲) نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ ایک سانس میں **يَا قُوِيْ** پڑھیں۔

### ﴿ تقریر و بیان میں بہتری اور کامیابی کا وظیفہ ﴾

اگر بیان کرنے والا چاہتا ہے کہ اس کے بیان سے سامعین کو فائدہ ہو اور اس کی زبان پر وہ باتیں جاری ہوں جن کی سامعین کو حاجت و ضرورت ہے تو بیان سے پہلے نہایت توجہ کے ساتھ یہ دعائیں پڑھے:

**اَللّٰهُمَّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ**

بیان اور وعظ ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ پس کوشش کرے کہ با وضو ہو اور عبادت کے باقی آداب بھی ملحوظ رکھے۔

### ﴿ دعاء قناعت ﴾

**اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِیْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ**

یہ عجیب پر تائید مسنون دعاء ہے۔

### ﴿ دعاء ہدایت و عفت ﴾

**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعِفَافَ وَ الْغِنٰی**

یہ دعاء بے راہ روی سے حفاظت کا عجیب نسخہ ہے۔



وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ اِذَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنَ السِّجْنِ ..... (پسٹ ۱۰۰)

ترجمہ: اور اس نے مجھ پر بہت سے احسان کیے ہیں کہ مجھ کو

جیل خانے سے نکالا۔

### ساتواں باب

## قید سے رہائی کے مفید و محرب اعمال

قید کی اقسام اور قید سے رہائی کے ۲۲ محرب اعمال پر مشتمل

ایک قیمتی دستاویز



# قید سے رہائی کے مفید و مجرب اعمال

## ﴿پیش لفظ﴾

قید ہونا، گرفتار ہونا اور نظر بند ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ”آزمائش“ ہے۔ خصوصاً اگر کوئی انسان جہاد میں نکل کر اپنے کافر یا منافق دشمنوں کے ہاتھوں قید ہو جائے تو یہ ایک بہت سخت اور کڑی آزمائش اور مشکل امتحان ہے۔ دور حاضر کی نام نہاد ترقی اور بہیمانہ تہذیب نے قید خانوں کو اذیت، ایمان سوزی اور گناہ کے اڈے بنا دیا ہے۔ اس لیے قید کا شامزید مشکل اور خطرناک ہو چکا ہے۔ آج شہرستان سے لیکر گواٹا نامو بے تک ان قید خانوں کا ایک جال بچھا پڑا ہے جن میں مجاہدین کے ایمان، جذبات اور جوانیوں کو بھسم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کشمیر اور انڈیا کے عقوبت خانے اور قید خانے خوفناک حد تک خطرناک ہیں جبکہ اسرائیل کے قید خانوں میں بھی اسلام کے شیروں کو تڑپایا جا رہا ہے۔

کس کس ملک کے عقوبت خانوں کا تذکرہ کیا جائے۔ خود وہ ممالک جو اسلامی کہلاتے ہیں وہاں بھی انتہا پسندی کو کچلنے کے ناپاک نعرے کے نام پر امت محمدیہ (علی صاحبہا الف تحیۃ و سلام) کے بہترین اور پاکباز افراد کے لئے عقوبت خانوں اور جیلوں کے دروازے کھل چکے ہیں۔ سعودی عرب ہو یا پاکستان، مصر ہو یا الجزائر یا دیگر تمام اسلامی ممالک، وہاں اب سب سے بڑا جرم نہ قتل ہے نہ زنا، نہ چوری ہے نہ اغواء، نہ شراب نوشی ہے نہ دہشت۔ بس ایک ہی بڑا جرم ہے ..... جہاد اور خلافت کا نام لینا، امریکہ اور یورپ کی مخالفت کرنا، کافروں سے یاری نہ کرنے کی بات کرنا اور اسلامی نظام کے نفاذ کی فکر رکھنا۔ یہ جرم کرنے والے ناقابل برداشت ہیں، حکمرانوں کا بس چلے تو ایسے لوگوں کا نام و نشان تک مٹا دیں جن کی وجہ سے انہیں گورے کافروں کے سامنے خفت اٹھانی پڑتی ہے اور ان کے غلامانہ عیش و نشاط میں خلل پڑتا ہے۔ مگر کافروں کے



سامنے گردن جھکانے والے یہ حکمران بزدل ہیں اس لیے وہ عقوبت خانوں اور جیلوں کا سہارا لیتے ہیں۔۔۔۔۔ خیر چھوڑیے یہ ایک لمبی اور دردناک داستان ہے۔ اس کے علاوہ کئی افراد کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو کر۔۔۔۔۔ بے گناہ قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ناپاک انگریز نے ہمارے سروں پر جاگیرداروں اور ظالم افسروں کی صورت میں جو سانپ مسلط کیے ہیں ان کی موجودگی میں ایسا بارہا ہوتا ہے کہ بے گناہ اور مظلوم افراد سا لہا سال تک جیلوں میں سڑتے رہتے ہیں اور عجیب و غریب پیچیدہ نظام انصاف کی وجہ سے ان کی شنوائی تک نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض افراد اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کے جرائم کی پاداش میں قید بگھننے پر مجبور ہوتے ہیں اور ملک کے پھر تیلے تفتیش کار انہیں بھی شریک جرم ثابت کر دیتے ہیں۔ جبکہ بعض افراد واقعی کسی جرم کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر پھر سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی باقی زندگی دین کیلئے وقف کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ تمام لوگ قید سے رہائی چاہتے ہیں اور اس کے لئے دعائیں اور وظائف پوچھتے ہیں۔ ہم اس باب میں قید سے رہائی کے بعض مسنون اور بعض مفید و محرب وظائف و اعمال ذکر کر رہے ہیں۔ ان وظائف و اعمال کے بیان سے پہلے دو باتیں اچھی طرح سے ذہن نشین ہونی چاہئیں:

## ﴿ پہلی بات ﴾

قیدی کئی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے قیدی کو الگ طرح کا وظیفہ فائدہ دیتا ہے۔ اس لیے پہلے قیدی کی دس قسمیں ذکر کی جا رہی ہیں۔

## ﴿ قیدی دس قسمیں ﴾

### (۱) قید محبت

اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو محبت کی وجہ سے آزما تا ہے

ع ڈانٹ انہیں کو پڑتی ہے محبوب جو اپنے ہوتے ہیں

ایسے لوگوں کو رنج و رجات کے لئے اس آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ جیسا کہ کئی احادیث و روایات کے مفہوم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی قید اسی نوعیت کی رہی ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کی

سات سال قید اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سالہ نظر بندی۔

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہر زمانے میں ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کو قید کے ذریعے سے درجات کی مزید بلندی عطا فرمائی جاتی ہے۔ یہ قید خوش نصیب افراد کو حاصل ہوتی ہے اور اس قید کے دوران اللہ تعالیٰ کی نصرت، رحمت اور محبت کے پورے انہیں سکون بخشتے رہتے ہیں، یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے ہم نے اسے مختصر عرض کر دیا ہے۔

### (۲) قید تربیت

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بعض بندوں کی اعتبار افزائی اور تربیت کے لئے انہیں قید کی آزمائش میں ڈالتا ہے۔ دشمنوں کے مظالم، اپنوں کی طوطا چٹھی، احساس تنہائی، خلوت اور بے بسی انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے اور بہت کچھ سمجھاتی ہے۔ درجہ کمال تک پہنچنے کیلئے مشقت اور تکلیف ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے کام لینا چاہتا ہے مگر عمومی ماحول میں ان کے اندر اس کام کی مطلوبہ صفات پیدا نہیں ہو سکتیں۔ تب انہیں قید و بند میں مبتلا کر کے انہیں کامل بنایا جاتا ہے اور ان میں وہ صفات پیدا کی جاتی ہیں جو مستقبل میں دوران عمل ان کی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ علامہ اقبال نے غالباً قید کی اسی قسم کی طرف اپنے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند  
قطرہ نیساں ہے زندان صدف سے ارجمند  
منک اوفر چیز کیا ہے اک لہو کی بوند ہے  
منک بن جاتی ہے ہو کر نافہ آہو میں بند  
ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر  
کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند  
شہپر زاغ و زغن در بند قید و صید نیست  
ایں سعادت قسمت شہباز و شاہیں کردہ اند

### (۳) قید حفاظت

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو کسی شر اور بلا کت یا کسی گناہ اور معصیت سے بچانے کے لئے قید و بند میں ڈال دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تکوینی نظام ہے کہ وہ ظاہری شر میں خیر اور ظاہری خیر میں شر رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر اپنے بعض بندوں سے کچھ کام لینا ہوتا



ہے اور اپنے دین اور اپنی مخلوق کو ان سے فائدہ پہنچانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ابھی اس وقت میں کچھ دیر ہوتی ہے اور اس دوران اس بندے کے لئے شر، ہلاکت یا گناہ کا خطرہ ہوتا ہے تب اسے پر مشقت تکلیف میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی حالت میں رہے اور خطرات سے بھی محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

### (۴) قید اصلاح

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے کام کے ہوتے ہیں مگر ماحول اور حالات ان میں بعض خرابیاں اور برائیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگوں کی اصلاح صرف اور صرف۔۔۔۔۔ اختیار کو جزوی طور پر سلب کرنے۔۔۔۔۔ اور انہیں اہل محبت کے ماحول سے نکال کر اہل ستم کے حوالے کرنے میں ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ اصلاح کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے جہاں انہیں اپنے عیب اور کمزوریاں دیکھنے اور انہیں دور کرنے کا بھرپور موقع ملتا ہے یا انہیں قید کے دوران کسی کامل کی صحبت اور پھر اس سے استفادے کا کھلا وقت مل جاتا ہے یا انہیں قید کا خوف سجدے میں گراتا ہے اور پھر ان پر اپنے اندر چھانکنے کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ الغرض کسی بھی بہانے یہ قید ان کے لئے اصلاح کا بہترین ذریعہ بن جاتی ہے۔

### (۵) قید مغفرت

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو ان کے گناہوں سے پاک صاف کرنے کے لئے قید و بند کی صعوبت میں مبتلا فرماتا ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ بندہ مومن کو جو تکلیف بھی آتی ہے وہ اس کے لئے گناہوں سے پاکی اور معافی کا ذریعہ بنتی ہے۔ پھر قید تو ہے ہی سراسر تکلیف اور سخت مشقت۔ پس اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے ذریعے اپنے بعض بندوں کے گناہ معاف فرماتے ہیں انہیں توبہ کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں اور موت سے پہلے انہیں پاک صاف کر کے اپنے پاس بلا تے ہیں۔

### (۶) قید غنیمت

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو کچھ انعامات سے نوازا جاتے ہیں۔ ان پر اپنا کوئی خاص فضل فرمانا چاہتے ہیں یا انہیں دینی یا دنیاوی طور پر کچھ ترقی دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ اور ان تمام چیزوں کے لئے قید و بند کو ذریعہ بنا دیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی لوگ قید ہونے کے بعد دین کا کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جو بغیر قید و بند ان کے لئے ظاہری طور پر ممکن نہیں ہوتا، بعض لوگ ایسی مفید اور نافع کتابیں لکھ لیتے ہیں جو کتابیں صدیوں تک ان کے لئے صدقہ جاریہ رہتی ہیں۔ حالانکہ قید سے باہر ان کے لئے اس دینی خدمت کے لئے مطلوبہ اسباب و فرصت مہیا نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوسرے قیدیوں کی اصلاح و تربیت کے لئے جیل بھیجتا ہے جہاں وہ کافروں کو مسلمان کرتے ہیں، فاسقوں کو توبہ کرواتے ہیں اور عافلوں کو رب سے جوڑتے ہیں۔ یقیناً خود ان کے لئے یہ بہت بڑی نعمت اور سعادت ہوتی ہے کہ انہیں دین کی خدمت کا اس قدر موقع مل جاتا ہے اور ان کی ذات سے اس قدر خیر پھیلتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو جو تنگدست اور فقیر ہوتے ہیں قید میں جا کر مالی وسعت اور معاشی ترقی مل جاتی ہے۔ اسی طرح بعض بے ہنر لوگ قید کے دوران ایسے ہنر سیکھ لیتے ہیں جو آئندہ زندگی میں ان کے لئے بہترین ذریعہ معاش بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔ الغرض کوئی نہ کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے انہیں قید میں ڈالا جاتا ہے جہاں سے وہ اپنی جھولی بھر کر رہا ہوتے ہیں۔

### (۷) قید مہلت

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بعض گناہگار اور سرکش بندوں کو توبہ کی مہلت دینے کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اپنے گناہوں اور برائیوں کی وجہ سے ہلاکت اور جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر انہیں موت آ جائے تو سیدھے جہنم میں جا گریں، مگر اللہ تعالیٰ انہیں سوچنے، سننے اور لوٹنے کی مہلت عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھوں سے گناہ کے اسباب چھین کر انہیں قید میں ڈلوادیتا ہے۔ وہاں جا کر کچھ بندے تو اس مہلت کا فائدہ اٹھا کر سنبھل جاتے ہیں مگر کچھ بد نصیب (العیاذ باللہ) وہاں جا کر بھی نہیں سنبھلتے اور اپنے گناہوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں یا انہیں بڑھادیتے ہیں اور یوں وہ مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

### (۸) قید مصیبت

اللہ تبارک و تعالیٰ بعض بندوں کو ان کی بد فطرتی اور برے کرداروں کی وجہ سے ناراض ہو کر قید و بند میں ڈال دیتا ہے جہاں جا کر انہیں مزید بری صحبت اور گندماحول ملتا ہے اور ہر طرف جرائم ہی جرائم کے راستے میسر آ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنی جہنم مزید بھڑکانے اور اپنی سرکشی میں کھل کر کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ وَيَمْدُھُمْ فِي طُغْيَانِھُمْ يَعْمَھُونَ (البقرہ ۱۵) کہ اللہ



تعالیٰ ان کی سرکشی میں انہیں خوب ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اپنی بد قسمتی کی انتہا کو پہنچ جائیں۔ (العیاذ باللہ)

## (۹) قید عذاب

اللہ تبارک و تعالیٰ بعض بندوں کے لئے ان کے برے اعمال کی پاداش میں عذاب کا فیصلہ فرماتا ہے اور پھر انہیں آخرت کے بڑے عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے دنیا کا ہلکا اور ادنیٰ عذاب چکھانے کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ یہ لوگ قید ہونے کے بعد خوب ہائے وادیا کرتے ہیں اور اسی عذاب کو سب سے خطرناک مصیبت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو کچھ بھی نہیں، آگے جو کچھ ان کے لئے تیار ہے، اگر اس کی ایک جھلک دیکھ لیں تو یہ دنیاوی عذاب انہیں بیٹھا لگنے لگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ  
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلٍّ وَجَهْلٍ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَتَيْتَ عَلٰى  
نَفْسِكَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَلْكَ رِضَاءَكَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ.

## (۱۰) قید شر

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بعض لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے ان شریر لوگوں کو قید و بند میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ قید مخلوق کے لئے رحمت اور خود اہل شر کے لئے عذاب اور مصیبت ہوتی ہے۔ یہ قید ان لوگوں کو ملتی ہے جن کے شر سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت تنگ ہوتی ہے اور مخلوق کے اعمال اس قابل ہوتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہو۔ اس طرح کے حالات میں شریر لوگوں کو قید میں ڈال دیا جاتا ہے۔

قید کی یہ دس قسمیں بندہ نے اپنی ناقص سمجھ کے مطابق لکھی ہیں۔ ان میں بعض قسمیں بعض میں داخل بھی ہو سکتی ہے جبکہ بعض قسموں کا باہمی فرق بہت باریک نوعیت کا ہے۔

## ﴿ دوسری بات ﴾

روحانی وظائف تب فائدہ دیتے ہیں جب انہیں ان کی شرطوں کے مطابق پڑھا جائے اگر شرطیں پوری نہ ہوں تو پھر محض ٹکریں مارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ وظائف اور دعائیں پڑھتے وقت ان کی شرطوں کا لحاظ نہیں رکھتے اور پھر بد عقیدہ اور بدگمان بن بیٹھتے ہیں کہ ہماری دعا تو قبول ہی نہیں ہوتی تب شیطان انہیں برائیوں اور غلط کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ہم قید سے رہائی کے وظائف ذکر

کرنے سے پہلے ان وظائف کے کارگر ہونے کی موٹی موٹی شرطیں مختصر طور پر عرض کر دیتے ہیں:

(۱) یقین کے ساتھ عمل کریں شک عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔

(۲) توجہ کے ساتھ عمل کریں بے توجہی سے پڑھی جانے والی دعائیں ہوا میں گم ہو جاتی ہیں۔

(۳) رزق حلال کا اہتمام کریں حرام غذا عمل کے اثر کو ختم کر دیتی ہے۔

(۴) ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں مالک راضی ہوگا تو کام بنے گا۔

(۵) فرائض کا اہتمام کریں جو لوگ نماز اور دیگر فرائض ادا نہیں کرتے ان کے اعمال بے اثر رہتے ہیں۔

(۶) حرام کاموں سے بچیں وہ کام جنہیں شریعت نے حرام قرار دے دیا ہے ان کا ارتکاب

روحانیت کو نقصان پہنچاتا ہے تب عمل کارگر نہیں ہوتا۔

(۷) الفاظ کی تصحیح کا اہتمام کریں الفاظ غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔

(۸) طہارت کا اہتمام کریں خود بھی پاک صاف ہوں، لباس اور جگہ بھی پاک صاف رکھیں۔

(۹) عاجزی اور آہ و زاری کے ساتھ عمل کریں۔

(۱۰) صرف وہ اعمال کریں جن کی شرعاً اجازت ہو۔

## ﴿ ایک ضروری گزارش ﴾

اس میں کوئی شک نہیں کہ قید ایک بڑی سخت اور پریشان کن مصیبت اور آزمائش ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا فرمایا ہے اس لیے وہ اس قدر پابندیاں برداشت نہیں کر سکتا اور اس کا دل شدت غم سے پھٹنے لگتا ہے۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے، ایک چیونٹی بھی برداشت نہیں کرتی کہ زبردستی اس کا راستہ روکا جائے چنانچہ اسے جس طرف جانے سے روکا جائے وہ اسی طرف جانے کی بار بار کوشش کرتی ہے۔ پھر اس زمانے کی، بہیمانہ ترقی نے قید کو زیادہ مشکل بنا دیا ہے۔ عقوبت خانوں اور جیلوں کے افسر بے حد اذیت پسند اور لالچی ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ہوس پرستی کی وجہ سے قیدیوں پر جو مظالم ڈھاتے ہیں ان کا تصور بھی تکلیف دہ ہے۔ یہی حالت اکثر جیل ملازمین کی ہوتی ہے۔ (آفیسروں اور ملازمین میں کچھ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں مگر آٹے میں نمک برابر)

خلاصہ یہ ہے کہ قید واقعی ایک خوفناک مصیبت ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض مسلمان بھائی اس مصیبت کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور اسے ٹالنے کے لئے اپنے ایمان تک کو براہ کر بیٹھتے ہیں۔ نجومیوں کو ہاتھ دکھانا، ستاروں سے قسمت معلوم کرنا اور شرکیہ تعویذ گنڈے اور ٹونگے استعمال



کرنا یہ سب کچھ حرام ہے۔ اللہ جلّ و علا کے لئے ان چیزوں سے بچیں ورنہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی برباد ہو جائے گی اور جتنی قید قسمت میں لکھی ہے اس میں ایک منٹ کی بھی کمی نہیں ہوگی۔

دنیا آزمائش کی جگہ ہے یہاں جو خوش نظر آتا ہے وہ بھی اندر سے غمزدہ ہے۔ یہاں کی ہر ہنسی کے پیچھے رونا اور ہر خوشی کے پیچھے غم ہیں، تو پھر کیوں یہاں کی عارضی پریشانیوں سے گھبرا کر ایمان اور شریعت کا دامن چھوڑا جائے اور اللہ تعالیٰ سے منہ موڑ کر پتھروں، ککیروں اور ستاروں کے سامنے گردن جھکائی جائے۔ یاد رکھئے! ایمان سب سے بڑی نعمت ہے، کامیاب شخص وہی ہے جو اپنا ایمان بچالے۔ خواہ اس میں اسے اپنا تن تک کٹوانا پڑے اور جان قربان کرنی پڑے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنا وطن، گھر اور آرام قربان کر دیتا ہے اپنے جسم کے ٹوٹے ٹکڑے کروالیتا ہے مگر اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ اور ایمان کا اصل امتحان آزمائش کی گھڑیوں میں ہوتا ہے۔ قید بھی ایک آزمائش ہے۔ بس جو اس آزمائش میں اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے گا وہ کامیاب ہوگا۔ ہاں شرعی حدود میں رہتے ہوئے قید سے خلاصی کی دعا کرنا اور وظائف پڑھنا کچھ برائیاں ہیں بلکہ یہ ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں مصیبت کے وقت ایمان والوں کے زیادہ گڑ گڑانے کو بطور تعریف ذکر فرماتا ہے۔ مشرکین کا معاملہ الگ ہے۔ وہ صرف مصیبت کے وقت عبادت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں جبکہ مسلمان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اسے پکارتا ہے اور مصیبت کے وقت وہ زیادہ آہ و زاری کے ساتھ رب کے حضور گڑ گڑاتا ہے اور اسے خوب خوب پکارتا ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ دعاء تقدریکو بدل دیتی ہے۔ (کوئی تقدیر دعاء سے بدل دی جاتی ہے۔ یہ ایک علمی مسئلہ ہے) اس لیے قید و بند کے دوران خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اور خوب آہ و زاری کے ساتھ گڑ گڑا کر رب تعالیٰ سے خلاصی مانگنی چاہئے اور اس وہم میں نہیں پڑنا چاہئے کہ مصیبت کے وقت دعاء مانگنا اور آہ و زاری کرنا مشرکوں کا کام ہے۔

ان دو باتوں اور ایک ضروری گزارش کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چند مجرب اعمال لکھ رہے ہیں۔ قید سے رہائی کے ان اعمال میں سے بعض مسنون ہیں اور بعض مجرب۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ۔ نَسْتَغِیْثُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمُ الْوَكِیْلُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ۔

## ﴿ایک پر کیف مسنون عمل﴾

کثرت سے لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا قید سے رہائی کے لئے انتہائی پر اثر اور طاقتور عمل ہے۔ خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کی تلقین فرمائی ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور دیگر مستند کتابوں میں منقول یہ واقعہ صاحب حیات الصحابہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت محمد بن اسحاق کہتے ہیں حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا عوف قید ہو گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس پیغام بھیج دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرما رہے ہیں کہ وہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھے۔ چنانچہ قاصد نے جا کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ خوب کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ کافروں نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو تانت سے باندھا ہوا تھا۔ ایک دن وہ تانت ٹوٹ کر گر گئی تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ قید سے باہر نکل آئے۔ باہر آ کر انہوں نے دیکھا کہ ان لوگوں کی ایک اونٹنی وہاں موجود ہے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہو گئے۔ آگے گئے تو دیکھا کہ ان کافروں کے سارے جانور ایک جگہ جمع ہیں انہوں نے ان جانوروں کو ایک آواز لگائی تو سارے جانور ان کے پیچھے چل پڑے پھر انہوں نے اچانک اپنے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر جا کر آواز لگائی تو ان کے والد نے کہا رب کہہ کی قسم یہ تو عوف ہے۔ ان کی والدہ نے کہا ہائے یہ عوف کیسے ہو سکتا ہے؟ عوف تو تانت کی تکلیف میں گرفتار ہے۔ بہر حال والد اور خادم دوڑ کر دروازے پر گئے تو دیکھا کہ واقعی حضرت عوف رضی اللہ عنہ موجود ہیں اور سارا میدان اونٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو اپنا اور اونٹوں کا سارا قصہ سنایا۔ ان کے والد نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب کچھ بتایا، حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا ان اونٹوں کے ساتھ تم جو چاہو کرو (یہ اونٹ تمہارے ہیں، اس لیے) اپنے اونٹوں کے ساتھ تم جو کچھ کرتے ہو وہی ان کے ساتھ کرو۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۝ (طلاق-۳)



ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

## ﴿ ایک ایمان افزاء مجرب دعاء ﴾

شیخ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین الدمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

روی ابن بشکوال بسندہ الی احمد بن محمد العطار عن ابیہ قال:

ہمارا ایک پڑوسی تھا وہ رومیوں کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا اور بیس برس سے قید میں پڑا تھا اور اپنے گھر والوں کو دیکھنے سے مایوس ہو چکا تھا۔ وہ قیدی خود بیان کرتا ہے میں ایک رات قید کے دوران اپنے بچوں کو یاد کر کے رو رہا تھا کہ اچانک جیل کی دیوار کے اوپر ایک پرندہ آ کر گر اور وہ پرندہ ایک دعاء پڑھ رہا تھا۔ میں نے وہ دعایاں کر لی اور پھر میں تین راتوں تک مسلسل وہ دعاء پڑھتا رہا۔ اس کے بعد میں سو گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں اپنے گھر کی چھت پر تھا، نیچے اتر کر میں نے اپنے گھر والوں سے ملاقات کی۔ شروع میں تو وہ گھبرا گئے کیونکہ میری حالت اور ہیئت ہی ایسی بن چکی تھی لیکن پھر مجھے پہچان کر بے حد مسرور ہوئے۔ اسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھے حج کی توفیق عطا فرمائی۔ میں طواف کے دوران یہی دعاء پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک بزرگ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور پوچھنے لگے تمہیں یہ دعا کہاں سے ملی؟ روم کا ایک پرندہ جو ہوا میں معلق رہتا ہے بس وہی یہ دعا پڑھتا ہے۔ میں نے انہیں پورا ماجرا سنا دیا کہ میں کس طرح سے رومیوں کے ہاں قید تھا اور پھر میں نے پرندے سے یہ دعاء سیکھی۔ بزرگ نے میری تصدیق کی میں نے ان سے تعارف پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں خضر (علیہ السلام) ہوں۔ وہ مبارک دعاء یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ  
الْظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا الدُّهُورُ  
يَعْلَمُ مَشَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ  
وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا يَظْلِمُ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَيَشْرِقُ عَلَيْهِ  
النَّهَارُ وَلَا تُؤَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً أَوْ لَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا جَبَلٌ إِلَّا

يَعْلَمُ مَا فِي وَغْرِهِ وَسَهْلِهِ وَلَا بَحْرٌ إِلَّا يَعْلَمُ مَا فِي قَعْرِهِ وَسَاحِلِهِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عَمَلِي الْخَيْرَ وَخَيْرَ أَيَّامِي  
يَوْمَ الْقَاكَ فِيهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ مَنْ عَادَانِي  
فَعَادِهِ وَمَنْ كَادَنِي فَكَدَهُ وَمَنْ بَغَى عَلَيَّ بِهَلَكَةٍ فَأَهْلِكَهُ. وَمَنْ  
أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَخُذْهُ وَأَطْفِئْ عَنِّي نَارَ مَنْ أَشَبَّ لِي نَارَهُ وَاكْفِنِي  
هُمْ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَأَدْخَلَنِي فِي دَرْعِكَ الْحَصِينَةِ  
وَاسْتُرْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي. يَا مَنْ كَفَانِي كُلَّ شَيْءٍ اكْفِنِي مَا  
أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفْعَلِي بِالتَّحْقِيقِ  
يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ فَرِّجْ عَنِّي كُلَّ ضَيْقٍ وَلَا تَحْمِلْنِي مَا لَا أُطِيقُ.  
أَنْتَ إِلَهِي الْحَقُّ الْحَقِيقُ يَا مُشْرِقَ الْبُرْهَانِ يَا قَوِي الْأَرْكَانِ يَا  
مَنْ رَحِمْتَهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ يَا مَنْ لَا يَخْلُو مِنْهُ  
مَكَانٌ أَخْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْفِنِي فِي كُنْفِكَ الَّذِي  
لَا يُرَامُ إِنَّهُ قَدْ تَيَقَّنَ قَلْبِي أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَإِنِّي لَا أَهْلِكُ  
وَأَنْتَ مَعِي يَا رَجَائِي فَأَرْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ يَا عَظِيمًا يُرْجَى  
لِكُلِّ عَظِيمٍ يَا عَلِيمٌ يَا حَلِيمٌ أَنْتَ بِحَاجَتِي عَلِيمٌ وَعَلَى خَلَاصِي  
قَدِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ فَاْمُنْ عَلَيَّ بِقَضَائِهَا يَا أَكْرَمَ  
الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ. يَا رَبَّ  
الْعَالَمِينَ ارْحَمْنِي وَارْحَمْ جَمِيعَ الْمُذْنِبِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا  
كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهُمْ بِرَحْمَتِكَ عَجِّلْ عَلَيْنَا بِفَرَجٍ مِنْ عِنْدِكَ  
بِحُجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَارْتِفَاعِكَ فِي عُلُوِّ سَمَائِكَ يَا أَرْحَمَ



الرَّاحِمِينَ. إِنَّكَ عَلَىٰ مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

فائدہ: یہ بہت پرکھ دے۔ قیدیوں کے علاوہ باقی لوگوں کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔ امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو اس دعا سے ملتی جلتی ایک دعا پڑھتے سنا تو اسے انعام میں سونا عطا فرمایا اور اس کی تعریف فرمائی، یہ دعا صحیح تلفظ کے ساتھ کسی اچھے عالم دین یا عربی دان سے پڑھ لیجئے۔ زیرِ زبر بھی درست کر لیجئے اور معنی بھی خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے اور پھر کیف و مستی میں ڈوب کر محبت کے ساتھ یہ الہامی دعا پڑھئے۔ انشاء اللہ بہت سکون ملے گا اور بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اضافہ ہوگا۔

قید میں پڑے حضرات خاص طور پر پورے یقین کے ساتھ اس کا اہتمام فرمائیں، انشاء اللہ خلاصی نصیب ہوگی۔

### ﴿ ایک سریع الاثر عمل ﴾

صاحب نافع الخلاق لکھتے ہیں، حکیم نے کہا جو کوئی اس آیت کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قید سے جلد خلاصی عطا فرماتا ہے، تین روز میں:

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ۝

(الرؤم۔ ۷۷-۱۹۳)

قیدی کو چاہئے کہ اس آیت کا خوب ورد کرے اور ویسے بھی صبح شام اس کا پڑھنا مسنون ہے، قید ہوں یا آزاد۔

### ﴿ قید سے رہائی اور غموں سے خوشی دلانے والا ایک عمل ﴾

جو کوئی درست اعتقاد کے ساتھ اس آیت کا ورد کرے، اللہ تعالیٰ اسے قید سے رہائی عطا فرماتے

ہیں اور جو کوئی اسے یاد کرے اور ہر رات پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام غموں سے خوشی عطا فرماتے ہیں:

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجَلْنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ (الانعام۔ ۶۳-۶۴)

### ﴿ قید سے خلاصی کے لئے ایک مختصر دعا ﴾

روزانہ ایک ہزار بار یہ دعا پڑھے اور بیچ میں کلام نہ کرے:

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ اغْنِنِي وَيَا نَاصِرَ الْمَظْلُومِينَ اُنْصُرْنِي

اول آخرد و دشریف پڑھے، انشاء اللہ رہائی نصیب ہوگی۔

### ﴿ سریع الاجابت دعا سیدنا یوسف علیہ السلام ﴾

جس کو قید میں عرصہ گزر چکا ہو اور خلاصی کی کوئی صورت نہ ہو یا اس کے دشمن بہت طاقتور ہوں تو ان آیات مبارکہ کو مشک و زعفران سے لکھے اور اپنے بازو پر باندھے اور بکثرت ان کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے قید سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔ یہ دعا سریع الاجابت اور مجرب ہے:

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَاهُ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ۝ وَرَفَعَ أَبَوَاهُ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۝ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

(یوسف۔ ۹۹-۱۰۰)

### ﴿ رہائی کے لئے ایک طاقتور اور مؤثر عمل ﴾

جو قیدی با وضو کثرت سے سورہ جن کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے



رہائی عطا فرمادیتے ہیں۔ بے شمار قیدیوں کا مجرب و کامیاب عمل ہے۔

## ﴿قید سے خلاصی اور مشکلات سے نجات کا ایک تیر بہدف عمل﴾

خواجہ امام یوسف سرکاوندی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی کام دشوار ہو اور قیدی خلاصی کی صورت نہ دیکھے تو یہ کلمات ایک کاغذ پر سات روز تک لکھ کر بتے پانی میں ہر روز ڈالے اور ناغہ نہ کرے اور اگر ناغہ ہو جائے تو از سر نو شروع کر دے۔ ایک ہفتہ تک متواتر یہ عمل کرے اگر اس ایک ہفتہ میں غرض اس کی حاصل نہ ہو تو قیامت کے دن اس کا ہاتھ میرے دامن میں ہو۔ اگر بہتا پانی نہ ملے تو کنویں یا چشمے میں ڈالے اور اگر قیدی خود نہ جاسکے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اپنا مصلیٰ (اور دعاء والا کاغذ) کسی با وضو شخص کے ہاتھ میں دے وہ شخص پانی کے کنارے جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور کاغذ پانی میں ڈال دے اور واپس آتے وقت پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ قیدی یا پریشان حال کو چاہیے کہ وہ دعاء پورے اعتقاد کے ساتھ لکھے اور دل میں شک نہ لائے۔ دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ مِنَ الْعَبْدِ الدَّلِيلِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ أَنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَسُوءِ الْحُزْنِ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَنْ يَكْشِفَ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَحُزْنٍ وَفَرِّجَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

## ﴿سورہ مزمل کی آیت والا عمل﴾

قیدی روزانہ ایک سو پچاس بار یہ آیت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ خلاصی عطا فرمائے گا، انشاء اللہ۔  
وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (مزمل۔ ۱۰)

## ﴿ایک طاقتور عمل﴾

روزانہ ایک ہزار بار یا واحِدُ یا اَحَدُ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ قید سے خلاصی عطاء

فرماتے ہیں۔ (انشاء اللہ)

## ﴿بسم اللہ شریف والا عمل﴾

قیدی کو چاہئے کہ روزانہ بلا ناغہ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ جلد خلاصی و رہائی نصیب ہوگی اور اگر بارہ ہزار بسم اللہ الرحمن الرحیم کا عمل کر لے (جو اس کتاب میں مذکور ہے) تو انشاء اللہ جلد فائدہ ظاہر ہوگا۔

## ﴿ایک مجرب عمل﴾

بندہ کے ناناجی محترم..... الحاج محمد حسن چغتائی صاحب..... رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخ و مرشد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری..... نور اللہ مرقدہ سے نقل اور اجازت یہ عمل بیان فرماتے تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد پانچ سو پچپن بار

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

اول آخر سات سات بار درود شریف پڑھیں۔ چھوٹے مقدمات اور قید سے خلاصی میں مجرب ہے۔

## ﴿ایک پرتاثر عمل﴾

شیخ التفسیر حضرت اقدس مولانا شریف اللہ صاحب مدظلہ العالی (جو مایہ ناز مفسر بلند پایہ محدث اور سلسلہ قادریہ کے صاحب تاثیر شیخ ہیں) قید سے خلاصی کے لئے یہ عمل تلقین فرماتے ہیں۔ با وضو قبلہ رخ بیٹھ کر دو ہزار بار یہ دعاء روزانہ پڑھیں:

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ.



## ﴿ ایک مضبوط قرآنی عمل ﴾

عارف باللہ حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب دامت برکاتہم العالیہ قید سے رہائی کے لئے درج ذیل عمل تلقین فرماتے ہیں:

سورہ قصص پارہ نمبر ۲۰ کی آیت نمبر ۶۸ کا آخری حصہ اور آیت نمبر ۶۹ اور ۷۰ مکمل۔ جس قدر ہو سکے پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

## ﴿ ایک آسان و مفید عمل ﴾

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی یونی رحمہ اللہ تعالیٰ و نور اللہ مرقدہ و قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ قیدی کو چاہئے کہ پاک مٹی اٹھا کر اپنے پاس رکھے پھر جمعہ کی پہلی ساعت میں اس مٹی کو بچھا کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس مٹی کو اٹھا کر اپنے پاس رکھے بہت جلد خلاصی پائے۔ یہ مجرب عمل ہے۔ (شمس المعارف الکبریٰ)

## ﴿ قرآنی اعجاز ﴾

قرآنی آیات پر مشتمل منزل کا وظیفہ قید میں آسانی اور قید سے رہائی کے لئے مجرب و اکسیر عمل ہے۔ قیدی اگر اسے روزانہ پڑھ لیا کرے تو قید میں سختی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اگر اسے بکثرت پڑھے تو انشاء اللہ رہائی بھی مل جاتی ہے۔  
”منزل“ کا عمل جادو کے علاج میں مذکور ہے۔

## ﴿ یالطیف کا خاص الخاص عمل ﴾

عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ دنوں کی تسبیح پر یا لطیف پڑھے اور ہر تسبیح کے بعد یہ آیت پڑھے:

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ قَالَ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ تک۔

(سورہ یوسف۔ ۱۰۰/۹۹)

یہ عمل ۱۲۹ بار ایک ہی مجلس میں کرے اس طرح کل ۶۶۳۱ بار یا لطیف اور ۱۲۹ بار یہ آیت پڑھی جائے گی پھر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لے انشاء اللہ بہت ہی جلد رہائی مل جائے گی۔

## ﴿ بسم اللہ کا ایک اور خاص اور مؤثر عمل ﴾

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھیں، جمعہ کے روز غسل کر کے مسجد جائیں، راستے میں کچھ صدقہ دیں پھر نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ . وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ . الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَ خَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَ وَجَلَّتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشِیَّتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیْنِیْ مَسْأَلَتِیْ وَ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

یہاں اپنی حاجت بیان کرے یہ بہت طاقتور اور مؤثر عمل ہے۔ حضرت شیخ یونی رحمہ اللہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان فرمایا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دعا جاہلوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ ایک دوسرے پر بددعا کریں گے اور وہ قبول ہوگی۔ (شمس المعارف۔ ص ۲۵۹)

اگر جیل میں مسجد ہو تو قیدی جمعہ کے دن ظہر یا جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے یہ عمل



کریں اور اگر مسجد نہ ہو تو تین روزے رکھ کر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے وقت صدقہ دیں اور اگر سہولت میسر نہ ہو تو غسل کر کے اپنی نماز کی جگہ جاتے ہوئے یہ دعاء پڑھ لیں اور اگر غسل کی سہولت میسر نہ ہو تو وضو کر کے نماز کے لئے جاتے وقت یہ دعاء پڑھ لیں۔

## ﴿ سورۃ انفال کا عمل ﴾

ایک ہی مجلس میں سورۃ انفال کا سات مرتبہ ختم قید سے خلاصی اور ظالموں اور حاسدوں سے مامون ہونے میں بہت مفید ہے۔

## ﴿ سورۃ یسین شریف کا عمل ﴾

پچھتر بار سورۃ یسین شریف پڑھیں اور آخر میں ان الفاظ سے دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ يَا صَمَدِي يَا مُنْتَهٰى طَلِبِيْ عَجِّلْ فَرَجِيْ بِحَقِّ النَّبِيِّ الْغَرِيْبِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (قید سے خلاصی کے لئے مفید و مؤثر عمل ہے۔)

## ﴿ جمعرات کا عمل ﴾

جمعرات کی رات اس دعاء کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ قید سے حفاظت اور قید سے خلاصی کیلئے مفید و مجرب ہے:

يَا رَبَّ اَنْتَ صَمَدِيْ وَمِنْكَ مَدَدِيْ وَعَلَيْكَ مُعْتَمِدِيْ

اول آ خر گیارہ گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

یہ درود شریف درود قادری کہلاتا ہے اور اس عمل کی تلقین شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمود صاحب عرف صندل بابا جی زید مجدہ فرماتے ہیں۔

## ﴿ قید سے رہائی کا ایک مجرب وظیفہ ﴾

روزانہ ایک سو بار یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْحٍ وَّ مَكْرُوْبٍ وَّ غِيَاثُهُ وَّ مُعَاذُهُ يَا رَحِيْمَ

اول آ خر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

(تلقین فرمودہ حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ)

## ﴿ اسماء الحسنی کے دیگر اعمال ﴾

قید سے حفاظت اور خلاصی کے لئے اسماء الحسنی کے کئی مجرب اعمال ”تحفہ سعادت“ میں مرقوم ہیں۔ صفحہ ۱۴۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

وَصَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ  
وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ بَنَاتِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِكْ  
وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ  
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبَّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ  
وَ فَرِّجْ عَنِّيْ وَ عَنِ اُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلِّمْ  
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ اُمَّةً مُّحَمَّدٍ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلِّمْ  
وَ اَصْلِحْ اُمَّةً مُّحَمَّدٍ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلِّمْ وَ فَرِّجْ عَنِ  
اُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْ مَنْ نَصَرَ  
دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلِّمْ وَ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ

أَعِزُّ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ انصُرِ الْمُجَاهِدِينَ  
فِي سَبِيلِكَ أَيْنَ مَا كَانُوا وَمَنْ كَانُوا بِرَحْمَتِكَ يَا  
رَبُّ الشُّهَدَاءِ وَالْمُجَاهِدِينَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وَصَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ.

(۱۰ روزہ القعدہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۳ جنوری ۲۰۰۴ء)



قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ ..... (الاعلاص: ۲)

ترجمہ: کہو کہ وہ ذات پاک جس کا نام اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق ہے نیاز ہے۔

## آٹھواں باب

## اللہ احد کے خواص

ایک روح پرور قرآنی وظیفہ جسے پڑھ کر دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں





# اللہ احمد کے خواص

(ماخوذ از تہذیب مرتبہ حکیم محمد مشیر الدین صاحب رحمہ اللہ بابوزئی، شاہجہانپور)

۱۔ جس کسی کو ہم (اہم ضرورت) کلی و جزوی پیش آئے کسی طرح حل نہ ہو سکتی ہو چاہئے کہ  
اللہ الصَّمَد کو نماز فجر و عشاء کے بعد ہزار بار اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے  
اور جو شخص بعد ہر نماز سو سو بار پڑھے کسی وقت رنجیدہ نہ ہو اور ایمان سلامت رہے۔

۲۔ اگر اللہ الصَّمَد نماز عصر کے بعد پچاس بار پڑھے تو اس کا مرتبہ دونوں جہان میں بلند ہو۔

۳۔ اگر کسی کو کام مشکل و دشوار پیش ہو اور کوئی حل کی صورت نہ ہو تو بدھ کی رات کو نہاویس  
اور ہزار بار اللہ الصَّمَد پڑھے اس کا کام انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے۔

۴۔ جو کوئی اللہ الصَّمَد تہجد کی نماز کے وقت بہت سا پڑھے۔ جمال و جلال اللہ تعالیٰ  
جل شانہ کا نصیب ہو۔ سب خلائق آسمان و زمین چرند پرند سب اس سے محبت رکھیں۔

۵۔ جس نے بعد عشاء اللہ الصَّمَد پر مداومت کی صرف سو بار، زیارت روحی فداہ  
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

اس اسم کی نو ہزار خاصیتیں ہیں جو شخص اللہ الصَّمَد اپنے گھر میں رکھے کچھ درود اذیت  
نہ پہنچے، دشمن نقصان نہ پہنچا سکے۔ نقش یہ ہے:

۳۹	۵۳	۵۶	۳۲
۵۵	۲۳	۳۸	۵۴
۳۴	۲۸	۵۱	۳۷
۵۲	۳۶	۳۵	۵۷

۷۔ اگر کسی معاملہ کو دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہئے بارہ روز تک بارہ ہزار مرتبہ اللہ الصَّمَد

پڑھے سب بھیڑ ظاہر ہو جائیں گے۔

۸۔ جو کوئی چاہے کہ کوئی خزانہ غیب سے پائے یا معلوم کرنا چاہے تو چھ رات دن، ہر دن چھ ہزار چھ سو چھیانوے مرتبہ اللہ الصمد پڑھے خزانہ خود بخود معلوم ہو جائے گا یا کوئی بزرگ خواب میں آکر اطلاع دے گا۔

۹۔ نماز صبح و عصر کے بعد چھ سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا اکسیر ہے۔

۱۰۔ بعد عشاء سو مرتبہ روز پڑھے تو عذاب قبر سے نجات پائے۔

زکوٰۃ بارہ ہزار بار سو مرتبہ

قفل تین ہزار تین سو تریسٹھ مرتبہ

اور دوردور تین سو ساٹھ مرتبہ

(انتہی بلفظہ)



وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا..... (الاعراف۔ ۱۸۰)  
ترجمہ: اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔

## نواں باب



بلند پایہ عربی تصنیف الكنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم کا خلاصہ،  
اسم اعظم کے موضوع پر ایک نورانی خزانہ اور بہت ساری مفید، جامع اور مقبول دعا کیں۔





# احم اعظم

## ﴿ خطبہ ﴾

یا خَلِیْمُ یا عَلِیْمُ یا عَلِیُّ یا عَظِیْمُ ..... یا خَیُّ یا قَیُّوْمُ ..... یا رَحْمَنُ یا رَحِیْمُ ..... یا سَمِیْعُ یا قَادِرُ ..... یا اَللّٰهُ ..... یا رَبِّ یا رَبِّ یا رَبِّ ..... یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ یا سُبْحَانَ ..... یا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یا هَایِ ..... یا مَالِکُ الْمُلْکِ ..... یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .....

یہ بحث لکھنے میں میری مدد فرما اور اس کے ذریعے سے بے شمار مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور اسے میرے لئے، میرے والدین ..... اہل و عیال اور مشائخ کیلئے ذخیرہ آخرت بنا۔

وَأَقْوَمُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ يَا خَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ. سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ..... رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ..... رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَقْرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ ذَاتِنَا أَبَدًا ..... یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ ذَاتِنَا أَبَدًا عَلَى حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اَللّٰهُمَّ یا رَبِّ ..... أَنْتَ الْهَایِ أَنْتَ الْحَقُّ ..... لَیْسَ الْهَایِ إِلَّا هُوَ ..... نَسْتَعِیْثُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

## ﴿ پیش لفظ ﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کون سا نام مبارک ”الاسم الاعظم“ ہے؟ جس کے ذریعے سے جو کچھ مانگا جائے ملتا ہے۔ جس کام کیلئے پکارا جائے وہ کام پورا ہوتا ہے۔ وہی اسم جس کے ذریعے آصف بن برخیا رحمہ اللہ نے چشم زون میں تخت بلقیس حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے حاضر کر دیا۔ جسے پڑھ کر حضرت علماء حضری رضی اللہ عنہ اپنے لشکر سمیت سمندر میں پانی پر چلتے رہے۔ وہی اسم جس کی قدر و منزلت اس قدر بلند اور اعلیٰ ہے کہ اگر اس کی فضیلت و منقبت لکھنے کیلئے دنیا بھر کے درخت قلم اور سمندر رو شنائی بنادیں جائیں تب بھی حق ادا نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر مخلص بندہ اور ہر محبوب ولی اسم اعظم کی تلاش میں رہتا ہے۔ شعبہ بازی دکھانے کیلئے نہیں۔ صرف اور صرف محبوب حقیقی کا قرب پانے کیلئے..... علماء کرام اور محدثین نے اس موضوع پر دل کھول کر لکھا ہے۔ مفسرین نے اس بحث کو خوب کھنگالا ہے سائلین نے اسکی خاطر جاں شکن مشقتیں اٹھائی ہیں۔ تار فین نے اس میدان میں انتھک آبلہ پائی کی ہے..... کیا لکھا جائے اور کیا چھوڑا جائے؟ اس کا فیصلہ کرنا بے حد مشکل ہے..... ہمارا زمانہ خیر القرون سے بہت دور واقع ہے۔ ہر طرف فتنہ اور فساد کی آگ اور کفر و نفاق کے بھیانک الاؤ بھڑک رہے ہیں..... مگر ان تمام تر فتنوں اور مصیبتوں کے باوجود..... اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں خیر کے بعض بہت اونچے سلسلے جاری فرمائے ہیں تاکہ اس کے خالص و مخلص بندے اس تک پہنچ سکیں۔ اس کی رضا اور جنت کے مستحق بن سکیں اور شیطان اور اس کے حواریوں کو رسوا کر سکیں۔ خیر کے ان سلسلوں میں سب سے بلند اور اعلیٰ..... جہاد فی سبیل اللہ کا احیاء ہے..... اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دور میں جہاد و قتال کا عمومی احیاء فرمایا ہے تاکہ اس کے خوش نصیب بندے غازی بن سکیں۔ شہادت پا سکیں۔ زخم چکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار سونگھ سکیں۔ آسمان سے اترتی ہوئی نصرت دیکھ سکیں۔ فرشتوں سے بالا مقام پا سکیں۔ مغفرت و بخشش کی نہروں میں نہا سکیں۔ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جان لٹانے کے مزے پا سکیں..... محبوب کے در پر گردن کٹانے کی اصول سعادت حاصل کر سکیں۔ کفریہ طاقتوں کے دلوں میں کانٹا بن کر کھٹک سکیں۔ اور قرآن و سنت میں مذکور جہاد و قتال کے ہزاروں فضائل کے مستحق بن سکیں۔ افغانستان..... کشمیر..... ہندوستان..... فلسطین..... یونینیا..... فلپائن..... برما اور پھر چینیا اور ترکستان کے مقبوضہ علاقے..... عشق و وفا کی انجمن خوب برپا ہوئی۔ شہادت کا بازار خوب سجا۔ شجاعت و جوانمردی کی خفته تاریخ نے زوردار انگڑائی لی..... اور پھر امت مسلمہ میں سے ہزاروں نام..... دیکھتے ہی دیکھتے..... عظیم کردار بن گئے..... شہداء کے قافلے ہر منزل کو پھلانگ گئے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد..... حضرت ملا پور جان شہید رحمہ اللہ..... حضرت مولانا جلال الدین خفانی جیسے حضرات عطا فرمادیئے..... غازیوں کے ساتھ ساتھ شہداء کی فہرست بھی طویل ہے، سعادتوں کے ساتھ ساتھ کرامتوں کی تعداد بھی ان گنت ہے۔ قرآن پاک کی آیات جہاد پھر چمکنے دکنے لگیں۔ ان کی مہک اور للکار بیک وقت ایسے انھی کہ اہل ایمان کے مشام معطر ہو گئے جبکہ کفر کی مکڑی کا کمزور جالا جو خود کو سپر پاور سمجھ بیٹھا تھالرز نے لگا..... تھر تھرانے لگا.....

عشق و جنون کے اس کھلے بازار سے بہت سارے لوگ محروم بھی رہے۔ ہاں! جنہیں حب دنیا کا زکام ہو وہ شہادت کی خوشبو کہاں سونگھ سکتے ہیں؟ ہاں! جنہیں موت کے خوف کا فالج ہو وہ میدانوں کی لذت کہاں پاسکتے ہیں؟ ہاں! جنہیں کافروں سے یاری کا کینسر ہو وہ رب کی ٹھہری نصرت کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ یہ محروم طبقہ ظاہری طور پر خوش ہے۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا (توبہ-۸۱)

ترجمہ: جو لوگ (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے وہ اللہ (ﷻ) کے رسول (کی مرضی) کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ (ﷻ) کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلتا (ان سے) کہہ دو کہ دوزخ کی



آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے، کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے۔

یہ ہنسنے والے..... جہاد کی ظاہری گرمی سے خود کو بچانے والے..... یہ اپنی عقلمندی اور امن پسندی پر ناز کرنے والے یہ خود کو حکمت و دانش کا بلا شرکت غیرے مالک سمجھنے والے..... یہ کافروں کو صبح شام خوش کرنے والے..... آج تھوڑا سا ہنس لیں..... خوشیاں منالیں..... اپنی رگوں میں دوڑتی ہوئی شیطانی مستی نکال لیں۔ انہیں آگے چل کر بہت رونا چڑے گا۔

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۖ جَزَاءً ۚ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(التوبہ: ۸۲)

ترجمہ: یہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) ان کو ان کے اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں بہت سارو نا ہوگا۔

اور وہ جو پابندیاں لگنے کی وجہ سے رورہے ہیں..... یا اللہ! ہمیں جہاد سے محروم نہ فرما..... یا اللہ! جہاد کے راستے بند نہ فرما یہ انشاء اللہ آخرت میں خوب ہمیں گے..... ہاں! وہ شہادت چاہتے ہیں اور اس کی تڑپ میں سسکیاں بھر رہے ہیں۔ ان کے گھروں پر پولیس کے چھاپے ہیں..... اس پولیس کے جو مسلمان کہلاتی ہے..... انہیں حکمرانوں کے غیظ و غضب کا سامنا ہے..... وہ حکمران جو خود کو مسلمان کہتے نہیں سمجھتے..... وہ گھر سے بے گھر اور در سے بے در ہیں انہیں ستایا جاتا ہے۔ انہیں طعنے دیے جاتے ہیں اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرہ بتایا جاتا ہے۔ سنا آپ نے..... مجاہدین کو کون لوگ مسلمانوں کیلئے خطرہ بتا رہے ہیں؟ وہی لوگ جن کا اسلام سے تعلق صرف اس قدر ہے کہ وہ کسی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے۔ پھر ان کا ختنہ کرا دیا گیا اور بس..... انہیں نماز کی کوئی فکر نہیں۔ ہاں وہی نماز جس کے بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ اسے صرف ایک بار جان بوجھ کر چھوڑنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا اور ایسے شخص کو زندہ رہنے یا مسلمان معاشرے میں موجود رہنے کا حق حاصل نہیں رہتا..... اس مسئلے میں اختلاف صرف اس قدر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یا کہیں دور قید خانے میں ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا توبہ کر لے..... مگر آج یہ بے نمازی طبقہ اسلام اور مسلمانوں کا وکیل بنا پھرتا ہے..... صرف بندوق کے زور پر..... کافروں سے یاری کے زور پر اور بد معاشی کے زور پر..... ہاں اپنی ذات اور حکومت کیلئے بندوق کا استعمال جائز اور اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اس کا استعمال دہشت گردی..... انتہا پسندی اور اسلام کے لئے خطرہ..... وہ لوگ جو اپنے جسم پر لگی غلاظت کو صاف کرنا

انتہا ضروری نہیں سمجھتے جتنا اپنے چہرے سے اسلام اور سنت کی علامت ڈاڑھی کو مٹانا ضروری سمجھتے ہیں، وہ مجاہدین کو اسلام کا دشمن قرار دے رہے ہیں..... صبر کرو..... صبر کرو..... یوم حساب زیادہ دور نہیں ہے اور قبر تو پاؤں کے بالکل قریب ہے..... انشاء اللہ..... یہاں یا وہاں فیصلہ ضرور ہوگا..... ظلم کرنے والے ظلم کے تاریک غار میں گم ہو جائیں گے جبکہ حق پر ڈٹے رہنے والے مرکز ایسے زندہ ہو جائیں گے کہ انہیں مردہ کہنے پر قرآن مجید پابندی لگا دے گا..... جہاد کا یہ مبارک سلسلہ آج بھی باقی ہے لیکن چونکہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے اس کی قدر نہیں کی اور جہاد میں آنے والے کئی افراد نے دین کے اس اصول اور عظیم کام کو اپنی دنیا بنا لیا ہے اس لئے اب جہاد کی مواقع محدود اور مشکل ہوتے جا رہے ہیں اور جنت کے یہ حسین بازار بہت اونچی چوٹیوں پر منتقل ہوتے جا رہے ہیں..... یا اللہ! امت مسلمہ پر رحم فرما اور ہمیں جہاد کے مواقع سے محروم نہ فرما.....

خیر کے وہ اونچے سلسلے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جاری فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک عظیم سلسلہ خالص دینی تعلیم پر مشتمل دینی مدارس کا ہے۔ یہ ”دینی مدارس“ اللہ تعالیٰ کا عظیم و بیش بہا انعام ہیں جو اس انعام کی قدر کرتا ہے وہ خیر القرون کی خوشبو سونگھتا ہے اور بغیر کسی ملاوت کے حق کو پالیتا ہے اور جو محروم تمنا ان مدارس سے عناد رکھتا ہے وہ اپنے دل کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کو بھی ویران و برباد کرتا ہے..... ان دینی مدارس نے امت مسلمہ کو بڑے بڑے مخلص مجاہد..... وقت کے عظیم ولی اور ماضی کی روشنی سے حال کو منور کرنے والے راسخ العلم محققین عطا فرمائے ہیں..... پھر خصوصی طور پر برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں کے مدارس، علماء اور طلبہ نے مادہ پرستی کی کسی علامت کے سامنے گردن نہیں جھکائی بلکہ وہ بدتہذیبی کے طوفانوں کے سامنے چٹانوں کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں..... وہی عقیدہ، وہی نظریہ..... وہی فکر..... وہی نظر..... وہی انداز..... وہی لہجہ..... وہی استغناء..... وہی لباس..... اور وہی نصاب..... وہ مدینہ سے جڑے رہنے کو کامیابی اور سعادت سمجھتے ہیں..... کوئی ہنسے یا مذاق اڑائے..... ان مدارس نے دور حاضر میں جن نامور، نابغہ العصر، روشن ضمیر، راسخ العلم اور فلاح یاب ہستیوں کو پیدا کیا ان میں سے ایک چمکدار نام حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی نور اللہ مرقدہ کا ہے..... شیخ الحدیث..... شیخ التفسیر..... علم الجلالہ کے موجد..... فلکیات قدیمہ و جدیدہ کے ماہر..... صاحب کرامت ولی..... صاحب قلم ادیب..... صاحب طرز مصنف..... علماء کے محبوب..... طلبہ کے مرجع..... علوم و فنون کے امام..... ابو نعیم مدرس اور ابو الفہم متفکر..... اللہ جل جلالہ ان کی قبر پر بے



شمار رحمتیں نازل فرمائے..... وہی قبر جہاں سے خوشبو پھوٹی رہی اور بندوں کو رب تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے مزے بتاتی رہی..... حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے ”الاسم الاعظم“ کے موضوع پر ایک وسیع و مفید کتاب تصنیف فرمائی ہے اور اس کا نام ”الکُنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم“ رکھا ہے..... یہ کتاب سلف و خلف کے اقوال کی جامع اور اس موضوع پر لا جواب تحقیق ہے..... حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ چونکہ ماہر مدرس تھے اس لئے آپ نے اکابر علماء کے اقوال کو جمع فرمانے میں تکرار سے بچنے کو ضروری نہیں سمجھا..... بلکہ..... ہر قول کو من و عن ذکر فرمانے کا اہتمام کیا ہے..... یقیناً یہ تصنیف نہیں منفرد درسی انداز ہے جس کی بدولت مضمون سمجھنا اور اس کو یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے پھر ماشاء اللہ حضرت مولانا ایک صاحب طرز ادیب بھی ہیں اس لئے قلم کو جہاں بھی تحقیق سے فراغت ملتی ہے وہ فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھانے لگتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ حریری کلمات کر جائے گا..... الغرض یہ کتاب علم، تحقیق، اقوال اور ادب کا مجموعہ ہے جبکہ بعض مقامات پر حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے موضوع سے ہٹ کر کچھ تاریخی و علمی باتوں کا ذکر بھی ضروری سمجھا ہے۔

فصح عربی میں لکھی گئی اس کتاب کا اگر سلیس اردو ترجمہ منظر عام پر آ جائے تو بے حد مفید ہوگا..... بندہ نے اس کتاب کے اردو ترجمے کا ارادہ کر رکھا ہے مگر ابھی تک اس کیلئے مناسب مواقع فراہم نہیں ہو سکے۔ اگر میری قسمت میں یہ سعادت لکھی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق و مواقع مرحمت فرمائے گا..... میں اس کیلئے دعاء گوہوں اور قارئین سے بھی دعاء کی درخواست کرتا ہوں۔

حکومت پاکستان نے ۱۲ جنوری ۲۰۰۲ء جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پابندی لگا دی تھی۔ بندہ کو اس پابندی سے پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ تیرہ مہینے کی قید سے رہائی ملی تو ہم فکر رفقاء کے ساتھ مل کر ”خدام الاسلام“ کے نام سے دین کا کام شروع کیا۔ اب ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۲۰۰۳ء خدام الاسلام پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ حکومت مجھے گرفتار کرنے کے درپے ہے جبکہ میں رحمت الہی و نصرت ربانی کے انتظار میں در بدر ہوں۔ ملک بھر میں جماعت کے دفاتر سیل کر دیئے گئے ہیں۔ مکتبہ بھی بند ہے اور پولیس کے گھیرے میں ہے۔ ملک کا جہاد مخالف طبقہ خوشیاں منا رہا ہے جبکہ اہل ایمان کی گرم آہیں دسمبر کے ٹھنڈے مہینے کو پسینہ آلود کر رہی ہیں۔ مسافر و در بدر کی حالت میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسم اعظم کی برکت سے اہل ایمان کو فتح عطا فرمائے۔ مجاہدین پر سے مشکلات دور فرمائے اور مجھے آزادی و آسانی کے

ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

موجودہ حالات میں مکمل کتاب کا ترجمہ تو بظاہر ممکن نہیں ہے البتہ اختصار کے ساتھ ان تریسٹھ اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے جو حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ذکر فرمائے ہیں۔

نَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

(اسم اعظم کے بارے میں ائمہ، مشائخ اور علماء کرام کے تریسٹھ اقوال یہ ہیں۔)

## ﴿پہلا قول﴾

ائمہ اور علماء کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نام عظیم ہیں اور ان میں سے کسی کو ”اعظم“ یعنی دوسرے ناموں کی نسبت زیادہ عظمت والا قرار دینا درست نہیں ہے چنانچہ جن احادیث و روایات میں الاسم الاعظم کا تذکرہ ہے وہاں ”اعظم“ عظیم کے معنی میں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ، امام طبری رحمہ اللہ، امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی طرف یہ واقعہ منسوب ہے کہ بعض لوگوں نے ان سے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم مجھے اسم اصغر (اللہ کا چھوٹا نام) بتادو میں تمہیں اسم اعظم (اللہ تعالیٰ کا بڑا نام) بتادوں گا..... اللہ تعالیٰ کے تو تمام نام بڑے ہیں..... حضرت مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ قول ضعیف ہے..... اسم اعظم موجود ہے جیسا کہ کئی روایات میں اس کا تذکرہ موجود ہے اور امور شرعیہ میں تفاضل یعنی بعض کا بعض سے افضل ہونا ثابت ہے..... جیسے جمعہ المبارک کا ہفتہ کے باقی ایام سے افضل ہونا۔

## ﴿دوسرا قول﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسم اعظم کو لوگوں سے مخفی رکھا ہے، اس کے اعلیٰ مقام اور بلند شان کو بتانے کیلئے..... جس طرح لیلۃ القدر..... جمعہ المبارک کی مقبول گھڑی اور صلوٰۃ و سجدہ کو مخفی رکھا گیا ہے..... تاکہ لوگ ان کے بلند درجے کو سمجھیں اور ان کی تلاش میں خوب جانفشانی دکھائیں اور دیگر اعمال سے غافل نہ ہوں۔ بعض صاحب حال و صاحب مقام مشائخ طریقت سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے مجھ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم پر پردہ ڈال دیا گیا ہے اور



اللہ تعالیٰ اس سے انہیں لوگوں کو آگاہ فرماتا ہے جن کو وہ اپنی خصوصی محبت کیلئے چن لیتا ہے اور اگر عام لوگ اسم اعظم کو جان لیں تو وہ اسی میں پڑ جائیں گے اور دیگر اعمال چھوڑ بیٹھیں گے جو شخص اسم اعظم کو پاکر اس کی فضیلت کو دیکھتے ہوئے قرآن پاک کو اور مجھ پر درود پڑھنے کو چھوڑ دے گا تو یہ اس کیلئے سخت خطرے کی بات ہوگی..... شیخ عمر بن سعید القوتی رحمہ اللہ کتاب الرماح میں یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اسم اعظم دنیا اور طالب دنیا کیلئے مفید و مناسب نہیں ہے جو شخص اسے پا کر دنیا کیلئے استعمال کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسم اعظم کشف اور الہام ہی کے ذریعہ معلوم ہو سکتا ہے اور یہ اسی شخص کیلئے مفید ہے جو مکمل امانتدار، اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں رنگا ہوا، دنیا سے بے رغبت اور صرف آخرت کی فکر رکھنے والا ہو۔ تاکہ وہ اسم اعظم کو فانی دنیا کے معاملات میں استعمال کر کے دونوں جہانوں کی سعادت سے محروم نہ ہو جائے۔ اسی لئے اسم اعظم کا علم رکھنے والے اولیاء کرام اسے اپنے ساتھیوں سے چھپایا کرتے تھے اور صرف اہل افراد کو اسکی تعلیم فرماتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنے بعض خواص اور خدام میں جب تھوڑی سی خیانت دیکھی تو انہیں اسم اعظم سکھانے سے انکار فرما دیا۔

### ﴿ایک عجیب واقعہ﴾

اسم اعظم کا علم رکھنے والے ایک شیخ محترم کی خدمت میں ایک سالک حاضر ہوا اور اسم اعظم سکھانے کی درخواست کی انہوں نے پوچھا کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟ سالک نے اثبات میں جواب دیا تو شیخ صاحب نے فرمایا جاؤ شہر کے دروازے پر بیٹھ جاؤ اور وہاں جو واقعہ پیش آئے مجھے آکر بتاؤ۔ سالک حسب الحکم وہاں جا بیٹھا اس نے دیکھا کہ ایک بزرگ لکڑہارا دروازہ گوش پر لکڑیاں لا دے آ رہا ہے۔ اچانک ایک فوجی نے اسے روک کر اس سے لکڑیاں چھین لیں اور اسے مارا۔ یہ منظر دیکھ کر سالک کو سخت غم پہنچا اور اس نے واپس آ کر شیخ کو یہ قصہ سنایا۔ شیخ نے فرمایا اگر تمہارے پاس اسم اعظم ہوتا تو تم اس فوجی کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟ سالک نے کہا میں اسم اعظم کے ذریعہ اس کی ہلاکت کی دعا کرتا۔ شیخ نے فرمایا تم نے جس بزرگ لکڑہارے کو مار کھاتے دیکھا ہے اسی نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اسم اعظم اسی کیلئے مفید و مناسب ہے جو صبر، بردباری اور مخلوق پر شفقت

جیسی ان تمام اچھی صفات کا حامل ہو جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور منتخب بندوں کا شیوہ رہتی ہیں۔

### ﴿تیسرا قول﴾

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (الاعراف-۲۳)

یہ دعا اسم اعظم ہے (الدرالمثور فی شرح اسماء اللہ الحسنى ص ۵)

حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس قول کی تائید میں کوئی مضبوط روایت نہیں دیکھی۔ بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو پھر ان کلمات کے ذریعہ ان کی دعا اور توبہ کو قبول فرمایا۔

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات پائے۔ اس آیت میں لفظ کلمات سے کئی مفسرین کے نزدیک یہی دعا مراد ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا الخ..... چونکہ اسم اعظم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ان کلمات کے بعد قبول ہوئی اس لئے اس قول کے قائلین نے اسے اسم اعظم قرار دیا۔

### ﴿چوتھا قول﴾

بعض اصحاب سلوک و اشارات کا موقف یہ ہے کہ اسم اعظم ”ھو“ ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور امام فخر الدین رازی نے اس قول کی تائید میں کئی دلائل ارشاد فرمائے ہیں۔ حکیم ترمذی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ اس قول کو درست نہیں مانتے چنانچہ انہوں نے اس کے رد میں کئی دلائل ذکر فرمائے ہیں۔

(مرتب عرض کرتا ہے کہ ہوا اسم اعظم ہے یا نہیں؟ یہ ایک علمی و کشفی بحث ہے۔ لیکن اس کا اسم الحسنى میں سے ہونا اور سالکین کو اس کے ذکر سے فائدہ حاصل ہونا ایک مسلم بات ہے اور ایسی صورت میں یہ ضمیر نہیں رہتا۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ کے اکثر دلائل اس کے ضمیر ہونے کی صورت میں ہیں۔ واللہ اعلم وعلیہ اتم بید قیغ اور خوب صورت علمی بحث اسی کتاب یعنی الکفر الاعظم کے صفحہ ۷۲ سے لیکر صفحہ ۸۸ تک ۱۸ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے عربی و ان اہل علم حضرات وہاں رجوع فرما سکتے ہیں۔)



## ﴿پانچواں قول﴾

اسم اعظم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔

(حکماء بعض العلماء فی کتاب الداء والدواء وغیرہ من الکتاب عن الامام

الشعبي رحمه الله تعالى)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کئی آثار و روایات اس قول سے میل کھاتے ہیں مثلاً.....

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

جب بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی تو پہاڑوں میں شور برپا ہوا یہاں تک کہ مکہ والوں نے پہاڑوں کی گنگناہٹ سنی اس پر وہ کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پہاڑوں پر جادو کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک دھواں بھیج دیا جو اہل مکہ پر چھا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی یقین کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے پہاڑ اس کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ ہاں مگر یہ (پڑھنے والا) پہاڑوں کی تسبیح نہیں سنتا۔ (اخرج ابو نعیم والدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

۲۔ صفوان بن سلیم فرماتے ہیں:

جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے کپڑا پہنے یا اتارے تو بسم اللہ پڑھے بے شک اللہ کا نام مہر ہے۔ (اخرج ابو الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ فی العظیمہ)

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے اس کیلئے ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے چار ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے چار ہزار درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔

(اخرج الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ وکذا فی الدر المنثور للسیوطی۔ ج ۱ ص ۱۰)

۴۔ علامہ نسفی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی کتابیں ایک سو چار ہیں۔ ساٹھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام کے، تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، تورات سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے دس صحیفے..... تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک۔ (یہ کل ایک سو چار ہوئے) ان تمام کتابوں کے معانی قرآن پاک میں جمع ہیں اور قرآن پاک کے معانی سورہ فاتحہ

میں جمع ہیں اور سورہ فاتحہ کے معانی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں جمع ہیں اور بسم اللہ کے معانی اس کی ”ب“ میں جمع ہیں اور ”ب“ کا معنی ہے ”بسی کان ما کان وبسی یكون ما یكون“ یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب میری طرف سے ہے، بعض علماء نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ ”ب“ کے معانی اس کے نقطے میں جمع ہیں۔ یعنی اس میں وحدت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک له ولا نظیر له ہے۔

بسم اللہ کے ربی حروف انیس (۱۹) ہیں اور جہنم پر مقرر فرشتوں کی تعداد بھی انیس ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ۔ (المدثر۔ ۳۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص جہنم کے فرشتوں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے ایک ڈھال بنائے..... یہی بسم اللہ ان کی غذا اور ان کا سایہ ہے۔

۵۔ ابو بکر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم جنت کے باغات میں سے ایک باغیچہ ہے اور اس کے ہر حرف کی الگ تفسیر ہے.....

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے اسم اکبر کے درمیان ویسا ہی قرب ہے جیسا کہ آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کے درمیان۔ اور شاید اسی راز کی وجہ سے ہمیں ہر اچھے کام کے شروع میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(اخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ والحاکم فی المستدرک صحیح)

۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نازل ہوئی۔ بادل مشرق کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور ہوا رک گئی اور سمندر جوش مارنے لگے اور چوپائے کان لگا کر سننے لگے اور شیاطین پر آسانی گولے برسے لگے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی کہ جس چیز پر بھی بسم اللہ پڑھی جائے گی وہ اس میں ضرور برکت عطا فرمائے گا۔

(اخرج ابن مردويه والعلی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

۸۔ مشہور صاحب کرامت عارف باللہ بزرگ حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ کے احوال



میں لکھا ہے کہ ان کی توبہ قبول ہونے کا سبب یہ بنا کہ انہوں نے راہ چلتے ایک ایسا رقعہ پایا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم مکتوب تھا انہوں نے یہ رقعہ اٹھا لیا مگر اسے رکھنے کی مناسب جگہ نہ پائی تو اسے نگل لیا۔ رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے: اس رقعہ کا احترام کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر حکمت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ (الرسالۃ القصیرۃ ص ۱۹)

## ﴿چھٹا قول﴾

اسم اعظم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ (کذا فی الفتح)

ممکن ہے کہ اس کی دلیل ابن ماجہ کی روایت ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ انہیں اسم اعظم سکھائیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست قبول نہ فرمائی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھی اور ان الفاظ سے دعا مانگی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ وَأَدْعُوكَ الرَّحِيمَ وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ.

(المحدث)

اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسم اعظم ان اسماء میں سے ہے جن کے ذریعے آپ نے دعا مانگی ہے۔ صاحب الفتح فرماتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے اور اس سے استدلال قابل نظر ہے۔ الدر المنظم میں ہے کہ اس قول کی زیادہ مضبوط دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جو پانچویں قول کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم میں یہ تینوں اسماء ”اللہ الرحمن الرحیم“ شامل ہیں)

## ﴿ساتواں قول﴾

حضرت دینوری رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ شام کے وقت ایک بستی میں تشریف لائے اور بستی والوں سے فرمایا کون مجھے اپنے پاس رات بسر کرائے گا اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرمائیں گے۔ بستی والوں میں سے کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ اسی دوران اس بستی کا رہنے والا ایک نابینا شخص وہاں آیا۔ اس نے جب اس شخص کی بات سنی تو فوراً مہمان نوازی کیلئے

تیار ہو گیا اور اس صالح شخص کو اپنے گھر لے آیا اور اس کی مہمان نوازی کی۔ آدھی رات کے وقت وہ نابینا کسی ضرورت سے اٹھا تو اس نے اپنے مہمان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص دعا کے ذریعے مناجات کرتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے نابینا کے ذل میں یہ بات ڈالی کہ وہ اس دعا کو یاد کر لے۔ چنانچہ اس نے دعا یاد کر لی۔ پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت پیش کی۔ ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ وہ فوراً اپنے مہمان کی طرف دوڑا تو انہیں نہ پایا، تب اسے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے تھا۔ قبولیت کی تاثیر رکھنے والی وہ مبارک دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ رَبَّ الْأَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ أَسْأَلُكَ بِطَاعَةِ الْأَرْوَاحِ الرَّاجِعَةِ إِلَى أَجْسَادِهَا الْمُلْتَمِئَةِ لِعُرُوقِهَا وَبِطَاعَةِ الْقُبُورِ الْمُشَقَّقَةِ عَنْ أَهْلِهَا وَدَعْوَتِكَ الصَّادِقَةِ فِيهِمْ وَأَخْذِكَ الْحَقِّ مِنْهُمْ وَفِيَامِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ مِنْ مَخَافَتِكَ وَشِدَّةِ سُلْطَانِكَ يَنْتَظِرُونَ قَضَائِكَ وَيَخَافُونَ عَذَابَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالشُّكْرَ فِي قَلْبِي وَذِكْرَكَ فِي لِسَانِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا أَبْقَيْتَنِي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. آمِينَ

## ﴿آٹھواں قول﴾

اسم اعظم سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ جیسا کہ آگے مرفوع روایت آرہی ہے۔

## ﴿نواں قول﴾

کئی محققین کا فرمان ہے کہ اسم اعظم ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ یا ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ ہے..... کیونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔



اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے۔ قرآن پاک کی تین سورتوں بقرہ اور آل عمران اور طہ میں ہے۔

(المجامع الصغیر۔ اخرج ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ)  
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (اس فرمان کے مطابق) اسم اعظم کو دھونڈا تو سورہ بقرہ میں آیا اَلْکَرِیْ میں پایا "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" اور آل عمران میں "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" اور طہ میں وَعَنْتَ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ۔۔۔۔۔ قدر مشترک تینوں سورتوں میں یہی دو نام "اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" ہے۔

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے رکوع، سجدہ اور تشہد کے بعد دعا میں یہ الفاظ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ  
بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَیُّوْمُ  
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ۔

اس پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس بڑے نام کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ذریعے سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور جو کچھ مانگا جائے عطا فرماتا ہے۔ (اخرج البيهقي بسندہ ورواه ابو داود والبيهقي في كتاب السنن)

ممكن ہے حدیث شریف میں مذکور "باسمہ العظیم" سے یا حسی یا قیوم مراد ہو۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوتے وقت یہ الفاظ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح (زیادہ) ہوں۔  
"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاتُوْبُ اِلَیْهِ"

(بیہقی)  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی تکلیف آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ" (بیہقی)  
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان دونوں اسموں کے ساتھ بہت شغف رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک دن کہا ان دونوں اسموں میں دل کی زندگی کے حوالے سے بہت زبردست تاثیر ہے اور وہ اشارہ فرماتے تھے کہ یہی دو اسم "اسم اعظم" ہیں اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان چالیس مرتبہ یا حسی یا قیوم لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھنے کی پابندی کرے تو اس کے دل کو زندگی حاصل ہو جاتی ہے اور وہ (دل) نہیں مرتا (یعنی غافل و سیاد نہیں ہوتا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی پریشانی یا غم لاحق ہوتا تو آپ فرماتے یا حسی یا قیوم بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (اخرج الحاکم فی المستدرک و قال صحیح الاسناد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں نے کچھ دیر جنگ کی پھر میں یہ دیکھنے کیلئے لوٹا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں؟ میں آیا تو آپ ﷺ سجدے میں فرما رہے تھے یا حسی یا قیوم۔۔۔ میں پھر جنگ کرنے چلا گیا۔ پھر آیا تو آپ ﷺ سجدے میں وہی کچھ فرما رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمادی۔ (اخرج النسائي والحاکم)  
شیخ سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یا قیوم پڑھ لے۔ وہ ہر طرح کے تعرض سے محفوظ رہتا ہے۔

اور اگر کندہ بن آدمی روزانہ سولہ مرتبہ خلوت میں اس کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نسیان سے بچا دیتا ہے اور اس کے حافظے کو قوی اور دل کو منور فرمادیتا ہے۔

(الدر المنثور رنی شرح الاسماء المحلی۔ ص ۶۲)  
کہا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جب (فرعون سے بچنے کیلئے) سمندر میں داخل ہوئے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسم اعظم پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہو "اٰهیا" یعنی یا حسی "شراہیا" یعنی یا قیوم بنی اسرائیل نے کہا تو غرق ہونے سے بچ گئے پس جو کوئی بھی سمندر میں یہ الفاظ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے غرق ہونے سے بچالیں گے۔ (الدر المنثور)

شیخ الکفانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا دعا فرما دیجئے کہ میرا دل مردہ نہ ہو تو



حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ چالیس مرتبہ یا حی یا قیوم لا الہ الا انت پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ فرمادے گا۔ (رسالۃ الامام القشیری ص ۱۹۴)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَالْهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ.

اور سورۃ آل عمران کا آغاز:

اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعائیں زیادہ محنت فرماتے تو ارشاد فرماتے: یا حی یا قیوم۔ (ترمذی صحیح ابی حاتم)

## ﴿دسواں قول﴾

اسم اعظم ”ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ ہے۔

حدیث مرفوعہ میں ہے ”لازم پڑو یا ذالجلال والاکرام کو۔“  
صاحب فتح الباری اسم اعظم کے بارے میں اقوال ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:  
”آٹھواں قول ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے“ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ایک شخص کو ”یا ذالجلال والاکرام“ کہتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
(اپنی مراد) مانگو تمہاری پکار قبول کر لی گئی ہے۔ (فتح الباری)

علامہ رازی رحمہ اللہ نے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔

## ﴿گیارہواں قول﴾

اسم اعظم ”اَللّٰهُمَّ“ ہے۔

ابن مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ اَللّٰهُمَّ اسم اعظم ہے اور اس پر دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ اللہ ذات باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے اور ”میم“ ننانوے صفات پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے ابوالحسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”اَللّٰهُمَّ“ کا لفظ تمام اسماء کا جامع ہے اور نصر بن شمل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے ”اَللّٰهُمَّ“ کہا اس نے اللہ تعالیٰ

کو اس کے تمام ناموں کے ساتھ پکارا۔

## ﴿بارہواں قول﴾

اسم اعظم حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ہے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ذوالنون (حضرت یونس) علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، یہ تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

پس جو مسلمان بھی ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا

ہے۔“ (ترمذی ہنسائی، حاتم وقال الحاکم صحیح الاسناد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور مانگا

جائے تو عطا فرماتا ہے۔ (حضرت) یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے۔ (الطبری)

کثیر بن معبد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا

تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں حضرت یونس علیہ السلام کی یہ دعا نہیں پڑھی؟

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (ابن ابی حاتم)

## ﴿تیرہواں قول﴾

اسم اعظم ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے۔

اس قول کی دلیل وہ حدیث شریف ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَالْهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ

الرَّحِيمُ. (البقرہ ۱۶۳) اور اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. (البقرہ ۲۵۵)

## ﴿چودھواں قول﴾

اسم اعظم ”اَلْقَيُّومُ“ ہے۔



علماء کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے کیونکہ قیوم کے معنی ہیں قائم بذاتہ اور مقوم لغیرہ۔ قائم بذاتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ واجب الوجود ہے اور تمام کمالات رکھتا ہے اور ہر طرح کے عیب و کمزوری سے پاک ہے اور مقوم لغیرہ کا مطلب یہ ہے کہ اسکی ذات میں تمام افعال کی صفات جمع ہیں۔ (روح المعانی)

## ﴿پندرھواں قول﴾

اسم اعظم ”سورہ بقرہ میں دو آیتیں اور سورہ آل عمران میں ایک آیت اور سورہ انعام میں تین آیات اور سورہ اعراف میں دو آیتیں اور سورہ رعد میں ایک آیت اور سورہ مریم میں ایک آیت اور سورہ طہ میں چار آیات اور سورہ مومنون میں ایک آیت اور سورہ فیل میں ایک آیت اور سورہ روم میں ایک آیت اور سورہ سجدہ میں ایک آیت اور سورہ یسین میں دو آیتیں اور سورہ حشر میں تین آیات اور سورہ ملک میں ایک آیت اور سورہ اخلاص میں دو آیتیں“ ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں کچھ علماء کرام کا یہ قول دیکھا ہے۔ لیکن یہ مجمل قول ہے جو تفسیر کا محتاج ہے اسی طرح اس قول کی دلیل اور ماخذ بھی مذکور نہیں ہے۔

## ﴿سولہواں قول﴾

اسم اعظم کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بعض علماء کرام سے یہ قول نقل فرمایا ہے۔

اس کلمہ کے میں سے زائد نام ہیں مثلاً کلمۃ الصدق، العروۃ الوثقی، کلمۃ الحق، الصراط المستقیم، کلمۃ الاخلاص، وغیرہ ذلک۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلمہ توحید کو اسم اعظم قرار دینے والے حضرات کئی وجوہات کو دلیل بنا سکتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ یہی کلمہ اسلام و ایمان کی بنیاد اور یقین و احسان کا معیار ہے۔ کافر اگر اخلاص کے ساتھ یہ کلمہ پڑھ لے تو وہ اس کی برکت سے مومن بن جاتا ہے اور اس کا شمار اہل جنت میں ہونے لگتا ہے۔ تو اس سے زیادہ نفع، برکت اور سعادت کس کلمہ سے حاصل ہو سکتی ہے کہ پکا جہنمی جنتی اور پکا کافر مومن بن جائے۔

۲۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرما دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سب سے افضل دعا ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ ہے۔ (النسائی فی عمل الیوم والمیلہ)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ”مرفوعاً“ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو اس کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ (یہ کلمہ) عرش تک جا پہنچتا ہے جب تک (یہ کلمہ کہنے والا) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔ (النسائی فی عمل الیوم والمیلہ)

۶۔ اہل کشف اولیاء اللہ کا فرمانا ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہنسنے والے کو یا جس کیلئے اسے پڑھا گیا ہو کو جہنم سے نجات عطا فرما دیتے ہیں۔ بعض علماء نے اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی ذکر کی ہے، لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ تجربہ سے اس قول کی صحت و صداقت ثابت ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ اس بارے میں خود بھی اہتمام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسکی تلقین فرماتے ہیں اور اس بارے میں اس صاحب کشف نو جوان کا واقعہ بھی ذکر کرتے ہیں جس نے اپنی والدہ کے انتقال کے بعد انہیں آگ میں جلتے دیکھا تو بے قرار ہو کر رونے لگا۔ حاضرین میں سے ایک بزرگ نے ستر ہزار کلمہ کا ورد اپنے لئے کر رکھا تھا انہوں نے اس کا ایصال ثواب اس خاتون کیلئے کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نو جوان خوشی سے مسکرانے لگا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کو آگ سے نکال دیا ہے اور اس کیلئے جنت کا فیصلہ فرما دیا ہے۔

ستر ہزار کلمہ کے بارے میں تو کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھتا ہے تو وہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کو بیچ دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزاد کیا ہوا بن جاتا ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط)



بس لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ورد بھی اس کے مشابہ ہے۔ حضرت شیخ نعم الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات صوفیاء کرام کی اقتداء میں اس پر عمل کر لینا چاہئے۔

## ﴿ستر ہواں قول﴾

شرح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا کہ فلاں کے پاس چلے جاؤ ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ تمہیں اسم اعظم سکھا دے۔ جب صبح ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو خواب میں مجھے کہا گیا کہ شریح کے پاس جاؤ اور اسے اسم اعظم سکھاؤ۔ وہ اسم اعظم قرآن پاک کی یہ تمام آیات ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (البقرہ-۱۶۳)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرہ-۲۵۶)

أَلَمْ يَلَمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۝ (عمران-۳۲)

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (عمران-۶)

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (عمران-۱۹/۱۸)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ۝ (النساء-۸۶)

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (انعام-۱۰۲/۱۰۳)

اتَّبِعْ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ (انعام-۱۰۶)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ (الاعراف-۱۵۸)

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (التوبہ-۳۱)

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (التوبہ-۱۲۹)

حَتَّىٰ إِذَا دَرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (يونس-۹۰)

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ (هود-۱۲)

قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابُ ۚ (زمرہ-۲۰)

يَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ۝ (سورہ نحل-۲)

وَأَنْ تَجْهَرُوا بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَىٰ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۝ (طہ-۸/۷)

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ (طہ-۱۳)

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ (طہ-۹۸)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ (طہ-۹۸)



إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝

(انبیاء-۲۵)

وَذَا النُّونِ إِذْ ذُهِبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ. (انبیاء-۸۷، ۸۸)  
فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝

(المؤمنون-۱۱۶)

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

(التقصص-۷۰)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَانِي تَوْفُكُونَ ۝ (الفاطر-۳)  
إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُسْتَكْبِرُونَ (الصف-۳۵)  
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ

(فاطر-۱۳)

ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَانِي تُصْرَفُونَ (الزمر-۶)  
هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

(المومن-۶۵)

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ

(الدخان-۸)

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (محمد-۱۹)

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۚ  
يُسَبِّحُ لَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (الحشر-۲۲-۲۳)  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ (التحاش-۱۳)  
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ (الزلزل-۹)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کے قائل کی مراد واضح طور پر یہی ہے کہ یہ مبارک آیات اسم اعظم پر مشتمل ہیں اور اسم اعظم ان آیات سے خارج نہیں ہے۔ جس جو ان آیات کو پڑھ کر دعا کرے گا تو اس نے قبولیت کی تاثیر رکھنے والے اسم اعظم کے ذریعے دعا کر لی۔ (مرتب عرض کرتا ہے کہ اس قول کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ان تمام آیات کی ایک مجلس میں اسٹھی تلاوت قبولیت کا اثر رکھتی ہے اور جو وظیفہ فوری قبولیت کا اثر رکھتا ہوا ہے بھی اسم اعظم کہہ دیا جاتا ہے جیسا کہ خود اس کتاب میں کئی دعاؤں کو اسم اعظم قرار دیا گیا ہے باقی قرآن پاک کی مختلف آیات کو جمع کر کے پڑھنے کی تاثیر ایک مسلم چیز ہے جیسا کہ جاو کے علاج کیلئے منزل کی تلاوت اور قضاء حاجات کیلئے ایک ہی مجلس میں تمام آیات سجدہ کی تلاوت وغیرہ)

## ﴿اٹھارواں قول﴾

اسم اعظم ”ن“ ہے۔

ابن جریر نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ اسم اعظم ہے۔

## ﴿انیسواں قول﴾

اسم اعظم ”آلہم“ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”آلہم“ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں اسم اعظم ہے۔ (اخرج ابن ابی حاتم عن طریق السدس۔ کذا نقل السیوطی فی الاتقان)  
ممکن ہے کہ ”آلہم“ کے اسم اعظم ہونے کی وجہ سے اسے سورہ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کا



حرف آغاز بنایا گیا ہو۔

ایک عجیب لطیفہ ہے کہ علم الحرف کے بعض ماہرین فرماتے ہیں:

”اَلَمْ“ اسم مقدس یعنی اللہ ﷻ پر بھی مشتمل ہے اور اسماء الحسنیٰ کے عدد یعنی ۹۹ پر بھی مشتمل ہے اور اعداد کے بنیادی عدد یعنی ۹ کے عدد پر بھی مشتمل ہے۔

### ﴿بیسواں قول﴾

اسم اعظم ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ“ ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ قول سند کے اعتبار سے زیادہ رائج ہے۔

### ﴿ایکسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز ادا کر رہے تھے، پھر انہوں نے یہ دعا پڑھی :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ  
الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَیُّوْمُ.....

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس بڑے نام کے ذریعے دعا کی ہے جس کے ذریعہ سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور اس سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔“ (احمد، حاکم، ابوداؤد، نسائی، وصحیح ابن حبان)

ان دو مبارک اسموں یعنی الْحَنَّانُ اور الْمَنَّانُ کی فضیلت میں یہ روایت بھی ذکر کی جاتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا رب مجھے قیامت

کے دن فرمائے گا اے جبرئیل! کیا ہوا کہ میں فلاں ابن فلاں کو جہنم کی صفوں میں دیکھتا ہوں۔ تو میں عرض کروں گا اے میرے رب! اس شخص کے پاس ایسی کوئی نیکی نہیں پائی گئی جس کی خیر سے نہیب ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل! میں نے اسے دنیا کی زندگی میں یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ کہتے سنا ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اس نے یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ کہتے ہوئے کس کا ارادہ کیا تھا؟ جبرئیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس آ کر پوچھوں گا تو وہ جواب دے گا: کیا اللہ ﷻ کے سوا بھی کوئی حَنَّانُ یا مَنَّانُ ہے؟ (یعنی میں نے ان الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنے کی نیت کی تھی) پس میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جہنم کی صفوں سے نکال کر اہل جنت کی صفوں میں داخل کر دوں گا۔“ (ابونعیم فی اعلیہ ج ۲ ص ۲۱۰ باسنادہ عن محمد بن المنکدر)

### ﴿بائیسواں قول﴾

اسم اعظم ”بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ ہے۔  
سری بن یحییٰ رحمہ اللہ قبیلہ طہی کے ایک شخص کی تعریف کرتے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دے پس میں نے آسمان کے ستاروں میں لکھا ہوا دیکھا اور الدرا منظم میں ہے کہ میں نے آسمان کے ستاروں میں لکھا ہوا دیکھا ”بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“

### ﴿تیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الرَّحْمَنُ“ ہے۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہودیوں کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں کے اچھا ہونے کا انکار نہیں کرتے تھے ہاں وہ اس کا گمان رکھتے تھے کہ ان ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور عظمت والا نام ”الرَّحْمَنُ“ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں اس کا بکثرت تذکرہ فرمایا ہے۔ (روح المعانی ج ۱۵ ص ۱۹۲)

### ﴿چوبیسواں قول﴾

اسم اعظم وہ دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ان اسماء پر مشتمل ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ



ان میں سے ہر اسم ”اسم اعظم“ ہے۔ وہ دعا یہ ہے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ  
يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ  
يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا  
وَهَّابُ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيبُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
يَا سَمِيعُ الدُّعَاءِ يَا رَبَّنَا يَا رَبَّنَا أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ اللَّهُ الَّذِي لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَلَمْ تَكْهِنْ عَصَ طَسَمَ طَسَ حَمَ عَسَقَ  
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ أَسْأَلُكَ اللَّهُ بِهَا وَبِالْآيَاتِ كُلِّهَا وَ  
بِالْأَسْمَاءِ كُلِّهَا وَبِالْأَسْمِ الْأَعْظَمِ مِنْهَا يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ  
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ  
صَحْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

شیخ احمد رحمہ اللہ یہ دعا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اپنی جو حاجت چاہے مانگو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پوری ہوگی۔

## ﴿پچیسواں قول﴾

اسم اعظم ”مَالِكُ الْمُلْكِ“ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبولیت کی تاثیر رکھنے والا اسم اعظم آل عمران کی اس آیت میں ہے :

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ مِنْ تَرْزُقُ  
مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تَك

(آل عمران ۶۹) (الطہرانی فی الکبیر بمندعیف)

علامہ سیوطی الدر المنظم میں فرماتے ہیں : معلوم نہیں یہ کس کا قول ہے۔

## ﴿پچیسواں قول﴾

اسم اعظم ”تَرْكُ الْمَعَاصِي“ یعنی گناہوں کا چھوڑنا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کا سمجھنا مشکل اور دشوار ہے۔ کیونکہ گناہوں کا چھوڑنا کوئی اسم یا کلمہ نہیں ہے کہ کہا جاسکے کہ ترک معاصی اسم اعظم ہے۔ ہاں یہ تاویل کی جاسکتی ہے کہ ترک معاصی یعنی گناہ چھوڑنے سے اسم اعظم والی برکت حاصل ہو جاتی ہے گناہوں کا ارتکاب اور برائیوں میں مبتلا ہونا دعا قبول ہونے کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں ضرور قبول ہوں اور قبولیت کا دروازہ اس کے لئے سدا کھلا رہے سوا سے چاہئے کہ سارے گناہ چھوڑ دے اور ہر طرح کی برائیوں سے خود کو بچائے اور تقویٰ کا حق ادا کرے اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور آخرت کی فکر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور اپنے ظاہر کو اطاعت کے نور سے اور باطن کو معرفت کے نور سے رنگ لے۔ تب یہ شخص اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین بندہ بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ معزز و متقی شمار ہوگا اور اس جماعت کا فرد بن جائے گا جس کی قسم اللہ تعالیٰ ضرور پوری فرماتا ہے پس گناہوں کا چھوڑنا دعا قبول ہونے میں مراویں بر آنے میں اور حاجتیں پوری ہونے میں اسم اعظم ہی کی طرح ہے اور یہی اصل اور سیدھا راستہ ہے اسم اعظم اور اس کے فوائد و برکات تک پہنچنے کا نگر لوگ اس سے غافل دروگردان ہیں۔

شیخ بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نور اللہ مرقدہ بصرہ کے بازار سے گزرے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے۔ اے ابواسحاق ! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :

”ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ (المومن - ۶۰)

ترجمہ : تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

مگر ہم تو ایک زمانے سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور وہ قبول نہیں ہوتیں ؟

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے بصرہ والو ! اس چیزوں نے تمہارے دلوں کو مردہ کر رکھا ہے (۱) تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور پھر اس کے حق کو ادا نہیں کیا (۲) تم نے کتاب اللہ کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا (۳) تم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کیا اور پھر ان کی سنتوں کو چھوڑ دیا (۴) تم نے شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا اور پھر اس کی پیروی کرنے لگے (۵) تم



نے کہا ہمیں جنت سے پیار ہے مگر اس کے لئے تم نے کوئی عمل نہیں کیا (۶) تم نے کہا ہم جہنم سے ڈرتے ہیں اور پھر تم نے اپنی جانیں اس کیلئے رہن رکھ دیں (۷) تم نے کہا موت حق ہے اور پھر تم نے اس لئے کوئی تیاری نہیں کی (۸) تم اپنے بھائیوں کی عیب جوئی میں لگے رہے اور تم نے اپنے عیوب کو نظر انداز کر دیا (۹) تم نے اپنے رب کی نعمتیں کھائیں مگر انکا شکر ادا نہ کیا (۱۰) تم نے اپنے مردے دفنائے اور پھر ان سے عبرت نہ لکڑی۔  
(ابو نعیم فی الحلیۃ ج ۸ ص ۱۵)

یہاں یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت اور وسعت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا پس دعا کی قبولیت کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ انسان بالکل معصوم بن جائے اور اس سے کسی بھی طرح کوئی گناہ یا برائی سرزد نہ ہو۔۔۔ کیونکہ گناہوں سے معصوم ہونا تو انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے (جبکہ باقی لوگوں کیلئے بس اسی قدر لازم ہے جس کی وہ وسعت و طاقنت رکھتے ہیں)۔

### ﴿ستائیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْأَحَدُ الضَّمَدُ“ ہے۔

بعض علماء کرام نے ان دونوں ناموں کو تمام اسماء الحسنیٰ میں اسم اعظم قرار دیا ہے۔

### ﴿اٹھائیسواں قول﴾

اسم اعظم ”رَبَّنَا“ ہے۔

اس قول کی کوئی دلیل تو پیش نظر نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس قول کے قائلین حضرات کے سامنے حضرات انبیاء علیہم السلام کی وہ دعائیں ہوں جو انہوں نے رَبَّنَا کے لفظ سے بکثرت مانگی ہیں۔

### ﴿انیسواں قول﴾

اسم اعظم ”أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“ ہے۔

یہ بعض اہل علم کا قول ہے اور ان کی دلیل حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے انہوں نے ان الفاظ سے دعا فرمائی:

رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِیَ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (الانبیاء ۸۴)

پس اللہ تعالیٰ نے انہیں مصیبت سے عافیت عطا فرمادی۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت بھی اس قول کی تائید کرتی ہے:

حضرت ابو امامہ باجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہے والوں کیلئے مقرر ہے پس جو شخص تین بار ”یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ“ کہتا ہے تو فرشتہ اسے فرماتا ہے بے شک اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تمہاری طرف متوجہ ہے پس (جو مانگنا چاہو) مانگو۔  
(المجالس السنیہ ص ۴۵)

### ﴿تیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْوَهَّابُ“ ہے۔

اس قول کی دلیل حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے اسم اعظم الْوَهَّابُ تھا جب انہوں نے یہ دعا مانگی:

رَبِّ اغْفِرْ لِّیْ وَهَبْ لِّیْ مُلْکًا لَا یَبْغِیْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(ص ۳۵)

ترجمہ: ”اے پروردگار میری مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بے شک تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔“  
پس انہیں بے مثل عظیم الشان بادشاہت عطا فرمادی گئی۔

### ﴿اکیسواں قول﴾

اسم اعظم ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ“ ہے۔

بعض اہل علم حضرات کا یہی موقف ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ممکن ہے کہ اس قول کے قائلین حضرات اس بات سے استدلال کرتے ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے یہی کلمہ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ) ارشاد فرمایا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی بڑی مصیبت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسم اعظم ہی کو دعا کیلئے اختیار فرمایا ہوگا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مصیبت سے نجات پانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلمہ قبولیت کی تاثیر رکھتا ہے۔ اور اسم اعظم کی یہی تاثیر ہے کہ اس کے ذریعے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے



ذریعے سے اٹھنے والی پکار سنی جاتی ہے۔

صحیح بخاری وغیرہ کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** ہی پڑھا تھا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ ارشاد فرمایا تھا، جب آپ کو (غزوہ حراء الاسد کے موقع پر) دشمنوں کی کثرت اور تیاری سے ڈرانے کی کوشش کی گئی تھی۔ کافی قولہ تعالیٰ:

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا  
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ (آل عمران ۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم کسی بڑے معاملے میں پھنس جاؤ (یا کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ) تو کہو  
**حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** (ابن مردویہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت غم پہنچتا تو آپ اپنا ہاتھ مبارک سرورۃ الہی پر پھیرتے پھر لمبا سانس بھرتے اور ارشاد فرماتے **حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** (اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

(الدر المنثور للسيوطی وابن ابی الدنیا فی الذکر)

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
**حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ** ہر خوفزدہ کی امان ہے۔

## ﴿بتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْغَفَّارُ“ ہے۔

یہ الغفر سے ہے۔ جس کا معنی ہے پردہ۔ اور غفار وہ ہے جو خوبیوں کو ظاہر فرماتا ہے اور عیبوں کو چھپاتا ہے اور گناہ بھی ان عیوب میں سے ہیں جن کی وہ پردہ پوشی فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۝ (الحٰۃ ۸۲)

ترجمہ: ”اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے پر چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں۔“

بعض محققین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں سات صفات رکھی ہیں (۱) حیاة (زندگی) (۲) علم (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سماعت (۶) بصارت (۷) کلام۔ اور ان سات صفات کو انسان کیلئے آئینہ بنایا ہے کہ جب وہ اس میں غور کرتا ہے تو اپنے خالق کو پہچان لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے انسان میں ان صفات کی اعداد (مخالف صفات) بھی رکھی ہیں (۱) موت (۲) جہالت (۳) عاجز ہونا (۴) رباہ (انکاری ہونا) (۵) بہرا ہونا (۶) اندھا ہونا (۷) گونگا ہونا..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی جہالت کو علم سے ڈھانپ دیتا ہے اور اس کی غفلت کی موت کو شہادت کی زندگی سے ڈھانپ دیتا ہے اس طرح اس کی مذموم صفات اچھی صفات کے ذریعے مٹ جاتی ہیں۔ اسلاف میں سے بعض فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے مال و اولاد میں کثرت اور رزق میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ روزانہ ستر بار (۷۰) کہے ”اَسْتَغْفِرُ اللہَ اِنَّہٗ كَانَ غَفَّارًا“ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں بے شک وہ غفار ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَسْتَغْفِرُ رَبَّکُمْ ۚ اِنَّہٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ  
مِذْرَارًا ۝ وَیُمْدِدْ کُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنَیْنٍ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنَّتٍ وَیَجْعَلْ  
لَّکُمْ أَنْهَارًا ۝ (نوح ۱۰-۱۲)

ترجمہ: ”اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر  
آسمان سے مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا  
اور (ان میں) تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔“

ایک حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی استغفار کا التزام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر  
پریشانی سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے نجات کا سامان فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتے  
ہیں جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا۔

## ﴿تینتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”خَيْرُ الْوَارِثِیْنَ“ ہے۔

بعض علماء کا یہ قول حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کو دیکھ کر ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:



وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

(الانبیاء-۸۹)

ترجمہ: ”اور زکریا کو (یا دیکرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔“

اس دعا کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمادئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَاهُ زَوْجَهُ ۖ (الانبیاء-۹۰)

### ﴿چونتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“ ہے۔  
بعض علماء کرام کا یہی موقف ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس قول کی دلیل یہ حقیقت بن سکتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کئی بڑے واقعات اور اہم امور کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان دونوں اسموں کو ذکر فرمایا ہے: (إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کے مواقع پر غور فرمانے سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے)

### ﴿پینتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”سَمِيعُ الدُّعَاءِ“ ہے۔

بعض علماء کرام کا یہی موقف ہے اور ان کی دلیل حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا ہے۔

قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ

الدُّعَاءِ ۝ (ال عمران ۳۸)

ترجمہ: ”(اور) کہا پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعا

سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور انہیں یحییٰ علیہ السلام (بیٹے) عطا فرمادئے اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کمافی قولہ تعالیٰ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۖ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝

(ابراہیم-۳۹)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے، بے شک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے۔“

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نام (سَمِيعُ الدُّعَاءِ) اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے اور حمد و شکر کے اس عظیم مقام کا تقاضا اسم اعظم کا ذکر ہے۔

### ﴿چھتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”سورہ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورہ حشر کی آخری چھ آیات“ ہیں۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے دعا کرنا چاہو تو سورہ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورہ حشر کی آخری چھ آیات پڑھو آیات پڑھنے کے بعد کہو: اے وہاں جو ان صفات والا ہے، میری یہ حاجت پوری فرما۔ پس اللہ کی قسم اگر کوئی شقی (بد بخت) ان کے ذریعہ دعا مانگے گا تو سعید (خوش بخت) ہو جائیگا۔

### ﴿سینتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْقَرِيبُ“ ہے۔

یہ بعض بڑے صاحب مقامات عارفین کا قول ہے۔۔۔۔۔ اس قول کی کوئی دلیل ہمارے سامنے نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

### ﴿اڑتیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ الْعَلِيمُ“ ہے۔

بعض عارفین و اہل علم کا یہ موقف ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید ان کی دلیل حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی کرامات ہوں۔ کیونکہ بعض آثار سے ثابت ہے کہ حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے کئی مقامات پر ان چار اسماء کے ذریعہ دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ہر بار حضرت



علاء رضی اللہ عنہ کیلئے کوئی بڑی کراست ظاہر ہوئی۔

## ﴿ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی بعض کرامات ﴾

امام ابو بکر محمد بن ولید رحمہ اللہ کتاب المدعا میں مطرف بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں خلیفہ منصور کے پاس گیا تو انہیں سخت غمزدہ پایا۔ وہ اپنے بعض احباب کو کھونے کی وجہ سے چپ سادھے بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا اے مطرف! مجھ پر ایسا غم سوار ہو چکا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا جس نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی ایسی دعا ہے جسے پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھ سے اس غم کو دور فرما دے؟ میں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین مجھے محمد بن ثابت رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے کان میں پھر گھس گیا اور اس کے دماغ تک جا پہنچا۔ وہ شخص سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور دن رات غیند سے محروم تھا تب اسے حضرت حسن بصری کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ والی دعا پڑھو جو انہوں نے جنگل اور سمندر میں پڑھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی تھی۔ بیمار شخص نے کہا اللہ ﷻ تم پر رحم کرے وہ کونسی دعا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بحرین کی طرف بھیجا گیا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ ہم ایک ویران صحرا میں سے گزرے جہاں سخت پیاس نے ہمیں اتنا ستایا کہ ہمیں ہلاکت کا خوف ہونے لگا۔ تب حضرت علاء رضی اللہ عنہ سواری سے اترے انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہا یا حَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ اسْقِنَا (ہمیں سیراب فرما) یہیں اسی وقت ایک بدلی آئی جیسے کسی پرندے کا پر ہو وہ ہم پر خوب برسی یہاں تک کہ ہم نے برتن بھی بھر لئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا۔ پھر ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک سمندری خلیج پر پہنچے (جو اس قدر گہری تھی کہ) اس دن سے پہلے اور نہ اس کے بعد اس میں کوئی داخل ہوا۔ ہمیں وہاں کوئی کشتی نہیں ملی تو حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یا حَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ اجْزُنَا (ہمیں پار فرما) پھر انہوں نے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی اور فرمایا: اللہ ﷻ کے نام سے پار کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پر چل رہے تھے بخدا ہم میں کسی کے پاؤں یا ہمارے کسی جانور کے کھرتک گلیے نہیں ہوئے۔ ہمارا لشکر چار ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ یہ واقعہ سن کر بیمار آدمی نے ان اسماء

کے ذریعے دعا کی۔ اللہ ﷻ کی قسم ہم ابھی وہیں تھے کہ پھر اس کے کان سے نکل گیا، وہ بھنکنا رہا تھا۔ یہاں تک کہ دیوار سے جا ٹکرایا اور وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ یہ سن کر خلیفہ منصور قبلہ رو ہوئے اور انہوں نے تھوڑی دیر ان اسماء کے ذریعے دعا مانگی پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ اے مطرف! اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے کھانا منگو لیا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا اور میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ (حیات النبی ان اللہ میری رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ ج ۱ صفحہ ۱۹۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جہاد سے واپسی پر حضرت علاء رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے ہم نے انہیں غسل و کفن کے بعد قبر کھود کر دفن دیا۔ دفن کے بعد ایک (مقامی) شخص آیا اور کہنے لگا یہ (مدفن) کون ہیں؟ ہم نے کہا یہ ایک بہترین انسان علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے کہا یہ زمین مردوں کو باہر اگل دیتی ہے تم لوگ اگر انہیں میل دو میل دور لے جاؤ تو وہاں کی زمین مردوں کو قبول کرتی ہے۔ ہم نے کہا ہمارے ساتھی (حضرت علاء) کا کیا قصور ہے کہ ہم انہیں درندوں کا لقمہ بنا کر چھوڑ جائیں؟ چنانچہ ہم نے قبر کھودنے پر اتفاق کر لیا۔ جب ہم نے قبر کھودی تو حضرت علاء رضی اللہ عنہ اس میں موجود نہیں تھے اور قبر تاحد نظر نور سے جگمگا رہی تھی۔ ہم نے یہ دیکھ کر واپس مٹی ڈال دی اور اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ (ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ)

## ﴿ انتالیسوا قول ﴾

اسم اعظم ”السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“ ہے۔  
یہ بعض علماء کا موقف ہے، مگر اس پر کوئی معتبر دلیل موجود نہیں ہے۔

## ﴿ چالیسوا قول ﴾

اسم اعظم ”الْوَدُودُ“ ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے مگر اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ شیخ احمد زروق کہتے ہیں الودود اسم اعظم ہے اس تاجر کی دعا میں جس نے (ذاکوے) پختہ کیلئے) یہ دعا پڑھی تھی :

يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا مُبْدِي يَا مُعِيدُ أَسْأَلُكَ بِسُورِ وَجْهِكَ الَّذِي مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِي قَدَّرْتَ بِهَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ



الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُغِيثُ اغْنِنِي (تین بار)  
یہ دعا پڑھتے ہی آسمان سے فرشتہ اتر اور اس نے ڈاکو قتل کر دیا۔

### ﴿اكتالیسواں قول﴾

اسم اعظم ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“ (یہین ۵۸) ہے۔  
بعض علماء نے اسے ذکر کیا ہے مگر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

### ﴿بیالیسواں قول﴾

اسم اعظم سورہ حج کی اس آیت میں ہے :  
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ  
(حج ۵۸)

### ﴿تینتالیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْمَانِعُ“ ہے۔  
مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں یہ قول دیکھا ہے مگر اس پر کوئی دلیل  
موجود نہیں ہے اور نہ یہ اسم قرآن پاک میں وارد ہوا ہے۔ لیکن اس کا اسماء الحسنیٰ میں سے ہونا اتفاق  
مسئلہ ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک ہے :  
”اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ“

### ﴿چوالیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ“ ہے۔  
مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں یہ قول دیکھا ہے مگر اس پر کوئی  
دلیل موجود نہیں ہے۔

### ﴿پینتالیسواں قول﴾

اسم اعظم ”الْعَلِيمُ“ ہے۔

شاید اس قول کی دلیل یہ ہو کہ عظیم علم سے مشتق ہے اور علم ایک عظیم المرتبت اور بلند شان نعمت  
ہے۔ پس اس سے جو اسم مشتق ہے وہ بھی دیگر اسماء کے مقابلے میں زیادہ اشرف و افضل ہوگا۔

### ﴿چھیالیسواں قول﴾

اسم اعظم قرآنی سورتوں کے آغاز میں نازل ہونے والے حروف ہیں۔ جنہیں علماء حروف  
نورانیہ بھی کہتے ہیں اور وہ چودہ ہیں :

ا، ح، د، ط، ک، ل، م، ن، س، ع، ق، ص، ی  
یہ قول اس بات پر مبنی ہے کہ قرآنی حروف مقطعات اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں۔ جیسا کہ کئی علماء اور  
مفسرین کا مذہب ہے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔  
ابن جریر رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کرتے ہیں کہ اَلَمْ، اور حَمَّ اور طَسَّ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم ہیں۔ (الدر المنثور للسيوطی)

### ﴿سینتالیسواں قول﴾

اسم اعظم ”اللطيفُ“ ہے۔  
یہ علماء کبار، عارفین، محققین اور اصحاب کشف حضرات کی ایک جماعت کا موقف ہے۔ اور  
انہوں نے اس اسم مبارک کے لطیف اثرات اور عظیم ثمرات کی تصریح فرمائی ہے، ان افراد کے  
لئے جو اس اسم کا ہمیشہ ورد رکھیں۔  
حضرت شیخ یافعی رحمہ اللہ نے اس اسم کا ایک مجرب وظیفہ بیان فرمایا ہے۔ یہ عمل بے انتہا  
برکات کا حامل اور حوائج کے پورا ہونے میں اکسیر ہے اور غم اور پریشانی کے ازالہ کے لئے بھی  
مجرب ہے اور وہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد مکمل طہارت کی حالت میں یہ اسم ایک مجلس میں سولہ  
ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھا جائے۔  
اس اسم کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خیر، رزق اور برکت کے حصول کے لئے ہر  
نماز کے بعد ۱۲۹ بار پڑھا جائے، پھر آخر میں یہ آیت مبارکہ پڑھیں :

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝



شیخ ابو بکر الکلامی الشافعی رحمہ اللہ نے ایک کتاب (المنہج الحنیف فی تصریف اسمہ تعالیٰ "اللطیف") تحریر فرمائی ہے۔ یہاں ہم اس میں سے اس اسم مبارک کے بعض خواص و فوائد ذکر کر رہے ہیں:

(۱) جو شخص رزق میں آسانی کا طلبگار ہو وہ روزانہ ۲۹ بار یہ اسم پڑھے (انشاء اللہ) اپنے رزق و مال میں برکت دیکھے گا۔

(۲) جو کوئی کسی تنگی یا قید سے خلاصی چاہتا ہو وہ یہ اسم ۲۹ بار روزانہ پڑھے اور آخر میں یہ آیت پڑھے:

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (یوسف: ۱۰۰)

(۳) جو کوئی کسی معاملے میں بہتری اور اچھی صورت معلوم کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے پھر جس قدر ہو سکے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرے پھر جس قدر ہو سکے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر ۲۹ بار یا لطیف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (الملک: ۱۴)

يَا هَادِي! يَا لَطِيفُ! يَا خَبِيرُ! اهْدِنِي وَارْنِي وَخَبِّرْنِي فِي مَنَامِي مَا يَكُونُ مِنْ أَمْرِ..... یہاں اپنی حاجت بیان کرے..... بِحَقِّ سِرِّكَ الْمَكْنُونِ

وَمِنْ آيَتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۖ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ (الروم: ۲۵)

یہ دعا پڑھ کر سو جائے۔ (انشاء اللہ) وہ اپنا مطلوب و مقصود رات کے پہلے دوسرے یا تیسرے حصے میں دوران خواب دیکھ لے گا۔

اسم اللطیف کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ یہ تمام تکلیفوں اور امراض کا زود اثر علاج ہے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ہر حرف اس حرف کے عدد کی مقدار صاف برتن میں لکھا جائے۔ الف ۱۱ مرتبہ دونوں لام ۱۲ مرتبہ طاء ۱۰ مرتبہ یاء ۱۱ مرتبہ اور فاء ۸۱ مرتبہ۔ پھر اس پر یہ اسم ایک سو ساٹھ بار پڑھا جائے۔ اللطیف کے لفظ سے۔ پھر یہ اس مریض کو پلایا جائے جس پر

امراض کی یلغار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا یاب ہوگا۔

بعض صاحب اسرار مشائخ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ سولہ مرتبہ کسی پاک برتن میں لکھا جائے پھر اس پر آیات شفاء پڑھی جائیں پھر اسے زمزم یا نیل کے پانی سے اور اگر یہ نہ ملیں تو عام پانی سے دھو کر اس شخص کو پلایا جائے جسے کوئی سخت بیماری لاحق ہو تو اگر اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے علم میں باقی ہے تو اسے جلد ہی شفا نصیب ہو جائے گی اور اگر اس کے لئے موت لکھی ہے تو اس کا درد کم ہو جائے گا اور موت اس پر آسان ہو جائے گی۔ اس کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے اور وہ کامیاب رہا ہے۔ آیات شفاء یہ چھ آیات ہیں:

(۱) وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝ (التوبہ: ۱۳)

(۲) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۝ (یونس: ۵۷)

(۳) يُخْرِجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۚ (الزلزال: ۲۹)

(۴) وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ (نہ اسرایل: ۸۴)

(۵) وَإِذَا مَرَضْتَ فَهُوَ يَشْفِيكَ ۝ (الشعراء: ۸۰)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً ۚ (حم السجدہ: ۴۴)

کہا جاتا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حجاج کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان کلمات کے ذریعے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا لَطِیْفًا قَبْلَ كُلِّ لَطِیْفٍ يَا لَطِیْفًا بَعْدَ كُلِّ لَطِیْفٍ يَا لَطِیْفًا بِخَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ بِمَا لَطَفْتَ بِهِ بِخَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَلَطَّفَ بِيْ فِیْ خَفِیْ لَطْفِكَ الْخَفِیِّ مِنْ خَفِیْ لَطْفِكَ الْخَفِیِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اِنَّكَ لَطِیْفٌ لَطِیْفٌ (بیس مرتبہ)

جب آپ نے حجاج کے پاس تشریف لائے وقت یہ دعا پڑھی تو حجاج نے آپ کا خوب



استقبال کیا، آپ کی تعظیم کی اور آپ کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور آپ کی خدمت کی۔ حالانکہ پہلے وہ قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا۔

کئی علماء کرام اور عارفین نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ **يَا لَطِيفُ** اور **رُودِ شَرِيف** کی کثرت ایک عجیب و غریب، سرلیج التا خیر اور نافع عمل ہے جس کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، مصیبتیں نکل جاتی ہیں ظالموں کا خوف جاتا رہتا ہے اور نفرو فاقے سے جان چھوٹ جاتی ہے، پس جو شخص مصیبتوں اور پریشانیوں کے خوفان میں پھنس چکا ہو اور اس کی ہمت جواب دے چکی ہو۔ اور اس کا دل غموم و ہوم کی شدت سے پھٹا جا رہا ہو اسے چاہئے کہ **يَا لَطِيفُ** اور **رُودِ شَرِيف** دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو لازم پکڑ لے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک ہزار بار یا لطیف پڑھے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو صبح اور شام ہزار ہزار بار پڑھ لے انشاء اللہ بہت جلد مصیبت سے چھٹکارا پالے گا اسی طرح ہر نماز کے بعد ایک سو بار **رُودِ شَرِيف** پڑھے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو صبح شام سو سو بار پڑھ لے پھر ان دونوں (یعنی یا لطیف اور **رُودِ شَرِيف**) کا ثواب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ کرے اس ارادے سے کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام پریشانیوں اور مصیبتوں سے خلاصی عطا فرمائے۔ انشاء اللہ پلک جھپکنے سے پہلے اس کی فریاد قبول کی جائے گی۔ یہ عمل اس شخص کے لئے بھی مفید ہے جو قرضوں میں جکڑا ہوا ہو اور قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ یا جو عیال دار ہو اور مالی تنگی کا شکار ہو۔ یا جسے کسی ایسے ظالم کا خوف ہو جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکتا ہو۔ یا اسے اپنے قرض خواہوں کی طرف سے شریچے کا خطرہ ہو الغرض کسی کا بھی خوف لاحق ہو تو یہ عمل اکسیر ہے۔ اور اگر اس عمل کے ساتھ کچھ صدقہ (تھوڑا ہو یا زیادہ) دے دے تو اس کی تاثیر دو آتش ہو جائے گی۔ (ہذا شخص ما ذکر الشیخ الفوتی القوری فی کتاب الرماح)

## ﴿ ایک پراثر حکایت ﴾

کسی زمانے میں ایک بزرگ..... صاحب ورد، قائم اللیل، صائم التہار..... گزرے ہیں ان کا نام محمد تھا مگر ابن حبیر سے زیادہ مشہور تھے۔ شکار کے شوقین تھے۔ ایک بار شکار کے لئے نکلے تو ایک سانپ سامنے آ گیا اور کہنے لگا اے محمد بن حبیر! مجھے پناہ دے دو اللہ تمہیں پناہ عطا فرمائے! انہوں نے پوچھا کس سے؟ کہنے لگا اس دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ تمہارا دشمن کہاں ہے؟ کہنے لگا میرے پیچھے آ رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا تم کس امت سے ہو؟ کہنے لگا محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں۔ انہوں نے اپنی چادر کھول کر کہا اس میں گھس جاؤ۔ کہنے لگا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ انہوں نے فرمایا پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟ کہنے لگا اگر آپ میرے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں تو اپنا منہ کھول لے تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا۔ میری اس بات پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اس کے فرشتے اور اس کے انبیاء اور رسول اور عرش اٹھانے والے فرشتے اور آسمان میں رہنے والے (گواہ ہیں)۔ انہوں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ منہ کے ذریعے ان کے جوف میں داخل ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑا سا آگے چلے تھے کہ ایک نیزہ بردار شخص سے ان کا سامنا ہوا۔ اس نے کہا اے محمد! میں نے کہا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کیا آپ نے میرے دشمن کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا آپ کا دشمن کون ہے؟ کہنے لگا ایک سانپ۔ میں نے کہا نہیں دیکھا۔ وہ آدی چلا گیا اور میں نے اپنی اس بات پر کہ نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ سے ایک سو بار استغفار کیا..... تھوڑی دیر بعد سانپ نے اپنا منہ باہر نکال کر کہا دیکھو میرا دشمن موجود ہے یا چلا گیا؟ میں نے دیکھ کر جواب دیا کہ وہ جا چکا اب اگر تم نکلتا جا ہو تو نکل آؤ مجھے کوئی شخص نظر نہیں آ رہا۔ اس نے کہا اے محمد! اب تم سے بات ہوگی۔ تم دو چیزوں میں سے ایک پسند کر لو یا تو میں تمہارے جگر کے ٹکڑے کیے دیتا ہوں یا تمہارے دل میں سوراخ کر کے تمہیں بے روح چھوڑ جاتا ہوں۔ میں نے کہا سبحان اللہ تمہارے عہد اور تمہاری قسم کا کیا ہوا؟ اس قدر جلدی بھول گئے؟ اس نے کہا اے محمد! میں نے اس دشمن کو ابھی تک نہیں بھلایا جو تمہارے باپ آدم اور میرے درمیان تھی کہ میں نے اسے جنت سے نکلوا دیا تھا، تم نے کیوں نا اہل کے ساتھ بھلائی کی؟ میں نے کہا تم مجھے ضرور مارو گے؟ اس نے کہا بالکل۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مجھے اتنی مہلت تو دو کہ میں اس پہاڑ کے دامن میں جا کر اپنے لیے جگہ برابر کر لوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ میں زندگی سے مایوس ہو کر پہاڑ کی طرف چل پڑا میں نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی اور یہ دعا پڑھی:

**يَا لَطِيفُ! يَا لَطِيفُ! الطَّفُ بِيْ بِطَفِكَ الْخَفِيِّ يَا لَطِيفُ! بِالْقُوَّةِ  
الَّتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلٰى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمْ الْعَرْشُ اَنْ سُسْتَقَرَّكَ مِنْهُ اِلَّا  
مَا كَفَيْتَنِيْ هٰذِهِ الْحَيَّةَ**

میں آگے بڑھا تو میرا سامنا ایک پاک صاف، خوشبو سے مہکتے خوبصورت شخص سے ہوا۔



انہوں نے مجھے سلام کیا۔ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا کیا ہوا تمہارا رنگ کیوں فق ہے؟ میں نے کہا ایک ظالم دشمن کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا تمہارا دشمن کہاں ہے؟ میں نے کہا میرے پیٹ میں۔ انہوں نے کہا اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا تو انہوں نے ریتوں کے پتے جیسا ایک سبز پتا میرے منہ میں ڈال دیا اور مجھے کہا اسے چبا کر نگل لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرے پیٹ میں سخت مروڑ اٹھی اور وہ سانپ نکلے نکلے ہو کر اجابت کے رستے نکل گیا۔ مصیبت سے چھٹکارے کے بعد میں اس شخص سے چٹ گیا اور میں نے پوچھا آپ کون ہیں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے۔ وہ ہنس کر فرمانے لگے کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا جب تمہارے ساتھ سانپ والا معاملہ پیش آیا اور تم نے دعاء مانگی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑانے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت و جلال کی قسم ہے کہ وہ سب کچھ میرے سامنے ہے جو سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس جانے کا حکم دیا۔ میرا نام معروف (احسان و بھلائی) ہے میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں۔ مجھے حکم دیا کہ میں جنت میں جا کر سبز پتا لاؤں اور تم سے ملوں۔ اے محمد! ہمیشہ احسان کرتے رہو کیونکہ یہ برائی کی ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ جس پر تم نے احسان کیا اگر وہ اسے ضائع بھی کر دے تو وہ (احسان) اللہ تعالیٰ کے ہاں ضائع نہیں ہوتا۔

## ﴿ انمول جواہر ﴾

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ان عمدہ صفات کو مضبوطی سے تھام لو دونوں جہاں کی سعادتیں تمہیں نصیب ہوں گی:

(۱) کافروں میں سے کسی کو یا راہِ مومنوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔

(۲) تھوڑی کو دنیا میں اپنا توشہ بنا کر چلو۔

(۳) خود کو مردوں میں شمار کرو۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دو۔

(۵) تمہارے لیے عمل صالح کافی ہے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(۶) اور کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكِتٰبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوا سَمِعْنَا

## وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

پس جو کوئی ان اچھی صفات کو مضبوطی سے اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا میں ان چار چیزوں کا ضامن بن جاتا ہے:

(۱) بات میں سچائی

(۲) عمل میں اخلاص

(۳) روزی بارش کی طرح

(۴) شر سے حفاظت

اور ان چار چیزوں کا آخرت میں ضامن بن جاتا ہے:

(۱) عظیم مغفرت

(۲) انتہائی قرب

(۳) جنت میں داخلہ

(۴) اونچے مقام تک وصول

○ اگر قول میں صداقت (بات میں سچائی) چاہتے ہو تو (سورہ) اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ

الْقَدْرِ پڑھنے کا اہتمام کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ بارش کی طرح روزی ہرے تَوَقَّلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کو ہمیشہ پڑھو۔

○ اگر لوگوں کے شر سے حفاظت و سلامتی کے طلبگار ہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا

اہتمام کرو۔

○ اگر غیر روزی اور برکت کا حصول چاہتے ہو تو اس دعا کا اہتمام کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ هُوَ نِعَمَ

الْمَوْلٰى وَنِعَمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ اور سورہ یسین پڑھنے کا اہتمام کرو۔ تمہیں بارش کی

طرح (کثیر) روزی نصیب ہوگی۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر پریشانی سے نجات اور ہر تنگی سے کشادگی عطا فرمائے

اور تمہیں ایسی جگہ سے روزی دے جہاں سے تمہیں گمان تک نہ ہو تو پھر استغفار کو لازم پکڑو۔

○ اگر ان چیزوں سے حفاظت چاہتے ہو جو تمہیں خوفزدہ اور دہشت زدہ کرتی ہیں، تو یہ دعا پڑھو:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ



عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ.

۱۵ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہ گھڑی معلوم ہو جائے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں تو اذان کے وقت کا اہتمام کرو اور اذان کا جواب دو۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس شخص پر کوئی تکلیف یا سختی آپڑے تو وہ اذان کا جواب دے۔

۱۵ اگر کسی تکلیف دہ معاملے سے حفاظت چاہتے ہو تو یہ دعاء پڑھو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَبَدًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا.

حدیث شریف میں ہے: مجھے جب بھی کوئی مشکل (تکلیف دو) معاملہ پیش آیا تو جبریل تشریف لائے اور انہوں نے کہا اے محمد فرمائیے: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الٰہی آخرہ ۱۵ اگر چاہتے ہو کہ اس پریشانی، خوف اور غم سے نجات پاؤ جو تمہیں لاحق ہے تو کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیْتِیْ بَیْدُكَ مَا ضَیَّ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءِكَ اَسْأَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ سَمِیْتَ بِہٖ نَفْسُكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ اسْتَاثَرْتُ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ پس تمہاری فکر و پریشانی اور خوف و غم اور دکھ دور ہو جائیں گے۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ننانوے بیماریوں سے شفا دیں، جن میں سے ہلکی بیماری دیوانگی ہے تو وہ دعا پڑھو جو حدیث شریف میں آئی ہے (یعنی) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بے شک یہ مذکورہ بیماریوں کی دوا ہے۔

۱۵ اگر بہترین آدمی بننا چاہتے ہو تو لوگوں کو نفع پہنچانے والے بنو۔

۱۵ اگر لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو مضبوطی کے ساتھ اس حدیث پر عمل کرو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر

عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کے لئے حاضر ہوں اے اللہ ﷻ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار فرمائیں: (۱) حرام سے بچو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے (۲) اس پر راضی رہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے (۳) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن بن جاؤ گے (۴) لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تم مسلمان بن جاؤ گے (۵) زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

۱۵ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں احسان کا خالص درجہ نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو بے شک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

۱۵ اگر اپنے ایمان کی تکمیل چاہتے ہو تو اپنے اخلاق کو درست کرو۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں تو پھر اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس تک پہنچاتا ہے۔

۱۵ اگر اہل اطاعت میں سے بننا چاہتے ہو تو ان چیزوں کو ادا کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائی ہیں۔

۱۵ اگر گناہوں سے پاک صاف حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہو تو غسل جنابت اور جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرو جب تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہارا حشر ہدایت والے نور کے ساتھ ہو اور تم اندھیروں سے محفوظ رہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ کرو۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گناہ کم ہوں تو پھر ہمیشہ استغفار کا اہتمام کرو۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ تم پر رزق کی وسعت بارش کی طرح ہو تو ہمیشہ طہارت کا ملکہ کا اہتمام کرو۔

۱۵ اگر اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر غصہ نہ کرو۔

۱۵ اگر مستجاب الدعوات بننا چاہتے ہو تو حرام سے بچو اور سودا و حرام مال کھانے سے پرہیز کرو۔

۱۵ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق کے سامنے رسوا نہ کرے تو اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرو۔



○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائے تو تم لوگوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرو بے شک اللہ تعالیٰ مستشار ہے اور اپنے پردہ پوشی کرنے والے بندوں کو پسند فرماتا ہے۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گناہ مٹ جائیں تو کثرت سے استغفار، خشوع و خضوع اور تنہائی میں نیکیوں کا اہتمام کرو۔

۱۵ اگر بڑی نیکیاں چاہتے ہو تو حسن اخلاق، تواضع اور مصیبتوں پر صبر کو لازم پکڑو۔

۱۰ اگر بڑے گناہوں سے بچنا چاہتے ہو تو برے اخلاق اور عملی بخل سے بچو۔

۵ اگر جبار جل شانہ کا غصہ اپنے اوپر ٹھنڈا کرنا چاہتے ہو تو پھر صدقہ کو مخفی رکھنے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تمہارا قرضہ اتر جائے تو وہ دعا پڑھو جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بتائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا اگر تم پر پہاڑ جتنا قرضہ بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا فرما دے گا، وعایہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ  
عَمَّنْ سِوَاكَ.

اور ایک حدیث میں آیا ہے اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ برابر سونا قرض ہو پھر وہ ان الفاظ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ وہ قرض ادا فرما دے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْكَرْبِ. اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْهَمِّ. اَللّٰهُمَّ مُجِيبَ  
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ. رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا. اَسْئَلُكَ  
اَنْ تَرْحَمَنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ سِوَاكَ.

۵ اگر کسی ہلاکت سے بچنا چاہو تو اس دعا کو لازم پکڑو جو حدیث میں آئی ہے (حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جب تم کسی ہلاکت میں جا پڑو تو کہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے ہر طرح کی بلاء کو دور فرما دیں گے۔

○ اگر ان لوگوں سے بچنا چاہو جن کے شر کا تمہیں اندیشہ ہو تو حدیث میں وارد ہونے والی یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْجَعُ لَكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ اور

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

○ اگر حکمران کے شر کا اندیشہ ہو اور تم اس سے بچنا چاہو تو حدیث شریف کی یہ دعاء پڑھو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ لَا إِلَهَ

إِلَّا أَنْتَ - اور مستحب ہے کہ اس کے ساتھ بچھلی دعا بھی ملا لیں اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ  
فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اور حدیث شریف میں ہے! جب تم کسی ایسے حکمران کے پاس آؤ جس سے تم ڈرتے ہو اور تمہیں اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوگا تو کہو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا  
أَخَافُ وَأَحْذَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۵۔ اگر دین پر ثبات قلبی چاہتے ہو تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مشغول ہو کر غافل نہ رہو۔

اللَّهُمَّ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ اور ایک روایت میں ہے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّثْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ.

○ مشائخ فرماتے ہیں جو شخص کسی ایسے حکمران کے سامنے جائے جس کے شر کا اسے اندیشہ ہو تو یہ آیت تلاوت کرے:

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝  
الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ  
مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمَسَّ لَهُمْ سُوءٌ وَأَتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو

فَضْلٌ عَظِيمٌ ۝

○ اگر خیر اور رزق کی فراوانی چاہتے ہو تو ہمیشہ سورہ الم نشرح اور سورۃ الکافرون پڑھو۔

○ اگر لوگوں سے پروہ چاہتے ہو تو ہمیشہ یہ پڑھو:



اللَّهُمَّ اسْتُرْنِي بِسِتْرِكَ الْجَمِيلِ الَّذِي سَتَرْتَ بِهِ نَفْسَكَ  
فَلَا عَيْنٌ تَرَكَ.

o اگر بھوک پیاس سے بچنا چاہتے ہو تو سورہ لایلاف قریش کا اہتمام کرو۔ یہ بارہا کی مجرب ہے۔

o اگر اپنی تجارت یا مال کے بارے میں ڈرتے ہو تو سورہ الشعراء لکھ کر تجارت کی جگہ لٹکا دو۔ تجارت خوب پھلے پھولے گی۔

o جو کوئی سورہ القصص لکھ کر اس پر لٹکا دے جس کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو یہ سورہ اس کے لئے امان بن جائے گی۔ یہ بہت لطیف اور مجرب راز ہے۔

هذا..... واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اجل و اوسع

(حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ یہ جواہر بے شک بہت قیمتی ہیں۔ بندہ خود کو، اپنے اہل و عیال کو، اپنے خاندان والوں کو، اپنی اولاد کو، اپنے دوست احباب اور مجاہد ساتھیوں کو ان کی وصیت کرتا ہے۔ ان نصیحتوں کو پڑھتے رہیں اور ان پر مضبوطی سے عمل کریں نیز یہ کہ (۱) ہمیشہ اہل حق اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں (۲) دنیا کی محبت سے بچیں (۳) قرض کا لین دین نہ کریں (۴) جہاد اور اس کی تیاری سے غافل نہ ہوں (۵) انسانوں میں سے کسی سے کوئی دنیوی غرض نہ رکھیں (۶) اپنی شکل و صورت اور رہن سہن سنت کے مطابق بنائیں (۷) اپنے وضو، طہارت اور نماز کو بار بار دیکھتے رہیں کہ درست ہیں یا نہیں۔ علماء اور اللہ والوں سے ان کی اصلاح کرائیں (۸) موت کو یاد رکھیں اور ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہیں (۹) شہداء کرام کے اہل خانہ کی حفاظت اور دیکھ بھال کو لازم جانیں (۱۰) اپنی زندگی سے زیادہ اپنے دل کی زندگی کی فکر رکھیں اور شہرت و ریاکاری سے بچیں۔ (فقط بندہ محمد مسعود ازہر)

## ﴿اِثْرَتَا لِسْوَاں قَوْل﴾

اسم اعظم ”رَبِّ رَبِّ“ ہے۔

امام حاکم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس لفظ کے ساتھ روایت لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام رَبِّ رَبِّ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ یا رَبِّ یا رَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے میں حاضر ہوں مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

(اخرج ابن ابی الدنیاء ورواہ عنہ عن عائشہ وبقیہ)

## ﴿اِتْجَا سَوَاں قَوْل﴾

اسم اعظم ”هُوَ اللَّهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“ ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت زین العابدین رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم سکھانے کی دعا کی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ان الفاظ میں ہے:

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

## ﴿اِتْجَا سَوَاں قَوْل﴾

اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا ہر وہ نام جسے کوئی بندہ استغراق کی ایسی حالت میں پکارے کہ اس وقت اس کے دل میں غیر اللہ نہ ہو یعنی پوری طرح ڈوب کر مکمل توجہ کے ساتھ دل و جان سے اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بھی پکارے گا وہی اسم اعظم ہوگا کیونکہ یہ کیفیت جسے نصیب ہوتی ہے اس کی پکار قبول کی جاتی ہے۔ یہ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ اور حضرت جنید رحمہ اللہ کا قول ہے۔

## ﴿اِكْيَا وَنَوَاں قَوْل﴾

اسم اعظم ”خود انسان“ ہے۔

یعنی خود انسان اسم اعظم ہے کہ جب یہ خود کو پہچان لیتا ہے تو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اور اس کے بڑے نام کو بھی پہچان لیتا ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے شیخ عبدالسلام بن مشیش رحمہ اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ شیخ کا ایک چھوٹا بچہ تھا، میں نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ شیخ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھوں (ابھی میں نے پوچھا نہیں تھا کہ) اس بچے نے میری ٹھوڑی پکڑی اور مجھے کہا چچا جان! آپ خود اسم اعظم ہیں اور اسم اعظم آپ میں ہے۔ اس پر حضرت شیخ نے فرمایا بچے نے آپ کو جواب دے دیا ہے، اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ (الشمس ص ۱۴۴)



حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کو علم ظاہری کے ذریعے سمجھنا مشکل ہے (خلاصہ یہ ہے کہ) اسم بمعنی مسمی ہوگا اور انسان جب کامل ہو جاتا ہے اور اس کی روح پاک ہو جاتی ہے اور اس میں ذکر اللہ سما جاتا ہے اور اسے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ جو دعاء بھی کرے گا قبول ہوگی۔ جس دل میں سے غیر اللہ نکل جائے اور اللہ ﷻ کا ذکر سما جائے وہ بڑا دل ہے اور جس وجود پر شریعت کی حاکمیت ہو وہ کامل وجود ہے۔ ایسے بڑے دل اور کامل وجود سے نکلنے والی دعاء بھلا کہاں ٹھکرائی جاتی ہے۔

## ﴿باونواں قول﴾

اسم اعظم ننانوے ناموں کے علاوہ سو کو پورا کرنے والا نام ہے اور اس کے اکثر معانی ننانوے ناموں میں پائے جاتے ہیں اور یہ ذکر ذات ہے ذکر لسان نہیں اور ذات بھی دن بھر میں ایک یا دو بار اس ذکر کی طاقت رکھتی ہے زیادہ کی نہیں۔ کیونکہ یہ ذکر مکمل مشاہدے کے ساتھ ہوتا ہے اور ذات پر جب اس کی تجلی ہوتی ہے تو وہ سارے عالم کو گم کر دیتی ہے اور اس تجلی کی ہیبت عظمت اور جلال میں سب کچھ گم ہو جاتا ہے اس لیے یہ ذکر ذات پر بہت بھاری پڑتا ہے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس ذکر کی طاقت تھی اور آپ ہر دن چودہ مرتبہ یہ ذکر کر لیا کرتے تھے۔

(ہذا المختار والعارف بالله عبد العزيز الدباغ المصري رحمہ اللہ کما فی الاربعین ص ۲۵)

## ﴿ترینواں قول﴾

اسم اعظم ”الْمُحْيِ الْمَمِيتُ“ ہے۔  
یہ بعض علماء کا قول ہے اور اس پر کوئی شرعی و عقلی دلیل موجود نہیں ہے۔

## ﴿چوونواں قول﴾

اسم اعظم ”يَا ظَاهِرُ“ ہے۔  
ایسا بعض کتابوں میں مرقوم ہے۔ مگر کوئی دلیل پیش نظر نہیں ہے۔

## ﴿پچپنواں قول﴾

اسم اعظم ”اللَّهُ الْحَمِيدُ الْقَهَّارُ“ ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے۔ واللہ اعلم بصحته

## ﴿چھپنواں قول﴾

اسم اعظم قُلِ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

(آل عمران ۶۲)

اس پوری آیت میں ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) اصحاب جرح و تعدیل نے اس روایت کی سند پر کلام کیا ہے۔

(کذا فی شرح الشیخانی للحسن الحسین)

## ﴿ستاونواں قول﴾

اسم اعظم ”الْحَقُّ“ ہے۔

یہ بعض علماء کرام کا قول ہے اور اس کی کوئی دلیل ہمارے پیش نظر نہیں ہے۔

## ﴿اٹھاونواں قول﴾

اسم اعظم ”السَّرِيعُ“ ہے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ ”السَّرِيعُ“ کو قبولیت کی تاثیر رکھنے والا اسم اعظم قرار

دیتے ہیں۔

## ﴿انسٹھواں قول﴾

اسم اعظم ”سورہ اخلاص کو ایک ہزار ایک بار تلاوت کرنا“ ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے بعض کتب جیسے خزینۃ الاسرار وغیرہ میں دیکھا ہے کہ اسم اعظم سورہ اخلاص ہے۔ سورہ اخلاص کو ہاد ضو ایک ہی مجلس میں اس طرح پڑھنا کہ صرف پہلی بار کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھیں اور بیچ میں کوئی دنیاوی بات نہ کریں تو یہ اسم اعظم ہے۔ (کذا ذکرہ حضرت افندی خزینۃ الاسرار ص ۱۹۲)

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ سورہ اخلاص کی پابندی کے ساتھ تلاوت ہر خیر کو پانے اور دنیا



آخرت کے ہر شر سے بچنے کا ذریعہ ہے اگر بھوکا اسے پڑھے تو سیر ہو جائے اور پیاسا پڑھے تو سیراب ہو جائے۔

## ﴿ساٹھواں قول﴾

اسم اعظم ”یا اللہ“ ہے۔

منصف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی تائید بہت ساری وجوہات سے ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ یا اللہ (۱۹) اعداد پر مشتمل ہے اور اس عدد میں بہت عجیب اسرار ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب فتح اللہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے (عربی زبان میں دو جلدوں پر مشتمل) یہ کتاب فتح اللہ ایک نئے طرز کی عجیب کتاب ہے کسی اور نے اس طرز پر طبع آزمائی نہیں کی اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے اس کی تالیف کا شرف عطا فرمایا ہے۔ واللہ الحمد والمنہ

## ﴿اکسٹھواں قول﴾

اسم اعظم وہ مبارک دعا ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت فرمائی ہے (کا فی الغنیہ) یہ دعا ہر پریشان حال مصیبت زدہ کے لئے نافع ہے۔ جس غم زدہ مصیبتوں میں مبتلا شخص نے یہ دعا پڑھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت روائی فرمائی ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو خواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دعا اسم اعظم ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں یہ قصہ ذکر فرمایا ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کے گرد ایک شخص کو بعض دردناک اشعار کے ذریعے فریاد کرتے سنا۔ وہ اپنے جرم کی معافی اور مصیبت و بیماری سے خلاصی مانگ رہا تھا۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسے بلوایا وہ ایک خوبصورت شخص تھا اور اس کے جسم کا دایاں حصہ مفلوج تھا۔ حضرت نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں عربی ہوں۔ میرے والد نے مجھے گناہوں سے روکا تو میں نے ان کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کعبہ شریف آئے اور میرے لئے (چند دردناک اشعار پڑھ کر) بددعا کی۔ ابھی وہ دعا سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ مجھ پر وہ مصیبت آگئی جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر جب وہ واپس آئے تو میں نے انہیں راضی کر لیا اور ان سے درخواست کی کہ جس جگہ بددعا کی تھی وہیں

جا کر میرے لیے دعا فرمائیں وہ جانے کے لئے اونٹنی پر سوار ہوئے مگر اس سے گر پڑے اور ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاؤں جو میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو غمزدہ شخص اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرمائیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالَمِ الْخَفِیَّۃِ یَا مَنْ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ  
مَبْنِیَّۃٌ وَیَا مَنْ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ وَیَا مَنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
بِنُورِ جَلَالِہٖ مُشْرِقَۃٌ مُّضِیَّۃٌ وَیَا مُقْبِلًا عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ رَّکِیَّۃٍ  
وَیَا مُسْکِنَ رُغْبِ الْخَآئِفِیْنَ وَاهْلِ الْبَلِیَّۃِ وَیَا مَنْ حَوَآئِجُ الْخَلْقِ  
عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ وَیَا مَنْ نُّجٰی یُوسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْعُبُوْدِیَّۃِ  
وَیَا مَنْ مَنْ لِّیْسَ لَہٗ بَوَّابٌ یُّنَادِیْ وَلَا صَاحِبٌ یُّغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ  
یُّؤْتِیْ وَلَا غَیْرَہٗ رَبُّ یُدْعٰی وَلَا یَزْدَادُ عَلٰی الْحَوَآئِجِ اِلَّا کَرَمًا  
وَّجُوْدًا۔ صَلِّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَعْظِیْنِیْ سُوْلٰی اِنِّکَ عَلٰی  
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس دعا کو سنبھال لو کیونکہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس بیمار شخص نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی۔ پھر اس نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے اس دعا کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ اسم اعظم ہے۔

## ﴿فائدہ شریفہ﴾

یہاں بعض ایسی دعائیں ذکر کی جاتی ہیں جو دعا کے قبول ہونے میں اسم اعظم سے قرب اور مناسبت رکھتی ہیں تاکہ اہل ذوق ان سے نفع حاصل کر سکیں اور حاجتمندان کے ذریعے سے دعا کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ سے مدد طلب کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور وہی بہترین یار و مددگار ہے۔



## ﴿ علامہ سہیلی رحمہ اللہ کے اشعار ﴾

ان اشعار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ قضائے حاجات کے لئے مجرب ہیں علامہ ابو الخطاب بن دحیہ فرماتے ہیں کہ مجھے علامہ سہیلی رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے اور فرمایا ان کے ذریعے سے جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی حاجت پیش کی ہے وہ پوری ہوئی ہے۔ (حیات النعمان للدمیری)

علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے بھی ان اشعار کی تصدیق فرمائی ہے (طبقات الشافعیہ ص ۱۸۱) وہ اشعار یہ ہیں:

يَا مَنْ يُرَى مَا فِي الضُّمِيرِ وَيَسْمَعُ  
يَا مَنْ يُرْجَى لِلشَّدَائِدِ كُلِّهَا  
يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهِ فِي قَوْلٍ كُنْ  
مَا لِي سِوَى فَقْرِي إِلَيْكَ وَبَيْتِي  
مَا لِي سِوَى قُرْعِي لِيَايِكَ حِيلَةٌ  
وَمَنْ الَّذِي أَدْعُو وَأَهْتَفُ بِاسْمِهِ  
خَافَا لِيُجَوِّدَكَ أَنْ تَقْنَطَ عَاصِيَا  
أَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَا يَتَوَقَّعُ  
يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُشْتَكِي وَالْمَقْزُوعُ  
أَمَّنْ فَإِنَّ الْغَيْرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ  
فِيَا لَا فِتْقَارَ إِلَيْكَ فَقْرِي أَذْفَعُ  
فَلَنْ رَهْءُ دُثْرٍ فَأَيُّ بَابٍ أَقْرَعُ  
إِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيرِكَ يُنْمَعُ  
الْفَضْلُ أَجْزَلُ وَالْمَوَاهِبُ أَوْسَعُ

## ﴿ حضرت وہیب رحمہ اللہ کی دعاء ﴾

یزید بن اخس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے وہیب رحمہ اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے۔ ان دعاؤں میں سے جو رو نہیں ہوتی ایک یہ ہے کہ پہلے بارہ رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ آیہ الکرسی اور قل ہوا اللہ احد پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر سجدے میں گر پڑیں اور یہ دعاء پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ  
بِالْمَجْدِ وَتَكْرَمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ،  
سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ،  
سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَالتَّكْرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الطُّولِ، أَسْأَلُكَ بِمَعَاوِدِ  
عِزِّكَ مِنْ عَرُشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَبِاسْمِكَ  
الْأَعْظَمِ، وَجَدِّكَ الْأَعْلَى، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ

## ﴿ بَرٍّ وَلَا فَاجِرٍ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﴾

پھر اللہ تعالیٰ سے وہ حاجت مانگیں جو معصیت نہ ہو۔ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ سمجھایا جاتا تھا کہ یہ دعاء اپنے کم غفل لوگوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں استعمال کریں گے۔ (اخرج ابو نعیم فی المحلیہ ج ۸ ص ۱۵۸)

## ﴿ ایک مسنون دعاء ﴾

حضرت ابویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعاء قبول فرماتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا جو کوئی یہ دعاء پڑھے پھر سو جائے اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے سات لاکھ روحانی مخلوق پیدا فرماتا ہے جن کے چہرے سورج اور چاند سے زیادہ حسین ہوتے ہیں۔ ستر ہزار اس کے لئے استغفار اور دعاء کرتے ہیں اور اس کے لئے نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کی برائیوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے درجات بلند کرتے ہیں وہ دعایہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَيٌّ لَا تَمُوتُ، وَخَالِقٌ لَا تُغْلَبُ، وَبَصِيرٌ لَا تَرْتَابُ، وَمُجِيبٌ لَا تَسَامُ، وَجَبَّارٌ لَا تُظْلِمُ، وَعَظِيمٌ لَا تُرَامُ،  
وَعَالِمٌ لَا يُعْلَمُ (أَيُّ لَا يُعْلَمُ كُنْهُ اللَّهِ)، وَقَوِيٌّ لَا تُضْعَفُ، وَعَظِيمٌ لَا تُوصَفُ، وَوَفِيٌّ لَا تُخْلَفُ، وَعَدْلٌ لَا تُحِيفُ، وَحَكِيمٌ لَا تُجَوِّرُ،  
وَمَنِيْعٌ لَا تُفْهَرُ، وَمَعْرُوفٌ لَا تُنْكَرُ، وَوَكِيلٌ لَا تُخَالَفُ، وَغَالِبٌ لَا تُغْلَبُ،  
وَوَلِيٌّ لَا تُسَامُ، وَفَرْدٌ لَا تُشْتَشِرُ، وَوَهَّابٌ لَا تَمَلُّ،  
وَمُسْرِعٌ لَا تَذْهَلُ، وَجَوَادٌ لَا تُبْخَلُ، وَعَزِيزٌ لَا تُدَلُّ، وَحَافِظٌ لَا تُغْفَلُ،  
وَدَائِمٌ لَا تُفْنَى، وَبَاقٍ لَا تُبْلَى، وَوَاحِدٌ لَا تُشْبَهُ، وَغَنِيٌّ لَا تُنَازَعُ،  
يَا كَرِيمُ، يَا كَرِيمُ، يَا كَرِيمُ، الْجَوَادُ، الْمُكْرَمُ، يَاقَدِيرُ،



الْمُجِيبُ، الْمُتَعَالِي، يَا جَلِيلُ الْجَلِيلِ، الْمُتَجَلِّلُ، يَا سَلَامُ،  
الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيِّمُ، الْعَزِيزُ، الْوَهَّابُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَجَبِّرُ،  
يَا طَاهِرُ، الْمُطَهِّرُ، الْمُتَطَهِّرُ، يَا قَادِرُ، الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، يَا عَزِيزُ،  
الْمُعِزُّ، الْمُتَعَزِّزُ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.

پھر جو دعاء مانگو قبول ہوگی (اخرج الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ ج ۸ ص ۵۵)

### ﴿ قصیدہ طوبی ﴾

حضرت مصنف رحمہ اللہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایک سو ساٹھ اسماء الحسنیٰ کو ایک خوبصورت قصیدے میں جمع فرمایا ہے اور اس قصیدہ کا نام قصیدہ طوبی رکھا ہے۔ مشکلات کے حل اور حوائج کے پورا ہونے میں یہ قصیدہ مجرب ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس قصیدے کے ذریعے سے بے شمار لوگوں کو عجیب و غریب فوائد و ثمرات سے نوازا ہے۔ اس قصیدے سے مستفید ہونے والے افراد نے اپنے جو حالات مجھے بتائے یا لکھے ہیں۔ انہیں اگر جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ لیجئے یہ خوبصورت قصیدہ ملاحظہ فرمائیے:

بسم الله الرحمن الرحيم

حَمْدًا لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ أَلْفَاتِ جُحْمَانَا وَدِينِنَا  
اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے ہم تم جسمانی و دینی آفات سے  
عَلَيْكُمْ عَالِمٌ حَكَمٌ رَشِيدٌ مَيَسَّرُ مَغْضِلَاتِ السَّائِلِينَ  
اللہ تعالیٰ ہے بڑا جاننے والا علم والا فیصلہ کنندہ رہنما  
سَمِيعٌ سَامِعٌ هَمْسًا هَمِيسًا وَقَهَّارٌ وَقَاهِرٌ قَاهِرِينَ  
بسیار شنوائی والا سننے والا ہلکی دھیمی آواز کو  
مُرِيدٌ خَافِضٌ لِلنَّاسِ طَوْرًا رَفِيعٌ رَافِعٌ الدَّرَجَاتِ جُودًا  
ارادہ کرنے والا گاہے لوگوں کو پست و ذلیل کرنے والا  
مُقَدِّمٌ مِّنَا مُؤَخِّرُنَا مَقَامًا وَسِيعٌ وَاسِعٌ الْحُكْمِ رَزِينًا  
کبھی ہمارے مرتبہ کو آگے کرے اور کبھی پیچھے کرے اور  
وَسِعَتْ وَالْأَعَامُ مَضْبُوطٌ حَكْمٌ وَالْأَعَامُ

حَفِیْظٌ حَافِظُ الْمَلَكُوتِ عَدْلٌ تَنْهِيَانِ حِفَاظَتِ كَرِيمِ  
نگہبان حفاظت کرنے والا بڑی بادشاہی کا عدل کنندہ  
عَظِيمٌ بَاعِثٌ لِلْمَيِّتِينَ عِظَمَتِ وَالْأَعْمَادِ  
عظمت والا، مردوں کو اٹھانے والا

فَإِنَّ الْكِبْرِيَاءَ رِذَاءٌ رِيسَى سُبُوحَاتِ رَبِّ كِبَارِ  
سو بڑائی میرے رب کی چادر ہے  
لَطِيفٌ ظَاهِرٌ ضَنَعًا وَلَكِنْ مَهْرَبَانِ ظَاهِرِ  
مہربان ظاہر ہے باعتبار نشانات کے لیکن  
وَحِيدٌ وَاحِدٌ أَحَدٌ رَقِيبٌ يَكُنَا كَيْلًا  
ایک اکیلا ایک نگہبان

عَفُورٌ غَافِرٌ صَمَدٌ جَمِيلٌ بَرٌّ بَخِشٌ  
بڑا بخشنے والا مغفرت کرنے والا بے نیاز بہتر  
قَدِيرٌ قَادِرٌ وَآلٌ وَلِيٌّ طَاقَتِ وَرِثَانِ  
طاقت وراثت والا حاکم دوست رکھنے والا

رَحِيمٌ رَحِيمٌ رَحْمَنٌ بَرٌّ بَرٌّ مَهْرَبَانِ  
بہت مہربانی کرنے والا حکم کرنے والا رحم کرنے والا نیک  
قَوِيٌّ غَالِبٌ بَاقِيٌّ وَخَافٍ قَوِيٌّ  
قوت والا غالب بقاء والا اور شفا دینے والا

وَلَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ خَفَا أَوْرَاقُ  
اور کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے  
سِوَاهُ أَحْسَنُهُ ظِلًّا أَوْ حَبَابًا اللَّهُ  
اللہ تعالیٰ کے ماسوا کو سایہ یا پانی کا بلبلہ سمجھے  
فَسُبُّوْهُ وَفَقْدُوْهُ وَفَرْدٌ سَوَالِدُ  
سو اللہ تعالیٰ بہت پاک اور مقدس اور یکتا ہے  
تَعَالَى عَنْ عُقُولِ الْعَاقِلِينَ بَلَدٌ  
بلند و برتر ہے سوچنے والوں کی عقلوں سے  
عَظِيمٌ بَاعِثٌ لِلْمَيِّتِينَ عِظَمَتِ وَالْأَعْمَادِ  
عظمت والا، مردوں کو اٹھانے والا  
وَمُتَزِّرٌ بِعَظَمَتِهِ يَقِينًا  
اور اپنی عظمت کا پردہ اوڑھے ہوئے ہیں یقیناً  
بُكْنُهُ بَاطِنٌ عَنْ نَاطِرِينَ اس کی ذات پوشیدہ ہے دیکھنے والوں سے  
وَسَّارٌ لِّذُنُبِ الْمُذْنِبِينَ پردہ پوش ہے گناہ گاروں کے گناہ کے لئے  
وَعَفَّارٌ لِّمَنْ يَسْتَغْفِرُونَ بَخِشٌ  
بخشنے والا مغفرت مانگنے والوں کو  
وَمُقْتَدِرٌ بِأَخْذِ الظَّالِمِينَ مَقْدَرٌ  
مقدرت والا ظالموں کی گرفت پر  
جَلِيٌّ الشَّانِ لَا يُحْصَى شُنُونًا بَرٌّ  
بڑی شان والا اس کے افعال کا شمار ممکن نہیں  
وَجَبَّارٌ وَجَابِرٌ جَابِرِينَ مَجْبُورٌ  
مجبور کرنے والا اتمام سرکشوں پر غالب  
هُوَ الْمَوْجُودُ عِنْدَ السَّائِلِينَ اَحْلَى  
اصلی موجود اللہ تعالیٰ ہی ہے سالکوں کے نزدیک  
قَبِيْلِي وَجْهٌ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَوْرَفُ  
سورف اللہ رب العالمین کی ذات ہی باقی و دائم ہے  
تَقَرَّدَ بِالْعَالِي وَبَانَ يَكُونَا  
تنہا ہے بلندی میں اور آئندہ سدا موجود ہونے میں



سَلَامٌ مُّؤْمِنٌ قَتَاخٌ وَادِي  
سلامتی دینے والا امن دینے والا کھولنے والا  
کَرِيمٌ وَاهِبُ التَّعْمَلِي حَكِيمٌ  
سخی نعمتوں کا دینے والا حکمت والا  
شَهِيدٌ مُّلْهِمٌ وَتَرْتَمِيْنٌ  
حاضر الہام کرنے والا تنہا قوی  
مُصِيتٌ مُّبْدِيٌّ حَيٌّ وَضَخِي  
مارنے والا پہلے پیدا کر نیوالا زندہ اور زندہ کر نیوالا  
بَدِيعُ الْخَلْقِ هَادِي النَّاسِ طَرًّا  
پہلے مخلوق کا پیدا کر نیوالا جملہ لوگوں کو ہدایت دینے والا  
غَيْبِيٌّ مَّابِعٌ مُّغْنِي مُلِيْكُ  
غیبی روکنے والا غنی کرنے والا مالک  
عَزِيْزٌ مَّالِكُ الْمُلْكِ مُعِزُّ  
عزت والا ملک کا مالک عزت دینے والا  
وَدُوٌّ فَضْلٌ عَظِيْمٌ ذُوْ جَلَالٍ  
بڑے فضل والا بلندی والا اور اکرام والا  
وَمَنَّانٌ وَخَنَّانٌ عَفُوٌّ  
بڑا احسان کرنے والا مہربان معاف کرنے والا  
مُهَيِّمٌ مِّنَّا وَخَلَقْنَا نَصِيْرٌ  
ہمارا انگہبان بڑا پیدا کرنے والا مددگار  
مُقِيْتٌ بَاسِطٌ مُّخَصِّصٌ مَّجِيْدٌ  
روزی رساں رزق فراخ کر نیوالا شمار کر نیوالا بڑا  
هُوَ الدَّهْرُ الْمُقْلِبُ لِلْيَالِي  
وہ مالک زمانہ ہے بدلنے والا راتوں کو

عَزَائِنِ غَيْبِهِ لِلْعَارِفِيْنَ  
اپنے غیب کے درو کو عارفوں کے لئے  
وَدُوٌّ وَدَّ حَزْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ  
بہت محبت کر نیوالا دوست رکھتا ہے تمام مومنوں کو  
وَقِيَوْمٌ حَمِيْدٌ الْحَامِدِيْنَ  
بے مثل تھامنے والا ستائش کر نیوالوں کا ستائش کیا ہوا  
مُفِيْدٌ وَارِثٌ لِّلْوَارِثِيْنَ  
فائدہ پہنچانے والا وارث ہے تمام وارثوں کا  
صِرَاطُ الدِّينِ وَالْعُقْبَى مُيْنًا  
دین و آخرت کی واضح راہ کی جانب  
وَضَارٌ نَّافِعٌ الْمُسْتَعْرِضِيْنَ  
بضر دینے والا نفع بخشے والا اور راست کے طلب گاروں کو  
مُدِيْلٌ اِنْ سَخَطْنَا اَوْ رَضِيْنَا  
ذلیل کرنے والا چاہے ہم ناخوش ہوں یا خوش  
وَإِكْرَامٌ مُّجِيْزٌ الْمُخْطِيْنَ  
خطا کاروں کو بچانے والا  
وَذِيَّانٌ يَدِيْنُ الْعَامِلِيْنَ  
اور بڑا بدلہ دینے والا عمل کرنے والوں کو جزا دے گا  
وَحَالِقٌ عَالَمٍ خَلَقًا مُّجِيْنًا  
اور سارے عالم کو مستحکم طریقہ سے پیدا کرنے والا  
خَسِيْبٌ مَّاجِدٌ مَّجْدًا رَكِيْبًا  
حساب لینے والا بزرگ ہے محکم بزرگی والا  
وَلِلْآيَامِ دَهْرٌ الدَّاهِرِيْنَ  
اور دنوں کو ہمیشہ ہمیشہ

جَلِيْلٌ سَيِّدٌ نُورٌ سَرِيْعٌ  
بڑا مالک نور، سرعت والا  
خَيْرٌ وَاجِدٌ عَلِيٌّ  
خبردار، پانے والا بلند، بلندی والا  
وَمُتَّقِمٌ وَجَامِعٌ صَبُوْرٌ  
اور انتقام لینے والا اور ہمیں جمع کرنے والا صبر والا  
قَدِيْمٌ صَادِقٌ فِيْ كُلِّ قَوْلٍ  
قدیم زمانہ والا سچا ہے ہر قول میں  
وَأَوَّلٌ ثُمَّ الْخَيْرُ كُلُّ شَيْءٍ  
سب سے پہلے اور ہر شے سے آخر ہے  
شَاكِرٌ شَاكِرٌ مَوْلَى وَكِيْلٌ  
شکر گزار شکر کنندہ مولیٰ کا رساز  
قَرِيْبٌ كَاشِفُ الضُّرِّ طَبِيْبٌ  
نزدیک غم دور کرنے والا شفا دینے والا طبیب  
وَفَعَّالٌ وَدُوٌّ طَوِيْلٌ زَفِيْقٌ  
بسیار کرنے والا قوت والا رفیق  
مُدَبِّرُنَا وَفَاطِرُنَا كَفِيْلٌ  
ہمارا انتظام کرنے والا ہمارا پیدا کرنے والا ضامن  
وَدُوٌّ عَرَشِيٌّ وَفِيْ ذُوْ اِنْتِقَامٍ  
اور عرش والا عہد پورا کرنے والا بدلہ لینے والا  
مُوَفِّقُنَا وَبَارِئُنَا حَلِيْمٌ  
ہمیں توفیق بخشنے والا اور پیدا کرنے والا تحمل والا  
وَكَافٍ ذَا فِعْلِ الْاَعْرَاضِ حَقٌّ  
کفایت کرنے والا مرضوں کو دفع کر نیوالا حق ہے

رُؤْفٌ بِئِمَّا بِالْمُتَّقِيْنَ  
شفقت والا خاص کر پرہیزگاروں پر  
وَقَابِضُنَا فَرَادِيْ اَوْفِيْنَا  
ہم پر قبضہ والا خواہ ہم تنہا ہوں یا گروہ گروہ  
حَيٌّ تَائِبٌ بِالتَّائِبِيْنَ  
شرم والا توبہ قبول کرنے والا توبہ گاروں کے لیے  
مُجِيْبٌ لِّلْعُفَا فِي الْمُرْءِيْنَ  
مانگنے والے مسکین لوگوں کو دینے والا  
وَصَانِعٌ خَلَقَهُ صُنْعًا حَسِيْنًا  
بنانے والا مخلوق کو خوبصورت طریقہ سے  
سَيِّئِرٌ لَا يُحِبُّ الْفَاضِحِيْنَ  
پردہ پوش ہے پسند نہیں کرتا رسوا کنندوں کو  
مُجِيْطٌ فَارِحٌ اَلْهَمِ قَرِيْبًا  
احاطہ کنندہ مشکل کشا متصل غم کے لئے  
لَنَا اَعْلَى وَخَيْرُ الْخَالِقِيْنَ  
اعلیٰ ہمارا اور ہمہ بنانے والوں میں سے بہتر ہے  
وَقَالِقٌ حَبِيْةٌ اَضْحَتْ دَفِيْنًا  
اور اُگانے والا دانہ کا کہ دفن ہو زمین میں  
مُغِيْتٌ طَالِبٌ حَقًّا بُلِيْنًا  
مددگار طلب کنندہ حق کا جس کے ہم مکلف ہیں  
جَوَادٌ وَهُوَ خَيْرُ الْاَجْوَدِيْنَ  
سخی اور تمام سخیوں سے اچھا ہے  
وَقَاضِي حَاجَةِ الْمُسْتَغْنِيْنَ  
اور حاجت روا ہے مانگنے والوں کی حاجت کا



فَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يُسَامَى  
نہیں ہے اس جیسی کوئی شے جو اس کی ہمسری کرے  
فَيَا رَزَّاقِنَا الْوَهَّابِ غَيْرَا  
سوائے ہمیں رزق دینے والے بھلائی بخشنے والے  
مُصَوِّرُنَا وَيَا تَوَّابُ اِرْحَمِ  
اے ہماری صورتیں بنائیوالے اور اے توبہ قبول  
کرنیوالے رحم و کرم فرما

خَفِيَ الْلُطْفُ اَدْرِ كُنْى بِالْطُّفِ  
اے پوشیدہ مہربانی والے مجھے پالینے کا  
خسوی اسماءك الحسنی نشیدی  
جمع کیا آپ کے اسماء حسنی کو میری خوبصورت نظم نے  
مانند بخشی ہمارے کہ زینت بخشے بخشی حور بڑی  
آنکھوں والی کی گردن کو

فَعَوَّرْنَا اَنْجَدَ فِي الْاَزْهَى  
دعا ہے کہ یہ نظم زمین کے کونہ کونہ پست و بالا کو  
وَصَافَحَ كُلَّ اُذُنٍ قَبْلَ اُذُنٍ  
اور مصافحہ کرے ہر کان سے بغیر اجازت کے  
فَيَا الْلُفْمَ وَفَقْنَا الْخَيْرِ  
سوائے اللہ ﷻ ہمیں نیکی کی توفیق بخش  
اور ہر اس کام کی جو تجھے راضی کرے آمین ثم آمین

## ﴿باسٹھواں قول﴾

اسم اعظم ”اللہ“ ہے۔

یہ کئی بڑے مفسرین، محدثین، فضلاء کبار اور علماء کرام کا موقف ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سمیت خیر القرون کے کئی ائمہ کی رائے ہے۔

اکثر صوفیاء اور مشائخ کی ترجیح بھی یہی ہے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ نے اس قول کی تائید میں پچاس علمی دلائل ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اس موضوع پر ایک لاجواب کتاب بھی تالیف فرمائی ہے۔

## ﴿تریسٹھواں قول﴾

اسم اعظم کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ اسم جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے متعین فرمادیا ہے۔ اس اسم کا اسم اعظم ہونا ازلی ابدی ہے۔ اس میں کسی انسان کی محنت یا حال کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ اسم اللہ تعالیٰ اپنے جس خاص بندے کو چاہتے ہیں سکھا دیتے ہیں۔

دوسری قسم وہ اسم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اسم اعظم متعین نہیں ہے بلکہ پڑھنے والے کی توجہ، اہتمام، محبت، مناسبت یا جس وقت میں وہ پڑھا جا رہا ہے اس کی برکت کی بدولت اسم اعظم بن جاتا ہے۔ اور اس میں فوری قبولیت کی تاخیر پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ حضرت مصنف رحمہ اللہ کا اپنا قول ہے جو انہوں نے باسٹھ منقول اقوال ذکر کرنے کے بعد بیان فرمایا ہے اور مصنف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ قول اسم اعظم کے بارے میں وارد ہونے والی روایات و آثار کے اختلاف کو ختم کر دیتا ہے ذیل میں ہم مصنف رحمہ اللہ کی اس بارے میں ابتدائی تقریر کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں:

○ ایک شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر پکارنے کی کیفیت یہ ہے کہ وہ دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے اور غیر اللہ کی طرف اس کا ذرہ برابر دھیان نہیں ہے اس کا دل اس کی زبان کا ہموا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر کسی سے اپنی امید کو توڑ لیا ہے اب اس کے جسم کا ہر بال گویا کہ ذکر کر رہا ہے۔ ایسی حالت جسے نصیب ہوتی ہے اسے قبولیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ بس اس کیفیت میں پکارنے والے بعض افراد کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ وہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا کر رہا ہے جو ضرور قبول ہوگی۔

○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر حسن اتفاق سے یہ پکارنے کا وقت نفع ربانی کے نزول کی گھڑی ہے بس ایسے وقت کی پکار فوراً قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مناسبت سے اسم اعظم کی بشارت عطا فرمائی۔

○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر جس گھڑی وہ پکار رہا ہے یہ قبولیت کی گھڑی ہے تو بعض ایسے افراد کو بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم سے دعاء کرنے کی بشارت عطا فرمائی۔



○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی اسم کے ذریعے سے پکار رہا ہے اور اتفاق یہ ہے کہ یہ اسم اس پکارنے والے شخص کی روح اور طبیعت کے عین مطابق و مناسب ہے۔ اب اس مناسبت کی وجہ سے یہ نام اس کے لئے اسم اعظم بن گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی اطلاع فرمادی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ احادیث و روایات میں جن مختلف اسماء اور دعاؤں کو اسم اعظم قرار دیا گیا ہے وہ اسم اعظم کی دوسری قسم ہے کہ کسی خارجی سبب کی وجہ سے وہ اسم یا دعاء اسم اعظم بن گئی۔ چنانچہ حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ سے ایک شخص نے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کی کوئی محدود حد نہیں ہے۔ تمہارا دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لئے فارغ و خالص ہو جائے پس یہی اسم اعظم ہے۔ اس حالت میں تم جس نام سے بھی اسے پکارو گے اس کی برکت سے مشرق و مغرب کی سیر کرو گے۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعض مشائخ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اپنے دل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا جب تم اسے دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف (کامل) متوجہ ہے اور اس میں رقت پیدا ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگو پس یہی اسم اعظم ہے۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

حضرت ابو الربیع الساج سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دیجئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا لکھو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو ہر چیز تمہاری اطاعت کرے گی۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

الحمد لله اسم اعظم کے بارے میں ۶۳ اقوال کا خلاصہ مکمل ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسے نافع بنائے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَاَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّبَلَاءٍ وَّلَا حَوْلَ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَرْوَاجِهِ وَعِثْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّهٗ دَائِمًا اَبَدًا.

## دسواں باب



پچھلی فصل میں آپ نے بلند پایہ عربی تصنیف الکفر الاعظم کا خلاصہ ملاحظہ فرمایا ہے۔ اب مزید چند ایسی پُر تاثیر دعاؤں کی ذکر کی جاتی ہیں جو کئی اہل اللہ کے تجربہ میں آئیں اور انہوں نے ان مبارک والہامی دعاؤں سے قبولیت و مقبولیت کے خوب فوائد حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بابرکت دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبِّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

آمین یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.





## ضمیمہ

### ﴿ حضرت امام ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی خاص دعاء ﴾

اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص موحّد بندے نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کی اور ان سے عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم سکھا دیجئے جس کے ذریعے سے دعا کی جائے تو فوراً قبول ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ کلمات صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ اسے خائف پڑھے تو امن پائے۔ سائل پڑھے تو اسکی مراد برآئے۔

يَا مَنْ لَهُ وَجْهٌ لَا يَبْلَى وَنُورٌ لَا يَطْفَأُ وَإِسْمٌ لَا يُنْسَى وَبَابٌ لَا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَا يَفْنَى أَسْأَلُكَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِي وَتُعْطِيَنِي مَسْأَلَتِي.

(حیوۃ النحویان ص ۳۷، ج ۱)

### ﴿ ایک اور جامع دعاء ﴾

بعض علماء کرام کے ہاں اسم اعظم یہ جامع دعاء ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

(حیوۃ النحویان ص ۳۷، ج ۱)

### ﴿ جامع اسم اعظم ﴾

(حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعاء)

حضرت اقدس قاری صاحب زید مجدہم نے اپنی مفید، مؤثر، جامع، تاریخ ساز کتاب ”فضائل حفاظ القرآن“ کے پیش لفظ کے آخر میں یہ دعا لکھی ہے اور اسے ”جامع اسم اعظم“ کا نام



دیا ہے۔ حضرت قاری صاحب کی یہ کتاب سولہ سو چورانوے (۱۶۹۳) صفحات پر مشتمل قرآنی دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اس کتاب سے نفع اٹھانے کی سعادت حاصل کریں۔ ”جامع اسم اعظم“ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اِلٰهَنَا وَ اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْخَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَّ اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَاقِنَّانُ یَا بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهٗ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یَا ظَاهرُ یَا قَیُّوْمُ اَحْرَزْتُ نَفْسِیْ بِالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَّ اَلْجَآثُ ظَهَرِیْ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَعْمَ الْقَادِرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ وَاَفْوِضْ اَمْرِیْ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصِیْرٍ بِالْعِبَادِ وَاَحْوَلُ وَاَقْوٰةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

اِسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ کُلِّهَا یَا اللّٰهُ بِاَسْمِکَ الْاَعْظَمِ ”یا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ“

اس دعا میں بعض ایسے اقوال کی طرف بھی اشارہ ہے جو ۶۳ مذکورہ اقوال کے علاوہ ہیں۔

بے حد مفید و مؤثر دعا ہے اہل دل اس سے فائدہ اٹھائیں۔

## ﴿ شہداء کرام کی سکھائی ہوئی عجیب پُر تا شیر دعا ﴾

علامہ ابن الخحاس البوزکری یا محمد بن ابراہیم شہید رحمہ اللہ نے اپنی معروف جہادی کتاب مشارع الاشراف میں ایک ایمان افروز، دلچسپ اور عجیب واقعہ لکھا ہے اور اس واقعہ میں ایک پُر اثر دعا کا تذکرہ فرمایا ہے یہ واقعہ بندہ کی تالیف فضائل جہاد کامل کے صفحہ نمبر ۶۱۳ سے لے کر ۶۲۳ پر موجود ہے (وہاں ملاحظہ فرمائیں) خلاصہ اس کا یہ ہے کہ سات ڈاکوؤں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور مجاہد بن گئے انہوں نے رومیوں کے خلاف زبردست جنگیں لڑیں اور بارہا انہیں ذلت و شکست سے دوچار کیا پھر ایک لڑائی میں یہ ساتوں گرفتار ہو گئے رومی بادشاہ نے انہیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا اور مال و شباب کی بڑی بڑی پیشکشیں کیں مگر اللہ تعالیٰ کے وہ مخلص بندے ایمان پر ثابت قدم رہے رومیوں نے ان میں سے چھ کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا ساتواں مجاہد جو ان سب کا امیر تھا اسے بادشاہ کے وزیر نے مانگ لیا کہ میں اسے اپنی حسین و جمیل لڑکی کے ذریعہ قتل میں ڈال دوں گا اور یہ بہادر اور جنگجو شخص ہمارے کام آئے گا۔ وزیر نے اسے ایک پر نقش مکان میں ٹھہرایا اور اپنی لڑکی اس کے ساتھ چھوڑ دی۔ وہ شخص اس لڑکی کے ہاتھوں کیا گرفتار عشق ہوتا کہ لٹا وہ لڑکی اس کی عفت و عبادت دیکھ کر اپنا دل ہار بیٹھی اور اسلام کی طرف مائل ہو گئی موقع پا کر وہ دونوں بھاگ نکلے سفر لمبا اور پر خطر تھا اچانک ان کے پاس چھ گھڑ سوار آئے انہوں نے دیکھا کہ وہ تو اس کے اپنے چھ شہید ساتھی ہیں ان شہداء نے اسے ایک دعا کہلوائی ابھی اس نے دعا پڑھی ہی تھی کہ سینکڑوں میل کی مسافت طے ہو گئی اور وہ مسلمانوں کے ملک پہنچ گئے جہاں ان کی شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سات بیٹے عطا فرمادیے۔ یہ پُر تا شیر دعا درج ذیل ہے:

یَا صَمَدًا لَا یُظْلِمُ یَا قَیُّوْمًا لَا یَنَامُ یَا مَلِکًا لَا یُرَامُ یَا عَزِیزًا لَا یُضَامُ یَا جَبَّارًا لَا یُظْلَمُ یَا مُخْتَجِبًا لَا یُرِیْ یَا سَمِیعًا لَا یَشْکُ یَا عَادِلًا لَا یُجُورُ یَا دَاقِمًا لَا یَزُولُ یَا حَلِیْمًا لَا یَلْهُوُ یَا قَیُّوْمًا لَا یَفْتَرُ یَا غَنِیًّا لَا یَفْتَقِرُ یَا مَنِیْعًا لَا یُغْلَبُ یَا شَدِیْدًا لَا یَضْعَفُ یَا صَادِقًا لَا یُخْلِفُ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْجُودِ وَ یَآمَنُ هُوَ فِیْ مَلِکِهِ مَحْمُودٌ یَا عَلِیَّ الْمَکَانَ یَا رَفِیعَ الشَّانِ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

## ﴿ ایک بے حد طاقتور دعا ﴾

امام غزالی رحمہ اللہ نے خلیفہ ابو جعفر منصور کا واقعہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بار وہ بحری کے وقت طواف کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور اس آدمی کی شکایت کرتے سنا



جو طمع و لالچ کی وجہ سے زمین کو ظلم اور فساد سے بھر رہا ہے۔ انہوں نے اس شخص کو بلوایا اور پوچھا وہ کون ہے جس نے طمع و لالچ کی وجہ سے زمین کو ظلم و فساد سے بھر دیا ہے؟ اس شخص نے کہا اسے امیر المؤمنین آپ وہ شخص ہیں۔ یہ سن کر خلیفہ بہت غصے ہوا اور پوچھنے لگا کس طرح؟ اس شخص نے نہایت تفصیل و درود کے ساتھ ایسا جواب دیا کہ خلیفہ رونے لگا اور پوچھنے لگا کہ میری اصلاح کس طرح ہوگی؟ انہوں نے اصلاحی اقدامات کا تذکرہ کیا اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا نماز کے بعد خلیفہ نے اپنے کو تو ال کو بھیجا کہ اس شخص کو لے آؤ وہ لینے گیا تو وہ شخص طواف کر رہے تھے کو تو ال نے کہا خلیفہ آپ کو بلا رہا ہے انہوں نے فرمایا: میرے جانے کی کوئی صورت نہیں ہے کو تو ال نے کہا خلیفہ مجھے قتل کروے گا انہوں نے کہا تمہیں قتل کرنے کی اسے ہمت نہیں ہوگی پھر اسے ایک کاغذ دیا جس پر یہ دعا لکھی ہوئی تھی اور فرمایا یہ دعا نجات ہے جو اسے صبح کے وقت پڑھے گا پھر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شام کو پڑھے گا اگر اس رات مر جائے گا تو شہادت کا رتبہ پائے گا کو تو ال جب واپس آیا تو منصور نے کہا کیا تم جاوے جانتے ہو اس نے کہا نہیں پھر اس نے پورا قصہ سنایا تو منصور نے وہ دعا لکھ لی اور کو تو ال کو انعام کے طور پر ایک ہزار دینار دیے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ دعائے والے بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ وہ مؤثر طاقتور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطَفْتَ فِيْ عَظَمَتِكَ وَقَدَّرْتَكَ دُوْنَ اللّٰطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِكَ عَلٰى الْعُظَمَاءِ وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ اَرْضِكَ كَعِلْمِكَ مَا فَوْقَ عَرْشِكَ فَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِيَةِ عِنْدَكَ وَعَلَانِيَةُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِيْ عِلْمِكَ فَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِّعَظَمَتِكَ وَخَضَعَ كُلُّ ذِي سُلْطَانٍ لِّسُلْطَانِكَ وَصَارَ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُلُّهُ بِيَدِكَ اجْعَلْ لِيْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ وَهَمٍّ اَصْبَحْتُ اَوْ اَمْسَيْتُ فِيْهِ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا اَللّٰهُمَّ اِنْ غَفَوَكَ عَنْ ذُنُوْبِيْ وَتَجَاوَزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَسَتَرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِيْ اَطْمَعِنِيْ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَا اسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ مِمَّا قَصَرْتُ فِيْهِ فَصِرْتُ اَدْعُوْكَ اِمْنًا وَّ اَسْأَلُكَ مُسْتَانِسًا فَاِنَّكَ اَلْمُحْسِنُ اِلَيَّ وَاَنَا الْمُسِيْئُ اِلَى نَفْسِيْ فَيَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ تَتَوَدَّدُ اِلَيَّ بِالنِّعَمِ وَاتَبْغِضُ اِلَيْكَ بِالْمَعَاصِيْ فَلَمْ اَجِدْ كَرِيْمًا اَعْطَفَ مِنْكَ عَلٰى عَبْدٍ لِّنَفْسِيْ وَلٰكِنَّ الثَّقَةَ بِكَ حَمَلْتَنِيْ عَلٰى الْجُرْئَةِ عَلَيْكَ فَجِدِ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ.